

# جب ابریکرم برسا

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

سارہ اہل سنت و جماعت



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اصحاح کا مبارک تذکرہ جو کسی مؤلف کیلئے صحابہ کرام کے تذکرہ کا بیڑ

# چند مبارک

== ترجمہ ==

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

محمد طاہر بشیر چشتی

ادارہ اہلسنت و جماعت

سنی رضوی جامع مسجد پاک ٹاؤن پنجٹی امر سدهو لاہور

98356

# جملہ حقوق بحکمتِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ————— جب ابیکرم برسا (حصہ اول)

مرتبہ ————— ڈاکٹر محمود صدیقی

تاریخ اشاعت ————— نومبر ۲۰۰۶ء

تعداد ————— ۱۱۰۰

ناشر ————— ادارہ اہلسنت وجماعت

قیمت ————— ۱۲۵ روپے

فون : 4409470 - 0300 - 5812670

انتساب

ڈاکٹر خاضع بیگم

کے نام

جو تھرتہ سلطانہ الیہ فیض

سلطانہ بیوہ کے فقیر کے چچے تھوڑیے

محمود احمد ساقی

فاضلہ جامعہ مولانا امجد علی رضویہ لاہور

# فہرست مندرجہ ذیل

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	کردار کاغازی	۱
۲	شہیدِ عشق	۳
۳	محدثِ اعظم پاکستان	۶
۴	انجمنیہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۸
۵	رسول کریم سے مشورہ	۹
۶	دین کا طالبِ علم	۱۰
۷	آنکھ عطا فرمادی	۱۱
۸	دافع البلاء والوباء	۱۲
۹	کھنڈر دور فرمادیا	۱۵
۱۰	وسیلہ	۱۶
۱۱	آیات قرآن کی برکت	۲۰
۱۲	قرض کی ادائیگی	۲۲
۱۳	طاہرین بچی علی سے کا واقعہ	۲۶
۱۴	قید سے رہائی	۲۸
۱۵	خواب وحی	۲۹
۱۶	سید زادے کو مارنے کے سبب دیدارِ مصطفیٰ سے محرومی	۳۰
۱۷	عالم بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۲

صفحہ نمبر	مضامین سے	نمبر شمار
۳۳	موئے مبارک کی عطا	۱۸ -
۳۴	ایک خواب کی دو تعبیریں	۱۹ -
۳۵	کتاب الشفاہ کا راز	۲۰ -
۳۶	جامعہ نظامیہ - لاہور	۲۱ -
۳۸	مشاق	۲۲ -
۳۹	حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی	۲۳ -
۴۵	محابدیت	۲۴ -
۴۶	نائب اعلیٰ حضرت	۲۵ -
۴۷	کامل درود شریف	۲۶ -
۴۸	اوراد فحیحہ	۲۷ -
۴۹	کیا شان ہے خدمت گاروں کی	۲۸ -
۵۰	ابن قیم اور یارسول اللہ	۲۹ -
۵۱	پسندیدہ درود شریف	۳۰ -
۵۲	فضل کریم	۳۱ -
۵۳	بدلتی ہزاروں کی تق دید رکھی	۳۲ -
۵۴	قلب طہن سے ہو گیا	۳۳ -
۵۷	جھنگ بازار والی سے ہستی کا دامن نہ چھوڑنا	۳۴ -
۵۹	دیرینہ آرزو پوری ہو گئی	۳۵ -
۶۱	جامعہ رضویہ . . . زندہ کرامت	۳۶ -
۶۳	زیارات انبیاء علیہم السلام	۳۷ -
۶۵	حضرت حمزہ سے ملاقات رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۸ -
۶۸	شفا عطا فرمادی	۳۹ -
۷۰	دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں	۴۰ -

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۱	تلاوت قرآن سے زیارات	۷۱
۴۲	محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۷۲
۴۳	"رسول سر" قبرستان	۷۳
۴۴	دو صدیق	۷۴
۴۵	حجرہ حضور سے	۷۶
۴۶	معراج شریف کی برکت	۷۷
۴۷	شریف الدین	۷۹
۴۸	دس محرم الحرام	۸۰
۴۹	نصاری کی دشمنی کا صلہ	۸۱
۵۰	تو زندہ ہے واللہ	۸۲
۵۱	دینی کتب کی جلد بندی سے اکلِ حلال کا صلہ	۸۳
۵۲	نماز اور درود	۸۵
۵۳	یہاں بھی وہاں بھی	۸۶
۵۴	کامل درود	۵۷
۵۵	آٹھ مرتبہ	۹۰
۵۶	خاتونِ جنت	۹۱
۵۷	قبلہ عالم سیوطی وقت	۹۲
۵۸	بادشاہی کی صحبت	۹۳
۵۹	تشریف آوری اور موت	۹۴
۶۰	اعلیٰ حضرت کا پیر حسانہ	۹۵
۶۱	جسم تروتازہ	۹۷
۶۲	روشن دروازے	۹۸
۶۳	احتکار منع ہے مگر....	۹۹



صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۱۰۰	مقام وصال	۶۴
۱۰۱	محبوبِ الہی	۶۵
۱۰۲	شانِ مجدد الف ثانی	۶۶
۱۰۳	سید محمد مدنی کون؟	۶۷
۱۰۴	سب آجباؤ	۶۸
۱۰۵	علامہ قسطلانی سے کی شان	۶۹
۱۰۶	مصافحہ ہر نماز کے بعد	۷۰
۱۰۷	ہم چلے آئے	۷۱
۱۰۸	مشکوٰۃ برتے	۷۲
۱۰۹	سنتِ اہلبیت	۷۳
۱۱۰	دربارِ رسالت میں حاضر کر دیا	۷۴
۱۱۱	اپنے غریبی	۷۵
۱۱۲	شہیدِ محبت	۷۶
۱۱۳	دیوبندی فکر کریں	۷۷
۱۱۴	میاں میر قادیانی کے خلیفہ	۷۸
۱۱۵	شانِ غوثِ اعظم	۷۹
۱۱۶	مجلسِ غوثِ اعظم	۸۰
۱۱۷	شانِ امام سیوطی دیوبندی کی	۸۱
۱۱۸	جو دمِ غافل سودم کافر	۸۲
۱۱۹	امام رازی کے پیر بھائی	۸۳
۱۲۰	وسیلہ	۸۴
۱۲۱	مشاہدہ فتح و فتک	۲۵
۱۲۲	غیبت کا کفارہ	۲۶

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمارہ
۱۲۳	شرف	۲۷
۱۲۴	ذوالنورین	۲۸
۱۲۵	مصر آباد رہے گا	۲۹
۱۲۶	میزان حق و باطل	۳۰
۱۲۷	نماز اور تصور رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱
۱۲۹	مجدد اعظم	۳۲
۱۳۵	رسول صفا	۳۳
۱۳۶	غوث اعظم	۳۴
۱۳۸	نیک عالم	۳۵
۱۴۰	افضل قادری	۳۶
۱۴۲	مرادیاں شریف پسرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم	۳۷
۱۴۴	موت کے بعد	۳۸
۱۴۶	گاہا کا مسلمان ہونا	۳۹
۱۴۸	ہاتھ کا بوسہ	۴۰
۱۴۹	ختم نبوت کا نفرتس	۴۱
۱۵۰	نظام مصطفیٰ	۴۲
۱۵۱	قادیانی غیر مسلم ہیں	۴۳
۱۵۲	دین کا درد	۸۴
۱۵۳	محقق المجددین	۸۵
۱۵۴	برکت المصطفیٰ گئی دیار ہند	۸۶
۱۵۶	ابو محمد حسین بن مسعود کا خواب مبارک	۷۷
۱۵۹	بایزید قرظی کا مل	۷۸
۱۶۰	درد شریف غزنوی	۷۹
۱۶۲	اعلیٰ حضرت	۸۰
۱۶۴	قیص، تعریف اور ابن عربی	۸۱

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## کردار کا غازی

ان شہیدوں کے لہو کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ  
قدر و قیمت میں ہے خون جن کا حرم سے بڑھ کر

(اقبال)

غازی علم دین شہید کا بڑا ایمان افروز واقعہ ہے غازی علم دین کو جب میانوالی جیل میں پھانسی دینے کے بعد ان کے جسدِ خاکی کو مسلمانانِ لاہور کے سپرد کر دیا گیا تو ان کے جنازے کا روح پرور منظر آج تک انڈیا پاکستان کی تاریخ میں انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ نماز جنازہ لاکھوں فرزند انِ توحید عاشقانِ رسول نے یونیورسٹی گراؤنڈ میں ادا کی اور قبرستانِ میانوالی صاحب میں دفن کر دیا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ (خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی) علامہ سید محمد دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ دوسرے روز ایک بہت بڑا تعزیتی جلسہ عام چوک رنگ محل میں منعقد ہوا۔ پہرے دارنواب دین نے اشک بار آنکھوں اور گھبرائی ہوئی آواز میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب غازی علم دین شہید کو سزائے موت کے حکم کے بعد میانوالی جیل کی کوٹھری میں رکھا گیا تو میں پہرے دار کے طور پر وہاں متعین تھا۔ وہاں آخری رات جس کی صبح علم دین کو پھانسی پر لٹکایا جانے والا تھا، رات گئے کئی آوازیں آتی تھیں جیسے بہت سے لوگ باتیں کرتے ہیں، پھر دو اور تین بجے کے درمیان میں

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک روشنی کی لہر آئی جس نے میری آنکھوں کو چندھیادیا مگر میری آنکھیں روشنی کے سامنے ٹھہرنہ سکیں اور بند ہو گئیں۔ پھر وہ روشنی اچانک غائب ہو گئی اور میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کوٹھری سے غازی علم دین بھی غائب اور روشنی بھی غائب تھی۔ میں غم سے نڈھال ہو گیا اور رونے لگا کہ اب تو غازی صاحب کی بجائے انگریز مجھے پھانسی پر لٹکا دیں گے۔ صبح چار بجے پھر وہی روشنی نمودار ہوئی اور جب میں نے غازی صاحب سے کہا ”مجھے بتائیں آپ کہاں گئے تھے“۔ ”غازی صاحب میں تمہیں نبی آخر الزمان ﷺ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے بتلا دو“ غازی علم دین آخر کار بتانے پر مجبور ہو گئے اور کہنے لگے ”بزرگو! حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آئے اور مجھے اپنے ہمراہ لے گئے ایسے مقام پر جہاں میں کبھی خواب و خیال میں بھی نہیں پہنچا تھا۔ اور میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو میں بیان کر سکوں وہاں پر مجھے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا ”اب تم آزادی چاہتے ہو تو اپنے آپ کو آزاد سمجھو، اگر تاقیامت عزت بھی چاہتے تو پھر وہاں پہنچا دیا جائے لہذا میری مرضی پر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہاں (سیانوالی میں) چھوڑ گئے ہیں۔“

(غازی علم الدین شہید ازرائی محمد کمال ص ۱۳۱، ۱۳۰)

غازی علم دین کے بارے میں اقبال نے کہا:

اقبال بڑا اُپدیشک ہے من باتوں سے موہ لیتا ہے

گفتار کا غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## شہیدِ عشق

عرفان صدیقی کا لم نگار روزنامہ نوائے وقت لکھتے ہیں:

”محمد عامر عبدالرحمن چیمہ شہید کے نیک دل اور پاکباز استاد کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور وہ ہتھم ہتھم کر رک رک کر پروفیسر نذیر چیمہ کو اپنا خواب سنا رہے تھے۔ میں نے خواب میں ایک بڑا ہی مقدس اور پاکیزہ اجتماع دیکھا، ہر سو نور کے فوارے پھوٹ رہے تھے۔ پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تشریف فرما ہیں۔ کسی نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی قریب ہی ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ انور دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشکبو آواز سنائی دی۔ عامر آ رہا ہے صحابہ کرام کھڑے ہو گئے اور ایک خاص سمت دیکھنے لگے، پھر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلند آواز میں پکارا۔

”حسن حسین! دیکھو کون آ رہا ہے؟ میں اسے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اور اس کا خیال رکھنا۔“

(روزنامہ نوائے وقت ۱۴ مئی ۲۰۰۶ء)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## شہیدِ عشق

محترم جناب محمد یحییٰ علوی صاحب گورنمنٹ جامعہ فار بوائز راولپنڈی کے سابق استاذ ہیں اور اس اسکول میں عرصہ دراز تک عربی، اردو اور اسلامیات کی تدریس کر چکے ہیں۔ موصوف عامر عبدالرحمن چیمہ شہید کے استاد بھی رہے ہیں۔ عامر عبدالرحمن شہید کی شہادت کے بعد آپ نے ایک مبارک خواب دیکھا جو خود آپ کی زبانی نذر قارئین ہیں۔

الحمد للہ میرا معمول ہے کہ شب جمعہ کو کم از کم ۵۰۰ سومرتبہ درود شریف پڑھ کر سوتا ہوں۔ ۴ مئی کو نماز عشاء ادا کرنے کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو ایک دوست نے بتایا کہ پروفیسر نذیر چیمہ صاحب کا بیٹا عامر عبدالرحمن چیمہ شہید جو گستاخ رسول پر حملے کے جرم میں جرمنی میں گرفتار تھا، شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مجھے بہت صدمہ ہوا اور عامر عبدالرحمن چیمہ شہید کی یادیں دل میں بسائے میں نے اپنا معمول پورا کیا اور سو گیا۔ صبح سے کچھ دیر پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے میدان میں بہت زیادہ قمقمے جگمگا رہے ہیں اور ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس روشنی کو دیکھ کر مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ روشنی دنیا کی نہیں ہے اسی دوران میں نے دیکھا کہ اس روشن میدان میں ایک طرف ایک بلند اسٹیج سجا ہوا ہے اور اس پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرات خلفائے

راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی موجود ہیں۔ اسی اثنا میں میدان کی طرف سے عامر عبدالرحمن چیمہ شہید آئے ہیں اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھتے ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آغوش مبارک وا کر کے فرماتے ہیں: ”مرحبا! اے میرے بیٹا“  
 بس اسی لمحے قریبی مسجد سے اذان فجر بلند ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی۔

قبائے نور میں سج کے لہو سے با وضو ہو کر  
 وہ پہنچے بارگاہ رب العالمین میں سرخرو ہو کر

(ہفت روزہ القلم پشاور ۱۲ مئی ۲۰۰۶ء)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## محدث اعظم پاکستان

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار عالی میں آپ کو خاص رسائی حاصل تھی، فقیر نے سنا تھا کہ جو آپ کا مرید ہوتا ہے اسے تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا صحابہ کرام یا اولیاء کرام علیہم الرضوان میں سے کسی نہ کسی کی ضرور زیارت ہوتی ہے۔ قبلہ حضرت صاحب، دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ داتا علی ہجویری حاضری دینے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، فقیر بھی آپ کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا دل میں خیال تھا کہ جب حضرت صاحب کا مرید نہیں تھا تو دربار داتا دیکھتا تھا، اب مرید ہو کر دربار شریف دیکھوں، داتا نہ دیکھوں تو مرید ہونے کا کیا فائدہ؟ اسی اثنا میں میری آنکھ لگ گئی اور کرم ہو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بلند مٹی کا تہہ ہے جس پر بہت نورانی چہرے والے بزرگ ٹہل رہے ہیں دیکھتے ہی فقیر کے منہ سے نکلا یہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آواز آئی نہیں یہ داتا علی ہجویری ہیں۔ پھر فقیر کے منہ سے نکلا داتا صاحب رضی اللہ عنہ کی زیارت تو ہو گئی اور اب حضور کی زیارت بھی ہونی چاہئے، اسی وقت دیکھتا ہوں کہ سفید لباس ہے چہرہ نور برسا رہا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے مسکرارہے ہیں۔

بابا جی غلام محمد صاحب بڑے سچے عاشق رسول اور اللہ تعالیٰ کے ولی کامل تھے، آپ کی عمر مبارک سو سال سے زیادہ تھی، فقیر نے قبلہ حضرت صاحب کو فرماتے ہوئے



سنا: واللہ یہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔ ایک مرتبہ قبلہ حضرت صاحب کی بارگاہ میں میں ایک آم لے کر آئے اور پیش کیا اور حضرت صاحب نے خوشی سے قبول فرمایا اور گھر تشریف لے گئے۔ فقیر باباجی کو دبانے لگا اور عرض کی! باباجی آپ صرف ایک آم لے کر آئے ہیں یہ کیا ہوا، فرمانے لگے اس میں بھی ایک راز ہے فقیر نے راز بتانے پر اصرار کیا تو فرمانے لگے: گھر والے آم لے کر آئے، سب نے کھائے ایک مجھے دیا میں ذکر و اذکار کرتا رہا، درود شریف پڑھتا رہا، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضری ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آم کس کو دوں، حضور الصلوٰۃ والسلام اشارے کے ساتھ فرمانے گے ہمارے اس دیوانے کو دے دو میں نے دیکھا تو قبلہ حضرت صاحب نظر آئے میں آم لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے  
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہنامہ نور ایمان اڈہ سیکھم شریف شیخوپورہ (ص ۴۶، ۴۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## اغثنی یا رسول اللہ

میں نے ابوالحجاج یوسف بن علی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک فقیر زیارت کے لئے آرہا تھا کہ راستہ بھول گیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے مدد مانگی تو اسے حضرت عباس کے مزار کا گنبد نظر آیا جب کہ درمیان میں تقریباً دو دن کی مسافت حائل تھی۔ میں نے ابو عبد اللہ محمد بن سالم معروف بہ خواجہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں جزیرہ میں تھا کہ خواب میں دیکھا کہ جیسے میں دریائے نیل میں ہوں۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مگر مچھ مچھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے، میں اس سے خوف زدہ ہو گیا ناگاہ ایک ہستی کی زیارت ہوئی۔

میرا وجدان یہ کہتا تھا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، آپ نے فرمایا جب کسی مشکل میں مبتلا ہو جاؤ تو کہو یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلاة والسلام فی البقعة والمنام از امام علامہ فقیہ محدث ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ مراکشی ولادت ۶۰۷ھ / وفات ۶۸۲ھ۔ اردو ترجمہ علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری بنام پکارو یا رسول اللہ ص ۱۵۱، ۱۵۸، مکتبہ قادریہ لاہور)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## رسول کریم سے مشورہ

میں نے ابو محمد عبدالواحد بن علی ضہاجی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں کم و بیش چھ ماہ بیمار رہا، جب میں نے دیکھا کہ قافلہ جا رہا ہے تو میں نے بھی سفر کا فیصلہ کر لیا، قافلے والوں نے اعلان کیا تھا کہ تین دن کے لئے پانی اپنے ساتھ رکھ لیں جب رات ہوئی تو میں نے ”سورہ طہ“ پڑھی اور عرض کیا! یا رسول اللہ میں آپ کی ضیافت میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سرفراز فرمائے تاکہ میں اپنے معاملے میں آپ سے مشورہ لوں۔

میں سویا تو میری قسمت بیدار ہو گئی، اور مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں مبارک ہو کہ تمہاری مراد برآنے والی ہے اور تم خوف نہ کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہم صبح پانی تک پہنچ گئے جو پورے قافلے کے لئے کافی ہوا اور مجھے اپنے اندر اتنی طاقت کا احساس ہوا کہ مجھے سوار ہونے کے لئے کہا جاتا تھا مگر میں انکار کر دیتا تھا اور قافلے سے آگے آگے رہتا تھا، یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت تھی۔

ایضاً (ص: ۱۶۰)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## دین کا طالب علم

حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۱۳/۱۸۱ میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ امام یعقوب نے فرمایا کہ میں نے حدیث شریف حاصل کرنے کے لئے سفر کیا، ایک شہر میں گیا تو میری ملاقات ایک استاذ سے ہوئی میں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے ان کے پاس کچھ عرصہ قیام کی ضرورت تھی لیکن میرا زادراہ کم پڑ گیا، میرا شہر دور تھا میں ساری ساری رات مطالعہ وغیرہ میں صرف کرتا۔ دن کے وقت استاذ سے پڑھتا۔ ایک رات میں بیٹھا ہوا لکھ رہا تھا رات کا زیادہ تر حصہ گزر چکا تھا کہ میری آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ مجھے نہ چراغ دکھائی دے رہا تھا اور نہ گھر، مجھ پر شدید گریہ طاری ہو ایک تو اس لئے کہ میرا لکھنے پڑھنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا دوسرا یہ کہ علم مزید حاصل کرنے سے محروم ہو گیا تھا، روتے ہوئے میں پہلو کے بل لیٹ گیا اور اسی طرح سو گیا۔ خواب میں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے پکارا یعقوب بن سفیان! کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری بینائی ضائع ہو گئی ہے مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں آپ کی سنت کی کتابوں سے محروم ہو گیا ہوں اور اپنے شہر سے بھی دور ہوں فرمایا ہمارے قریب آؤ، میں قریب گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس میری آنکھوں میں پھیرا، یوں محسوس ہوا جیسے آپ کچھ پڑھ رہے ہیں، پھر میں بیدار ہوا تو (الحمد للہ) مجھے سب کچھ دکھائی دے رہا تھا میں کتاب لیکر بیٹھ گیا اور چراغ کی روشنی میں لکھنے لگا۔

ایضاً (ص ۱۸۳، ۱۸۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## آنکھ عطا فرمادی

امام سخاوی نے ”الضوء اللامع ۱۰/۳۲۵ میں یوسف بن علی بن محمد فارسکوی کے حالات میں بیان کیا کہ ان کی بینائی ختم ہوگئی خواب میں جان دو عالم روح اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے ان کی آنکھوں پر دست اقدس رکھا تو ان کی بینائی بحال ہوگئی۔

ایضاً (ص: 184)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## دافع البلاء والوباء

میں نے امام فقیہ عالم عارف باللہ شیخ تقی الدین ابو محمد عبدالسلام بن سلطان قلیبی کو فرماتے ہوئے سنا: یاد رہے کہ یہ روایت بالمعنی ہے لفظ بلفظ نہیں ہے، انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی ابراہیم کے گلے میں خنازیر (حنجیریں) تھیں جو اس کے لئے بہت تکلیف دہ تھیں۔ انہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری تکلیف ملاحظہ فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری درخواست منظور ہوگئی (قَدْ اجُيبَ سُؤَالُكَ) تین دفعہ یہ کلمات فرمائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے وہ تندرست ہو گئے۔

ایضاً (ص: 189)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## دافع البلاء والوباء

یہ بھی انہیں ہی سے بیان کرتے ہوئے سنا (یہ وایت بھی بالمعنی ہے) کہ میں نے وجیہہ بن بونی کو دمشق میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ میرے والد دے کے مریض تھے وہ دوسری منزل سے نیچے نہیں آسکتے تھے۔ لوگ ان سے پڑھا کرتے تھے میں بھی بیمار تھا اور پہلی منزل میں رہتا تھا، خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے آپ کو گدّا پیش کیا آپ اس پر تشریف فرما ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور دے کے مریض ہیں۔ وہ اوپر سے نیچے میرے پاس نہیں آسکتے، میں نیچے سے اوپر ان کے پاس نہیں جاسکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے دوسری منزل پر تشریف لے گئے۔ صبح کی نماز کا وقت ہوا تو میں نے اپنے والد کو آہ آہ! کہتے ہوئے اور سیڑھی سے نیچے اترتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا بیٹے آج رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے میں نے انہیں بتایا کہ آپ میرے پاس سے ہی آپ کے پاس گئے تھے، ہم دونوں کو آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

ایضاً (ص: 189)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## دافع البلاء والوباء

میں نے شیخ ابوالقاسم بن یوسف اسکندری کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہمارا ایک دوست تھا وہ نابینا ہو گیا طبیعوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا لیکن اس کے لئے کوئی دوائی نہیں ملی۔ اس دوست نے مجھے بتایا کہ مجھے خواب میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے آپ کی نگاہ عنایت پر بھروسے کا اظہار کیا آپ نے مجھے فرمایا: تم دیکھنے لگو گے اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

پندرہ دن کے بعد پھر کرم ہوا اور مجھے حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے وعدہ فرمایا تھا (کہ تم دیکھنے لگو گے) آپ نے مجھے حکم دیا تم سیہہ کا خون اور لومڑی کا پتا بطور سرمہ آنکھوں میں لگاؤ، اس کے بعد میں بیدار ہو گیا، صبح ہوئی تو میں نے سیہہ پکڑا، اسے ذبح کر کے اس کا خون حاصل کیا۔ لومڑی کا پتا بھی حاصل کیا انہیں آنکھوں میں لگایا تو اسی وقت روشنی دیکھائی دینے لگی۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ) میں نے ان کی تندرست آنکھیں دیکھیں یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں کبھی تکلیف لاحق ہی نہیں ہوئی۔



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## کینسر دور فرما دیا

حافظ ابوالفرج عبدالرحمن بن علی واعظ فرماتے ہیں کہ جمادی کے ہاتھ پر دائرے سے پڑ گئے تھے پھر اس کا ہاتھ پھول گیا، طبیبوں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ ہاتھ کا ٹنا پڑھے گا۔ جمادی کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے چھت پر گزاری اور دعا مانگی۔ اے اس ملک کے مالک! تیرے سوا کوئی مالک نہیں ہو سکتا مجھے بغیر کسی کارکردگی کے صحت عطا فرما (هَبْ لِي شَيْئًا بَلَا شَيْءٍ) میں سویا تو خواب میں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا ہاتھ ملاحظہ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنا ہاتھ پھیلاؤ، میں نے ہاتھ پھیلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مکرم اس پر پھیر دیا اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ میں اٹھ کر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے میرے ہاتھ کو شفا عطا فرمادی۔

ایضاً (ص: 194)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## وسیلہ

سید شریف قاسم بن زید بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشاہدہ کیا وہ مجتہدین میں سے تھے انہوں نے فرمایا میرا بایاں بازو ٹوٹ گیا اور دائیں بازو کا جوڑ کھل گیا انہوں نے مجھے دونوں بازو دکھائے جن پر شکستگی کے اثرات واضح طور پر دکھائے دیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے دونوں ہاتھ پورا مہینہ میرے گردن میں لٹکے رہے۔ سردیوں کا موسم تھا اور میں سو بھی نہیں سکتا تھا۔ ایک رات مجھے نیند آگئی۔ میں نے تین ہستیوں کی زیارت کی سب سے جو آگے تھے انہیں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابو بکر صدیق ہوں، یہ عمر فاروق ہیں اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بڑی شدت کے ساتھ رو رہا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ میرا حال ملاحظہ فرما رہے ہیں؟ آپ نے میرا ٹوٹا ہوا ہاتھ پکڑا اور اپنا دست اقدس اس پر پھیرا اور مجھے فرمایا تم زیتون کا تیل کھاؤ اور زیتون لگاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ میری حالت ملاحظہ نہیں فرماتے؟ آپ نے اپنا دست مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہمارا اور اہل بیت کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھا جن پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں میں نے پٹیاں اتار دیں تو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دونوں ہاتھ درست ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی خاطر زیتون کا تیل ہاتھوں پر لگایا۔

ایضاً (ص: 194, 195)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## قبولِ اسلام

شیراز میں صوفیہ کے ایک شیخ ”فارس الخذاء“ نے بیان کیا کہ ایک رات شدید سردی کے ساتھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ ایسے موسم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچہ عطا فرمایا لیکن میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی، نہ لکڑی، نہ تیل نہ چراغ اور نہ ہی کھانے کی کوئی چیز، قدرتی بات ہے کہ مجھے بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے مجھے سلام کیا اور فرمایا: تمہیں کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا حال ایسا ایسا ہے۔ فرمایا جب صبح ہو تو ایک مجوسی کا نام لے کر فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ جسے میں جانتا تھا اور اسے کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھے بیس درہم دو۔ فارس کہتے ہیں کہ میں بیدار ہوا تو سوچا کہ یہ بڑا عجیب معاملہ ہے۔ شیطان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں منتقل نہیں ہو سکتا۔ میں پھر سو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سستی نہ کرو اور اس کے پاس جاؤ۔ صبح ہوئی تو میں اس مجوسی کے پاس گیا، دیکھا کہ وہ اپنے دروازے پر کھڑا ہے اور اس کے آستین میں کوئی چیز ہے۔ کہنے لگا شیخ تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ مجھے ہاں کہتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ میں نے سوچا کہ وہ احمق قرار دے گا۔ اس نے خود مجھے غور سے دیکھا اور کہنے لگا۔ شیخ تمہیں کوئی کام ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھے بیس درہم دے دو اس نے اپنی آستین کا کنارہ کھولا اور کہنے لگا: یہ بیس درہم تمہارے لئے ہیں۔ میں نے وہ

درہم لے لئے اور اسے پوچھا کہ مجھے تو علم ہوا اور میں چل کر تمہارے پاس آ گیا، تمہیں کیسے پتا چلا اور تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ کہنے لگا گزشتہ رات میں نے اس اس صفت کی حامل ایک بزرگ شخصیت کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھے کہا کہ جب صبح تمہارے پاس اس حالت اور صفت والا شخص آئے تو اسے بیس درہم دے دینا، ان کی بیان کردہ علامت کی بناء پر میں نے تمہیں پہچان لیا۔ میں نے کہا وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ وہ تھوڑی دیر سوچتا رہا پھر کہنے لگا مجھے اپنے گھر لے چلو، میں اسے اپنے گھر لے آیا تو وہ مشرف باسلام ہو گیا، اس کی بہن بیوی اور اس کا بیٹا بھی اسلام لے آیا اس گھر کے چار افراد اسلام لے آئے اور اس پر ثابت قدم رہے۔

ایک دوسرے شخص کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اس نے آپ کی بارگاہ میں اپنے حال کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن عیسیٰ (وزیر) کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہیں مالی امداد دے جس کے ساتھ تم اپنا حال درست کر لو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انہیں نشانی کیا بتاؤں؟

فرمایا: انہیں کہنا کہ تمہیں ہماری زیارت ایک پہاڑی درے میں ہوئی تھی ہم اونچی جگہ تھے ہم وہاں سے اترے تو تم ہمارے پاس آئے۔ ہم نے تمہیں کہا تھا کہ تم اپنی جگہ چلے جاؤ۔

وہ شخص علی بن عیسیٰ کے پاس گیا اور اسے نشانی بتائی تو اس نے کہا تم نے سچ کہا اور اسے چار سو دینار قرض ادا کرنے کے لئے دیئے۔ مزید چار سو دینا دے کر کہا کہ انہیں تم اپنا سرمایہ بنا لو، جب یہ ختم ہو جائے تو پھر میرے پاس آ جانا۔

ایضاً (ص: 221, 222, 223)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

امام ابو الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن حارث بن اسد نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے والد کا ہاتھ بہت تنگ تھا یہاں تک کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا ادھر عید بھی قریب آگئی اور ہم بدستور تنگ دستی کا شکار تھے، عید کی رات بھی آگئی جو ہم نے بڑی بری حالت میں گزاری ہمارے پاس لینے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔ جب رات کی دو گھڑیاں گزر گئیں تو اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا اور دروازے پر شور و شغب محسوس ہوا ہم نے دروازہ کھولا تو کئی مرد دکھائی دیئے جن کے ہاتھوں میں شمعیں پکڑی ہوئی تھیں۔ انہوں نے میرے والد سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، والد نے اجازت دے دی۔ تو ابن عمیر میرے والد کے پاس آئے اور کہنے لگے میں نے ابھی ابھی خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ابو الحسن تمہارے اور ان کے بچے فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں، تم اسی رات انہیں کپڑے پہنچاؤ اور کچھ مال بھی پہنچاؤ جس سے وہ عید منا سکیں۔ میں یہ کپڑے لایا ہوں اور درزی بھی ساتھ لے کر آیا ہوں ہمارے والد نے ہمیں باہر نکالا اور گھر کے ہر فرد کے لئے کپڑے کاٹے گئے اور درزی بیٹھ کر سینے لگے۔ میرے والد نے انہیں کہا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو تا کہ کل عید کے دن پہن سکیں۔ بڑی عمر کے افراد پھر برداشت کر لیتے ہیں بچے برداشت نہیں کرتے۔ ابن ابی عمیر اور ان کے ساتھی صبح کی نماز تک میرے والد کے پاس بیٹھے رہے، پھر چلے گئے۔ ایضاً (ص: 223، 224)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## آیات قرآن کی برکت

بیان کیا گیا ہے کہ ”العزیز باللہ“ نے اپنے ولی عہد کو حکم دیا کہ مصر کے عاملوں کے پاس جو رقم بقایا ہیں وہ وصول کرو، تحقیق کے دوران یہ حقیقت سامنے آئی کہ سید ابن طباطبا کے ذمے تین ہزار دینار ہیں اس نے سید صاحب کے نام حکم جاری کر دیا اور انہیں ”مسجد مصرہ“ میں نظر بند کر دیا اور ان کی نگرانی پر بعض افراد کو مامور کر دیا۔ اسی رات سید صاحب کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

آپ نے فرمایا کیا العزیز کے ولی عہد نے تم پر پہرہ مقرر کیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا: تم ان پانچ آیات سے کیوں بے خبر ہو جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بغیر روک ٹوک کے حاضر ہوتی ہیں؟ ان کے وسیلے سے تمہاری مشکل آسان کر دی جائے گی۔

سید ابن طباطبا فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ پانچ آیات کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ آیات یہ ہیں:-

- ۱- (وبشر الصابرين) سے (هم المهتدون) تک (۱۵۴/۲-۱۵۵)
- ۲- (الذين قال لهم الناس) سے (عظيم) تک (۱۴۲/۳-۱۴۳)
- ۳- (يايوسف اذ نادى ربه) سے (للعابدين) تک (۸۳/۲۱-۸۳)
- ۴- (وذا النون) سے (ننجى المومنين) تک (۸۸/۲۱-۸۷)

۵- (فستد کردن) سے (سوء العذاب) تک (۴۰/۴۵-۴۴) سید ابن طباطبا فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو یہ آیات مجھے یاد تھیں اور جب صبح ہوئی اور قید خانے کا دروازہ کھولا گیا تو میرے پاس ایسے لوگ آئے جنہیں میں پہچانتا نہیں تھا، انہوں نے مجھے پکڑا اور ”العزیز باللہ“ کے ولی عہد کے پاس لے گئے۔ اس نے پوچھا کہ آپ نے اپنے جدا مجد کے پاس میری شکایت کی ہے؟۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں نے شکایت نہیں کی۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی ہے۔ پھر اس نے بقایا جات کا رجسٹر منگوا یا اور میرا نام کاٹ دیا نیز اپنے پاس سے مجھے ایک ہزار دینار بطور امداد دیئے اور مجھے رہا کر دیا۔ اس طرح مجھے آیات کریمہ کی برکت کا تجربہ ہو گیا۔

پکارو یا رسول اللہ (ص: 228, 229)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## قرض کی ادائیگی

خراسان کے ایک باشندے نے ابو حسان زیادی کے پاس ایک تھیلی امانت رکھی جس میں دس ہزار درہم تھے، وہ شخص حج کے لئے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اسے اطلاع ملی کہ اس کے والد فوت ہو گئے ہیں اس لئے اس نے حج کیلئے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اس شخص نے ابو حسان کے پاس آ کر مطالبہ کیا کہ وہ تھیلی میرے حوالے کر دو جو میں نے کل تمہارے پاس امانت رکھی تھی۔ ابو حسان کے ذمہ بہت سے قرضے تھے، اس نے اس رقم میں سے کچھ اپنے قرضوں میں ادا کر دی۔ اب وہ حیران و پریشان ہو گیا کہ کیا کرے؟ یہ طویل واقعہ ہے مختصر یہ کہ مامون الرشید نے پیغام بھیج کر اسے اپنے دربار میں طلب کیا اور اسے کہا کہ بتاؤ تمہارا قصہ کیا ہے؟ اس نے اپنا واقعہ بیان کر دیا اور بڑی شدت کے ساتھ رو دیا۔ مامون نے کہا: بندہ خدا! تمہاری وجہ سے آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سونے نہیں دیا۔ آپ رات کے ابتدائی حصے میں میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ابو حسان زیادی کی امداد کرو۔ بیدار ہوا لیکن میں تمہیں پہچانتا نہیں تھا میں نے سوچا کہ میں تمہارے بارے میں لوگوں سے دریافت کروں گا چنانچہ میں نے تمہارا نام اور تمہاری نسبت لکھ لی اور سو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ خواب میں تشریف لائے اور وہی بات فرمائی جو پہلے فرمائی تھی۔ میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا، پھر سو گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسری

98356



مرتبہ پھر تشریف لائے اور کسی قدر ناراضگی سے فرمایا: خدا کے بندے ابو حسان کی امداد کرو اس کے بعد میں سونے کی جرأت نہ کر سکا اس وقت سے بیدار ہوں اور کئی افراد تیری تلاش میں بھیج رکھے ہیں۔ ابو حسان کہتے ہیں کہ مامون نے مجھے دس ہزار درہم دیئے اور کہا کہ یہ خراسانی کو دے دو۔ پھر دس ہزار مزید دیئے اور کہنے لگا کہ ان کے ساتھ کاروبار کرو اور معاملہ درست کرو اور اپنا گھر تعمیر کرو پھر 30 ہزار درہم مزید دیئے اور کہنے لگا ان کے ساتھ اپنے بیٹوں کو رخصت کرو اور ان کی شادی کرو اور جب شاہی جلوس کا دن ہو تو میرے پاس آنا تاکہ کوئی عمدہ سا کام تمہارے ذمہ لگاؤں اور تم پر احسان کروں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں لوٹ کر اپنے گھر گیا تو خراسانی دروازے پر کھڑا ہوا تھا میں اسے اپنے گھر کے اندر لے گیا اور اسے تھیلی پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ لیجئے اس نے کہا یہ تو میری تھیلی نہیں ہے۔ میں نے اسے سارا واقعہ سنا دیا تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا: اگر تم پہلے ہی مجھے صاف صاف بتا دیتے تو میں تم سے مطالبہ ہی نہ کرتا۔ اللہ کی قسم جو میرا مال نہیں ہے میں اپنے مال میں داخل نہیں کروں گا اور یہ مال میری طرف سے آپ کے لئے حلال ہے۔ جلوس کے دن صبح میں مامون کے محل کی طرف گیا۔ اس نے مجھے بلایا اور مصلے کے نیچے سے حکم نامہ نکالا اور کہنے لگا میں تمہیں مدینۃ السلام کی مغربی جانب سے مشرقی محلے کا قاضی مقرر کرتا ہوں اور یہ تمہارے نام کا حکم نامہ ہے اور تمہیں ہر ماہ اتنی تنخواہ ملے گی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، تم پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت جاری رہے گی۔

پکارویا رسول اللہ (ص: ۲۲۷، ۲۲۸)، تاریخ بغداد (۷/ ۳۵۸)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## قرض ادا کرادیا

بغداد میں کرخ کارہنہ والا ایک عطار رہتا تھا وہ امانت اور پردہ داری میں مشہور تھا، کارِ قضا وہ بھاری قرض کے زیر بار آ گیا وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا اور ہمہ وقت دعا اور درود شریف میں وقت صرف کرنے لگا۔

جمعہ کی رات اس نے حسب معمول درود شریف پڑھا دعا کی اور سو گیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے فرمایا: عیسیٰ بن عیسیٰ (اس وقت کے وزیر) کے پاس جاؤ، ہم نے اسے حکم دیا ہے کہ تمہیں چار سو دینار عطا کرے، وہ لے لو اور ان کے ساتھ اپنے حالات درست کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میرے ذمہ چھ سو دینار قرض تھے۔ میں وزیر کے دفتر گیا تو کسی نے مجھے اس کے پاس جانے ہی نہ دیا میں ابھی اسی ادھیڑ پن میں تھا کہ وزیر صاحب کے مصاحب شافعی صاحب باہر نکلے وہ تھوڑا بہت جانتے تھے، میں نے انہیں واقعہ بیان کر دیا۔

وہ کہنے لگے: ارے بندہ خدا! وزیر صاحب سحری سے اب تک تمہیں تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے بھی تمہارے بارے میں پوچھا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ تم اسی جگہ ٹھہرو اور وہ خود واپس چلا گیا۔ جاتے ہی فوراً اس نے مجھے بلایا میں ابوالحسن علی بن عیسیٰ کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا

فلاں ابن فلاں عطار۔ اس نے پوچھا تم کرخ کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہاں جی ہاں۔ اس نے کہا صاحب! آپ میرے پاس تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم میں گزشتہ رات سے نہیں سویا، گزشتہ رات خواب میں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا: فلاں ابن فلاں عطار کو چار سو دینار دے دو جن کے ساتھ وہ اپنا حال درست کر لے۔ میں نے انہیں بتایا کہ گزشتہ رات مجھے بھی خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف زیارت سے نوازا ہے اور فلاں فلاں بات ارشاد فرمائی ہے۔ علی بن عیسیٰ رو پڑے اور کہنے لگے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت ہے۔ پھر وزیر صاحب نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار لاؤ، کارندوں نے لا کر پیش کر دیئے۔ پھر عطار کو مخاطب کر کے کہنے لگے: چار سو دینار تو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل کے طور پر پیش کر رہا ہوں اور چھ سو دینار میری طرف سے تمہارے لیے تحفہ ہیں۔ میں نے کہا: وزیر صاحب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عطیے سے زیادہ ایک دینار بھی نہیں لوں گا۔ مجھے امید ہے کہ اسی میں برکت ہوگی، اس کے ماسوا میں نہیں ہوگی۔ علی بن عیسیٰ وزیر پھر رو پڑے۔ کہنے لگے: آپ جتنے چاہتے ہیں لے لیں۔ میں نے چار سو دینار لے لیے اور ان کے ایک حصے کے ساتھ کچھ قرض ادا کر دیا اور باقی کے ساتھ دوکان کھول لی۔

ایک سال نہیں گزرا تھا کہ میرے پاس ایک ہزار دینار تھے ان سے میں نے باقی ماندہ قرض بھی ادا کر دیا۔ میرا مال بدستور بڑھتا رہا اور میرا حال بہتر ہوتا رہا اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم تھا۔

پکارو یا رسول اللہ (ص: 230, 231)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## طاہر بن یحییٰ علوی کا واقعہ

خراسان کا رہنے والا ایک شخص ہر سال حج کرتا تھا اور جب مدینہ منورہ میں داخل ہوتا تو طاہر بن یحییٰ کو کچھ نہ کچھ ہدیہ پیش کرتا، اہل مدینہ میں سے ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ اپنا مال ضائع نہ کیا کرو، کیونکہ یہ شخص ایسے کام میں مال صرف کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا، اس سال خراسانی نے اسے کچھ بھی پیش نہ کیا۔ آئندہ سال وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تو حسب توفیق اہل مدینہ کو تحفے پیش کئے لیکن طاہر کو کچھ بھی نہیں دیا۔ خراسانی کا بیان ہے کہ میں نے تیسرے سال حج کی تیاری کی تو مجھے خواب سردار انس و جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے بندے! تو نے طاہر بن یحییٰ کے بارے میں اس کے دشمنوں کی بات مان لی ہے اور اس کی جو خاطر مدارات کرتے تھے وہ ختم کر دی ہے، ایسا نہ کرو جو تحفے تحائف سے پیش نہیں کئے وہ پیش کرو اور حسب استطاعت اس کی خدمت کرنے سے ہاتھ نہ کھینچو۔ خراسانی کہتے ہیں کہ میں گھبرا کر بیدار ہوا اور میں نے منت کی کہ جو کچھ کوتاہی ہو چکی ہے اس کی تلافی کر دوں گا میں نے اسی منت سے ایک تھیلی میں چھ سو دینار ڈال لئے۔ جب مدینہ طیبہ حاضری ہوئی تو سب سے پہلے طاہر بن یحییٰ کے گھر گیا میں جب ان کے پاس پہنچا تو ان کی مجلس گرم تھی۔ مجھے دیکھتے ہی انہوں نے مجھے مخاطب کیا اور کہنے لگے: اگر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بھیجتے تو آپ کبھی میرے پاس نہ

آتے۔ آپ نے میرے بارے میں دشمن خدا کی بات قبول کر لی اور سال بہ سال جو خدمت کرتے تھے وہ ختم کر دی۔ یہاں تک کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ہدایت فرمائی اور آپ کو حکم دیا کہ مجھے چھ سو دینار پیش کرو۔ اس کے ساتھ انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔

یہ گفتگو سن کر مارے دہشت کے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا واقعہ یہی ہے لیکن آپ کو کیسے پتا چلا؟ انہوں نے کہا مجھے پہلے سال آپ کے آنے کی اطلاع تھی جب آپ نے خدمت نہیں کی تو میرا حال اس سے متاثر ہوا۔ دوسرے سال بھی آپ کی آمد روفت میرے علم میں تھی اس وقت میری حالت مزید خستہ ہو گئی تھی۔ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غم نہ کرو ہم نے فلاں خراسانی کو دیکھا ہے اور تمہارے بارے میں اسے شنبہ کر دی اور اسے حکم دیا ہے کہ گزشتہ سالوں میں جو تحائف پیش نہیں کئے وہ پیش کریں اور حتی الامکان خدمت و امداد کا سلسلہ منقطع نہ کریں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور اس کا شکر یہ ادا کیا۔

جب میں نے آپ کو دیکھا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ خواب ہی آپ کو لایا ہے۔ خراسانی کہتے ہیں کہ میں نے تھیلی نکال کر انہیں پیش کر دی۔ ان کے ہاتھوں اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور گزارش کی کہ میں نے اس دشمن کی بات آپ کے بارے میں قبول کر لی تھی آپ میری خطا معاف کر دیں۔ یہ واقعہ قاضی ابو علی تنوخی نے اپنی کتاب ”الفرج بعد الشدة“ ۲/۲۷۹ میں بیان کیا ہے۔

پکار و یارسول اللہ (ص: 232, 233)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## قید سے رہائی

میں نے شیخ صالح ابو محمد عبدالرحمن المیدانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک رات اسکندریہ کے سمندر کے کنارے جزیرے میں واقع اپنے گھر میں تھا کہ میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ”الملک الصالح“ کی رہائی کے لئے دعا کروں، وہ اس وقت ”کرک“ میں قید تھے۔ میں ”شیخ مغادری“ کے گنبد کے پاس حاضر ہوا۔ وہاں دو رکعتیں ادا کیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے ”الملک الصالح“ کی رہائی کی دعا مانگی اور سو گیا۔

میں نے دیکھا کہ لشکر جمع ہیں اور ان کے درمیان ایک شخص ہے اور جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے منع کر دیتے ہیں۔

میں اسی حال میں تھا کہ میری قسمت بیدار ہو گئی، میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لارہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبز رنگ کا حُلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور آپ کے ساتھ نور کے دو ستون ہیں جو آسمان تک بلند ہو رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کی طرف تشریف لے گئے وہ بکھر گئے، شیخ عبدالرحمن میدانی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ چند دن گزرے ہمیں خبر مل گئی کہ ”الملک الصالح“ قید سے رہا ہو کر مصر آ گئے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## خواب وحی

جھوٹے مدعیان نبوت کے متعلق بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعین کو آگاہ فرما دیا تھا۔ بخاری شریف میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میں نیند کی حالت میں تھا میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنائے گئے ہیں میں نے انہیں توڑ دیا اور ناپسند کیا پھر مجھے حکم دیا گیا تو میں نے انہیں پھونک دیا اور وہ اڑ گئے ہیں میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو جھوٹے ظاہر ہوں گے“

راوی حدیث حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں کے مصداق کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں ایک ان میں اسود غنسی ہے جسے یمن میں فیروز نامی شخص نے قتل کیا اور دوسرے کا نام سیلمہ ہے۔

(صحیح بخاری ج: ۲، ص: ۹۷۱)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## سیدزادے کو مارنے کے سبب دیدارِ مصطفیٰ ﷺ سے محرومی

مولانا قلندر بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبِ حضوری بزرگ ہو گزرے ہیں بڑی کثرت سے انہیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و دیدار نصیب ہوتا۔ ایک مرتبہ حج پر تشریف لے گئے، اس زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اونٹ کی سواری میسر ہوتی تھی۔ آپ ایک سواری پر سوار ہوئے۔ جسے ایک نو عمر بچہ چلا رہا تھا۔ اس کی کسی غفلت کی وجہ سے غصہ آ گیا اور اس کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا بس اتنا کرنے کی دیر تھی کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار و زیارت بند ہو گئی، پریشان و دکھی ہو کر مارے مارے پھرتے رہے۔ تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ سیدزادہ ہے۔ اہل بیت سے تعلق رکھتا ہے شہر مدینہ کا رہنے والا ہے اسے طمانچہ مارنے کی وجہ سے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو گئے۔ دیدار بند ہو گیا۔ ہر عالم بزرگ، صوفی و عارف کے پاس گئے۔ معافیاں مانگیں، وظیفے کئے لیکن معافی نہ ملی بالآخر ایک بزرگ کی صحبت میں گئے زار و قطار روتے ہوئے اور تڑپتے ہوئے اپنا مدعا بیان کیا انہوں نے بھی صاف جواب دے دیا اس رکاوٹ کا دور کرنا مشکل ہے۔ البتہ انہوں نے رہنمائی فرمائی۔ ایک مجذوبہ، عارف ولیہ مائی ہے جو روزِ درِ اقدس پر جا ضری دیتی ہے۔ ایڑھیاں اٹھا اٹھا کر گنبدِ خضریٰ کو



اپنی نگاہوں میں سماتی ہے ادب کا عالم یہ ہے کہ گنبد خضریٰ کی طرف پشت کر کے نہیں چلتی، بڑی کاملہ ہے اس کی خدمت میں جاؤ۔ شاید تمہاری یہ رکاوٹ اور مسئلہ حل ہو جائے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی پریشانی بیان کی کہ غلطی سے ایک سید زادے کو طمانچہ مار دیا ہے نتیجہ دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم ہو گیا ہوں۔ کوئی سبیل کیجئے خدارا میرے حال پر کرم کریں میرا یہ سلسلہ بحال کرا دیں اور آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معافی لے کر دیں وہ مجذوبہ عارفہ مائی جلال میں آگئی، گنبد خضریٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگی۔ دیکھو تاجدار کائنات وہ سامنے کھڑے ہیں۔ یوں حالت بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو گیا۔

(خوابوں اور بشارات پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ص ۳۲، ۳۳، از پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِّمْ

## عالم بیداری میں..... دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب طبقات میں ذکر کرتے ہیں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب تو درکنار عالم بیداری میں 70 مرتبہ اپنی زندگی میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا اور جب کسی چیز کے سمجھنے میں مشکل و دشواری پیش آتی تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتے۔

”دل کے آئینے میں ہے تصویر یار

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی“

تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضورِ ہو جاتی۔ عرض کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں مسئلے کی سمجھ نہیں آرہی، دشواری پیش آرہی ہے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم کرتے ہوئے ارشاد فرماتے: ”جلال الدین ایسے کر لو“ چنانچہ مشکل حل ہو جاتی۔

ایضاً (ص: ۴۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## موئے مبارک کی عطا

الدارالشمین اور انفاس العارفین میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ بیمار ہو گئے۔ اس وقت آپ کے سر حضرت شاہ عبدالعزیز بھی ہمارے گھر تشریف لائے ہوئے تھے، فرمانے لگے بیٹا جس رخ پر تمہاری چار پائی بچھی ہوئی ہے اور جس طرف تمہارے قدم ہیں اس سمت سے آقا دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لارہے ہیں، غرضیکہ چار پائی کا رخ بدلا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے پوچھا ”کیف حالک یا ابنی“۔ ”میرے بیٹے کیا حال ہے“۔ اپنا دست اقدس پھیرا تو حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ شفا یاب ہو گئے۔ دل میں خیال آیا کہ پتہ نہیں خواب ہے یا بیداری کاش آقا کوئی نشانی دے جائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا دو موئے مبارک ہاتھ میں آئے۔ تکیے کے نیچے رکھ کر عطا کر دیے۔ فرمایا: بیٹا ہم تمہیں دو موئے مبارک بطور نشانی دیئے جا رہے ہیں۔ صبح بیدار ہوئے تو حضور کے موئے مبارک موجود تھے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک موئے مبارک میرے پاس موجود ہے۔

(ایضاً ص ۴۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## ایک خواب کی دو تعبیریں

ایک خاتون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب بیان کیا اور عرض کیا آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی چھت ٹوٹی ہوئی ہے تو اس پر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تیرا شوہر سفر پر گیا ہوا ہے وہ واپس آجائے گا“ دیکھا تو چھت کا ٹوٹنا تھا لیکن رحمت عالم نے تعبیر کچھ اور بتائی۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسی خاتون نے دوبارہ یہی خواب دیکھا تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تعبیر یہ ارشاد فرمائی کہ تیرا شوہر فوت ہو جائے گا، چنانچہ اس کا شوہر فوت ہو گیا۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ خواب میں چھت کا ٹوٹنا اور تعبیر میں شوہر کا سفر سے واپس آنا ان میں کوئی تعلق در ربط نہیں۔ خواب کچھ اور ہے جبکہ تعبیر کچھ اور ہے یہ کتنی بدیانتی ہے کہ انسان خواب اور تعبیر خواب کے فن کو نہ جانے اور نہ سمجھے اور بلکہ اس کے حروف ابجد سے بھی دانت نہ ہو تو یوں ہی جہلا کی طرح خواب کے ظاہری الفاظ پر بے ادبی و گستاخی کے فتوے لگاتا پھرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کا بھی حیا نہ کرے بر ملا ان چیزوں کو اچھالتا اور بیان کرتا پھرے۔

یہ بہت بڑا ظلم و زیادتی ہے حالانکہ اسلاف و اکابر کی بہت سی کتب خواب اور تعبیر خواب کے فن سے بھری پڑی ہیں۔

(ایضاً ص: 60، 61)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## کتاب ”الشفاء“ کا راز

کسی کتاب کی مقبولیت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہو جائے شفا شریف کے لئے سب سے بڑا امتیاز یہی ہے کہ ایک دفعہ آپ کے بھتیجے نے دیکھا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر ان پر ہیبت طاری ہو گئی۔ حضرت قاضی عیاض قدس سرہ نے ان کی حالت کو محسوس کیا اور فرمایا بھتیجے! میری کتاب شفا شریف کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے اپنے لیے دلیل راہ بناؤ گویا یہ اشارہ تھا کہ مجھے یہ منصب و کرامت اس کتاب نے بدولت ملا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی، ج: 4، ص: 98 تذکرہ ابرار ملت نور نور چہرے، از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری ص: 269)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## جامعہ نظامیہ لاہور

حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول رضوی (شارح بخاری) بیان فرماتے ہیں:  
 حضرت استاذ گرامی کو چند مرتبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
 زیارت نصیب ہوئی ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ اس وقت جامعہ نظامیہ رضویہ کے  
 دفتر کے سامنے تہ خانے کی سیڑھیوں کے پاس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 تشریف فرما ہیں۔ حضرت محدث اعظم پاکستان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو  
 زانو بیٹھے ہیں۔ استاذ گرامی کی زبان پر بے ساختہ یہ کلمات جاری ہو گئے۔

عقیدتنا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يعلم کل ذرۃ ذرۃ  
 ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک ذرے کو  
 جانتے ہیں یہ سن کر حضور پر انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے، یہ خواب  
 حضرت محدث اعظم پاکستان کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا ”یہاں علمی چرچا  
 ہوگا“ پھر کچھ عرصہ بعد جامع مسجد خراسیاں کی جنوبی دیوار کے پاس حضور اقدس صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ مسجد کی طرف رخ کر کے کھڑے ہیں،  
 حضرت استاذ گرامی تقریباً تین فٹ کے فاصلے پر آپ کے پیچھے دست بستہ کھڑے  
 ہیں۔ اچانک پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں تو نیم کے درخت کے پاس موٹے بان کی ایک  
 چارپائی پکھی ہوئی ہے اور اس پر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بیٹھے ہوئے

ہیں۔ یہ مسجد خراسیاں میں خطابت کا پہلا سال تھا اور اس وقت جامعہ نظامیہ رضویہ کا تصور بھی نہ تھا۔

ایک دفعہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ حضرت محدث اعظم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگا رہے ہیں اس کی تعبیر حضرت محدث اعظم قدس سرہ نے بیان کی کہ یہاں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہو رہا ہے۔

(تذکرہ ابرار ملت، نور نور چہرے ص: 288, 289)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## مشاق

خواجہ احمد بن مووود رحمۃ اللہ علیہ بن یوسف چشتی قدس سرہ نے ایک رات حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے احمد اگر تم ہمارے مشاق نہیں تو ہم تمہارے مشاق ہیں۔ جب صبح ہوئی تو حرین شریفین زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تکریماً کی طرف متوجہ ہوئے جب حج کی شرائط و ارکان سے فارغ ہوئے، حرم محترم مدینہ منورہ اور روضہ شریفہ کی طرف متوجہ ہوئے اور چھ ماہ تک مجاور رہے۔

آپ کی مجاورت اور ہمیشگی حرم شریف کے خادموں کو گراں معلوم ہوئی انہوں نے چاہا کہ آپ کو تکلیف پہنچائیں۔ روضہ شریف سے آواز آئی ان کو تکلیف نہ دو کیونکہ یہ ہمارے مشاقوں میں سے ہیں۔ مدینہ شریف سے بغداد پہنچے اور شیخ شہاب الدین سہروردی کی خانقاہ میں ٹھہرے۔ شیخ نے ان کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور خلیفہ بغداد نے آپ کو طلب کیا، انعام و اکرام پیش کیا۔

آپ نے خلیفہ کو عمدہ نصیحتیں فرمائیں اور سب محل قبول میں پڑیں وہ بہت سامال لائے لیکن آپ نے خدا کے لئے اور دل کی تسلی کے لئے کچھ تھوڑا سامال لے لیا، باہر نکل آئے اور فقرا پر تقسیم کر دیا۔ خراساں کی طرف متوجہ ہوئے آپ کی ولادت ۵۰۷ھ میں اور وفات ۵۷۷ھ میں ہوئی۔

(نجات الانس، تصنیف: حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: مولانا حافظ سید احمد علی شاہ چشتی نظامی ص: 365 مطبوعہ شبیر پبلشرز، لاہور)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی الطوسی قدس سرہ

آپ نیشاپور میں آئے اور مدرسہ نظامیہ نیشاپور میں درس دینا شروع کیا پھر کچھ مدت بعد چھوڑ دیا اور وطن آگئے۔ صوفیہ کے لئے ایک خانقاہ بنائی اور طلباء کے لئے ایک مدرسہ بنایا اپنے اوقات کو تقسیم کیا مثلاً ختم قرآن، صوفیاء کی صحبت تدریس علم یہاں تک کہ ۱۴ جمادی الآخر ۵۰۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک بڑے عالم فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ظہر اور عصر کے درمیان حرم شریف میں آیا۔ فقراء کے وجد و حال نے مجھے کچھ پکڑ رکھا تھا۔

حرم میں ایک سرائے کے جماعت خانہ میں آیا اور دائیں طرف گھر کے برابر بیٹھ گیا اور ہاتھ ستون کے نیچے رکھا کہ کہیں نیند نہ آجائے اور وضو نہ ٹوٹ جائے۔ اتفاقاً ایک بدعتی شخص جو کہ بدعت میں مشہور تھا، آیا اس جماعت خانہ کے دروازہ پر اپنا مصلیٰ ڈالا، اپنی جیب میں سے ایک تختی نکالی، مجھے گمان یہ ہے کہ وہ تختی پتھر کی تھی اس پر بہت کچھ لکھا ہوا تھا اس کو چوما اور اپنے سامنے رکھ کر لمبی نماز پڑھنے لگا۔ اپنے چہرہ کو اس پر دونوں طرف ملنے لگا اور بہت عاجزی کی اس کے بعد اپنے سر کو اونچا کیا اور آنکھوں پر ملا پھر چوم کر جیب میں ڈال لیا۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو مجھ کو اس سے بہت کراہت آئی۔ میں نے دل میں کہا کہ اچھا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوتے اور ان بدعتیوں کو اس برائی کی خبر دیتے جو کہ یہ کر رہے ہیں۔

اتفاقاً مجھے اونگھ آگئی اور بیداری کے درمیان کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میدان بڑا کشادہ ہے اور بہت سے لوگ کھڑے ہیں ہر ایک کے ہاتھ میں ایک مجلد کتاب ہے اور سب کے سب ایک شخص کے سامنے کھڑے ہیں۔ میں نے ان کی بابت پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اور یہ سب اصحاب مذہب چاہتے ہیں کہ اپنی کتابوں سے نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پڑھیں اور اپنے عقائد و مذہب کی تصحیح کریں۔

اتنے میں ایک شخص آئے لوگوں نے کہا: امام شافعی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے حلقہ میں آئے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور مرحبا کہا۔ امام شافعی آگے ہو کر بیٹھ گئے اور وہ کتاب جو ان کے پاس تھی اس میں سے اپنا مذہب و اعتقاد پڑھا۔

اس کے بعد ایک اور شخص آئے لوگوں نے کہا: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں ان کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے وہ بھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گئے اور اس کتاب میں سے اپنا مذہب و اعتقاد پڑھا۔ ایسا ہی اصحاب مذہب آتے تھے یہاں تک کہ تھوڑے ہی باقی رہ گئے جو شخص اپنا مذہب پیش کرتا اس کو ایک دوسرے کے پاس بٹھا دیتے، جب سب فارغ ہو گئے۔ اتفاقاً ایک شخص رافضیوں میں سے آیا اس کے ہاتھ چند جزو بے جلد تھے ان میں ان کے عقائد باطلہ کا ذکر تھا۔ اس نے قصد کیا کہ اس حلقہ میں آئے اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں پڑھے۔ ایک شخص ان بزرگوں میں سے جو کہ آپ کی خدمت میں موجود تھے، باہر نکلے اور اس کو جھڑک کر منع کر دیا۔ وہ اجزاء اس کے ہاتھ سے لے کر گرا دیئے اور اس کو ذلیل کر کے نکال دیا۔ میں نے جب دیکھا کہ لوگ فارغ ہو چکے ہیں اور کوئی نہیں رہا کہ پڑھے، آگے بڑھا میرے ہاتھ میں ایک مجلد کتاب تھی میں نے آواز دی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم یہ کتاب میرا اعتقاد ہے اور اہل اسلام کے عقائد اس میں ہیں۔ اگر اجازت ہو تو پڑھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کونسی کتاب ہے؟ میں نے عرض کیا کتاب ”قواعد العقائد“ ہے جس کو غزالی نے تصنیف کیا ہے تب مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پڑھنے کی اجازت دی میں بیٹھ گیا اور اول سے اس کو پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس موقع پر پہنچا جہاں امام غزالی کہتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ بعث النبی الامی القرسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی کافة العرب والعجم والجن والانس یعنی اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا نبی امی قریشی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوق عرب عجم، جن، انسان کی طرف، جب میں یہاں تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ خوشی اور تبسم کے آثار چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئے ہیں۔

جب آپ کی تعریف و صفت تک پہنچا تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: این الغزالی کہ غزالی کہاں ہے غزالی وہاں کھڑے تھے عرض کیا: غزالی میں ہوں جو حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور اپنا ہاتھ مبارک ان کو دیا امام غزالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بوسہ دیا اور اپنا چہرہ اس پر ملا، بعد اس کے بیٹھ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کی قرأت پر اس قدر اظہار خوشی نہ فرمایا جس قدر کہ میری قواعد العقائد پڑھنے پر، جب میں خواب سے بیدار ہوا میری آنکھوں پر رونے کا اثر تھا۔

(نصفحات الانس صفحہ: 402, 403, 404)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

مہرہ رہا نے مہرہ بازی  
جیتا ہے رومی ہارا رازی

(اقبال)

شیخ مجد الدین بغدادی نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ”ما یقول فی حق ابن سینا قال صلی اللہ علیہ وسلم ہو رجل اردان یصلی الی اللہ بلا واسطی فسقط فی النار“ یعنی آپ ابن سینا کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک ایسا آدمی تھا جس نے ارادہ کیا کہ میرے واسطے کے بغیر خدا تک پہنچے حتیٰ کہ وہ دوزخ میں گر گیا۔

میں نے یہ حکایت استاد مولانا جلال الدین چلی کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس پر تعجب ظاہر کیا۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے شام کو جاتا تھا کہ وہاں سے روم کو جاؤں۔ جب موصل تک پہنچا تو ایک رات مسجد جامع میں تھا جب میں سو گیا تو دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے: وہاں نہیں جاتے ہو کہ فائدہ حاصل کرو۔ میں نے دیکھا تو ایک جماعت حلقہ مار کر بیٹھی ہوئی تھی ایک شخص ان کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے جن کے سر سے لے کر آسمان تک نور پہنچتا تھا، وہ باتیں کر رہے تھے۔ اور سب سن رہے تھے میں نے کہا: یہ حضرت کون ہیں لوگوں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آگے بڑھا اور سلام عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور

مجھ کو حلقہ میں جگہ دی جب میں بیٹھ گیا تو میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "ما تقول فی حق ابن سینا" یعنی آپ بوعلی سینا کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اضلہ اللہ تعالیٰ علی علم یعنی وہ شخص ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے باوجود علم کے گمراہ کر دیا، پھر میں نے پوچھا: ما تقول فی حق شہاب الدین المقتول یعنی آپ شہاب الدین مقتول کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: "ہو من متبعیہ" یعنی وہ اسی کے تابع ہے اس کے بعد میں نے علمائے اسلام کی بابت پوچھنا شروع کیا، میں نے عرض کیا: "ما تقول فی حق فخر الدین رازی" یعنی فخر الدین رازی کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: "ہو رجل معاتبہ" یعنی وہ مرد ہے جس پر عتاب کیا گیا ہے۔

پھر میں نے عرض کی: "ما تقول فی حق حجة الاسلام محمد الغزالی" یعنی حجة الاسلام امام غزالی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: "ہو رجل وصل الی مقصودہ" یعنی وہ ایک شخص ہے جو کہ اپنے مقصود تک پہنچ گیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: "ما تقول فی حق امام البحرین" یعنی آپ امام البحرین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: "ہو ممن نصر دینی" یعنی وہ شخص ہے جس نے میرے دین کی حمایت کی ہے پھر میں نے پوچھا: "ما تقول فی حق ابی الحسن الاشعری" یعنی امام ابو الحسن اشعری کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "انا قلت وقولی صدق الایمان یمان والحکمة یمان" یعنی میں پہلے کہہ چکا ہوں اور میری بات سچی ہے کہ ایمان یمان والوں کا ہے۔ اور حکمت یمان ہے اس کے بعد ایک شخص نے جو میرے نزدیک بیٹھا تھا مجھ سے کہا کہ ان سوالات کو کیوں کرتا ہے دعا کے لئے درخواست کر کہ

جس سے تمہارا فائدہ ہو۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو، ”اللہم تب علی حتی اتوب و اعصمنی حتی لا اعود و حبب الی الطاعات و کرہ الی الخطیات“ یعنی اے پروردگار میری طرف متوجہ ہو یہاں تک کہ میں توبہ کروں اور مجھ کو بچالے، یہاں تک کہ پھر گناہ نہ کروں مجھے عبادت کی محبت اور گناہوں کی کراہت دے۔ اس کے بعد مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو میں نے عرض کیا کہ روم کی طرف فرمایا: ”الروم ما دخله المعصوم“ یعنی روم میں معصوم داخل نہیں ہوتا۔

جب میں اس خواب سے بیدار ہوا۔

وہاں ایک بالا خانہ تھا جس میں مولانا موفق الدین کواشی رہتے تھے اور آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے میں ان کی زیارت کو گیا پوچھا کہ تم کون ہو میں نے بتایا پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا بغداد سے پوچھا اب کہاں جاؤ گے؟ میں نے کہا روم، روم کو جاتے ہو میں نے کہا ہاں۔

کہا ”الروم ما دخله المعصوم“ جب انہوں نے یہ کلمہ کہا تو میں بڑا تعجب کرنے لگا۔ میں نے کہا کہ شاید آپ کل کی مجلس میں موجود تھے کہا دعنی دعنی یعنی مجھے چھوڑ مجھے چھوڑ۔ یعنی یہ بات نہ پوچھ، آفریں ان کا پیچھا چھوڑا اور واپس آیا۔ شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مولانا جمال الدین ایک بزرگ مرد تھے جن کی مشہور تصانیف علوم میں بہت ہیں۔

شیخ مجد الدین کی خواب کی صحت کی دلیل یہ کہ شیخ مجد الدین کو ۶۰۷ھ میں بعض

کے نزدیک ۶۱۰ھ میں شہید کر دیا گیا اور روم میں دفن ہوئے۔ (ایضاً ص: 453, 454, 455)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## مجاہد ملت

مولانا عبدالستار خان نیازی نقشبندی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ فتنہ قادینیت فروغ پارہا تھا تو میں نے اپنے ایک دوست چوہدری فتح محمد بٹالوی کے ذریعے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام چٹھی لکھی کہ چند ایک ”مشکلات“ ہیں رکاوٹیں ہیں آپ توجہ فرمائیں تاکہ رکاوٹیں دور ہوں۔ چوہدری فتح محمد صاحب نے مدینے پاک میں مقیم بزرگ باباجی غلام رسول بلیاں والے سے بات کی تو انہوں نے فرمایا:

میں نیازی کو جانتا ہوں وہ طرے والا نیازی میں نے اسے پچھلے سال دیکھا تھا میں رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کروں گا۔ صبح پوچھ لینا“ اس پر چوہدری صاحب نے دوسرے روز پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس کو لکھ دو کہ رکاوٹیں دور ہو جائیں گی، اللہ تمہاری مدد کرے گا اور واقعی اس کے بعد ہماری مشکلات دور ہو گئیں ہمارے تین دوستوں نے عالمی دورے کا بندوبست کیا نوے ہزار روپے جمع ہو گئے۔ علامہ شاہ احمد نورانی صاحب، علامہ شاہ فرید الحق اور خاکسار (مولانا عبدالستار خان نیازی) دورے پر گئے۔

(مقرب بارگاہ رسالت حضرت بابا غلام رسول نقشبندی مجددی مدنی فیض رضا پبلی کیشنز گلبرگ کراچی (سندھ) ص: 99)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمًا

## نائبِ اعلیٰ حضرت

استاذ العلماء مولانا محمد مختار احمد درانی مہتمم مدرسہ عربیہ سراج العلوم خانیپور ر قمبر از  
ہیں کہ:

ابوالفضل محمد سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا جب وصال شریف  
ہوا یہ خبر سنتے ہی گریہ وزاری اور غنودگی میں یہ نوزانی منظر دیکھا کہ حضرت محدث اعظم  
پاکستان رحمۃ اللہ علیہ حضور سید العالمین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش  
رحمت میں ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دائیں جانب کھڑے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے سرانور پر دست شفقت پھیر رہے  
ہیں اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ علیہ کو فرما رہے ہیں ”عمر سردار احمد بہت  
اچھے ہیں“ حضرت عمر فاروق عرض کرتے ہیں ”وہ کیوں نہ اچھے ہوں جنہوں نے  
ساری زندگی حضور والا کی حدیث پاک پڑھائی ہے“۔ اتنے میں اعلیٰ حضرت عظیم  
البرکتہ رضی اللہ عنہ بھی دست بستہ حاضر ہوئے۔ سرکارِ مدینہ سرور قلب سینہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا ”احمد رضا! آپ تو اب آرہے ہیں یہ پہلے ہی میری آغوش رحمت  
میں سو رہے ہیں“۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ جلد 47 شماره 8 بمطابق ماہ اگست 2005 (ص: 32) ماہ رجب المرجب 1426ھ)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## کامل درود شریف

سیدی ابوالموہب شاذلی فرماتے ہیں بروز پیر ۲۳ شعبان المکرم کو مسجد میں صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا یہ مسجد مقام بولاق اور شبناک کے درمیان واقع ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سرہانے بیٹھا دیکھا میں نے عرض کیا:

”الصلوة والسلام عليك يا رسول الله السلام عليك ايها النبي ورحمته الله وبركاته“ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام۔ میں نے عرض کیا جی ہاں حضور! میں اس پر راضی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس پر راضی ہو تو مجھ پر درود بھیجتے وقت کامل درود کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا: اس کی طوالت کی وجہ سے فرمایا جب درود و سلام پڑھو تو اول و آخر خواہ ایک بار ہو بھیجا کرو۔ میں نے عرض کیا حضور کامل درود کس طرح پڑھا کروں؟

فرمایا: یوں، اللهم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد  
 کما صلیت علی سیدنا ابراهیم وعلی آل سیدنا ابراهیم و بارک  
 علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد  
 کما بارکت علی سیدنا ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید  
 السلام علیک ایہا النبی ورحمته اللہ برکاتہ

(سعادت دارین از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی جلد اول صفحہ 326 اردو طبع لاہور 1988ء)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## اوراد فتحیہ

حضرت شاہ عبدالرحیم والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ”حضرت سید علی ہمدانی سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد اقصیٰ میں پہنچا، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لارہے ہیں۔ میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے کچھ نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ ”خذهذا الفتحة“ کہ اس فتحیہ کو لے جب میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے اس اشارہ سے اس کا نام فتحیہ رکھا گیا۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ ۱۴۲ طبع لاہور)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## کیا شان ہے خدمت گاروں کی

سید عبد الجلیل مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں دیکھا کہ ہمارا گھر آپ کے نورانی چہرے کی چمک سے جگمگا رہا ہے پس میں نے تین مرتبہ دست بستہ عرض کیا۔ ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ حضور! میں آپ کے پڑوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرما رہے ہیں: ہاں بخدا، ہاں بخدا، ہاں بخدا اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک پڑوسی جو مرچکا ہے مجھ سے کہہ رہا ہے تم سرکار کے خدمت گار ہو میں نے اس سے کہا تجھے کیسے معلوم ہوا ہے؟

اس پر وہ بولا خدا کی قسم تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہوا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش مسکرا رہے تھے اس پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔

(سعادت دارین از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی جلد اول 375 طبع لاہور 1988)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## ابن قیم اور یارسول اللہ

ابوبکر محمد بن عمر سے روایت ہے کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا ہوا تھا شبلی آئے ابوبکر کھڑے ہو گئے معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا میں نے کہا اے میرے آقا آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ وہ دیوانہ ہے انہوں نے کہا میں نے اس کے ساتھ وہ کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ شبلی سامنے آئے آپ کھڑے ہو گئے اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں فرمایا: یہ نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم ..... الخ تک پڑھا کرتا ہے اور پھر مجھ پر درود پڑھتا ہے دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس نے کوئی فرض نماز نہیں پڑھی لیکن اس کے آخر میں ”لقد جاء کم رسول من انفسکم“ آخر سورہ تک پڑھا اور تین دفعہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا ابوبکر محمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں پھر شبلی کے پاس گیا اور پوچھا نماز کے بعد کیا ذکر کرتے ہو تو انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔

(جلاء الافہام از حافظ ابن قیم متونی 751ھ، صفحہ 258 طبع لاہور 1396ھ۔ اردو ترجمہ مولوی محمد سلیمان

منصور پوری۔ القول البدیع از علامہ سخاوی (متونی 902ھ) عربی مطبوعہ ڈسکہ صفحہ 172)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## پسندیدہ درود شریف

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد صلى الله عليه وسلم  
صلوة انت لها اهل و بارک وسلم، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے  
ہیں کہ اس درود پاک کو حسن قبول اور شرف قبولیت حاصل ہے۔

ایک بزرگ مدینہ منورہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور اپنی مدت  
اقامت میں انہوں نے اس درود پاک کا خوب ورد رکھا۔

جب وہ مدینہ منورہ سے رخصت ہوئے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ان سے (خواب میں) فرمایا کہ چند دن تم یہاں اور ٹھہرو کیونکہ تمہارا یہ درود پڑھنا  
ہمیں بہت پسند آیا۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص 367 طبع لاہور 1392ھ)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## فصلِ کریم

حضرت محدث اعظم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مولانا حاجی محمد فضل کریم کی ولادت شب برأت شعبان المعظم ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۴ء بروز پیر فیصل آباد میں ہوئی۔ ان دنوں محدث اعظم بغرض تبلیغ ہارون آباد تشریف لے گئے تھے۔ نماز عشاء کے بعد تقریر فرمائی اور رات کو سو گئے۔ خواب میں نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بچے کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی ایک نورانی تختی پر سنہری حروف سے ”محمد شفیع“ لکھا دکھائی دیا۔ فیصل آباد واپسی پر بچے کی پیدائش کی نوید ملی۔ محمد نام رکھا گیا اور بلانے کے لئے فضل کریم تجویز ہوا۔ بچپن سے آپ حاجی صاحب کے عرف سے مشہور ہیں۔ جامعہ رضویہ میں حضرت مولانا مفتی نواب الدین صاحب سے قرآن مجید پڑھا۔ دینیات کی تعلیم مولانا سید منصور حسین شاہ، علامہ غلام رسول رضوی اور دیگر علماء سے حاصل کی حضرت محدث اعظم نے انہیں بچپن ہی میں دیگر بھائیوں کی طرح حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی سے بیعت کروا دیا۔ 1987ء میں آپ نے اسلامیات میں ایم اے کیا۔ 1974ء میں چلنے والی تحریک ختم نبوت میں آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کا کردار تاریخی ہے۔ آپ ہر مرحلے پر نمایاں اور پیش پیش رہے۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، جلد ۴۰، شمارہ ۹، ص ۲۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ کے ایک مرید کا لڑکا محمد اسحاق نہایت آوارہ منش اور عادات قبیحہ کا عادی تھا۔ والد نے اسے بہت سمجھایا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا، والد بہت پریشان ہوا۔

اسے اپنی پریشانی کا حل نظر آیا کہ اپنے بیٹے کو حضرت محدث اعظم کا مرید کرادیا جائے اس طرح شاید وہ بری حرکات سے باز رہے، پروگرام کے مطابق والد اپنے بیٹے محمد اسحاق کو لے کر حضرت محدث اعظم کے پاس حاضر ہوا اور بیعت کی درخواست کی۔ حضرت نے اسے بیعت فرمایا، بیعت کے بعد حسب عادت نماز، روزہ اور دیگر احکام شرعیہ کی پابندی کا حکم فرمایا، اس پر محمد اسحاق نے بے باکانہ جواب دیا کہ مجھ سے یہ توقع نہ رکھیں، میں ایسا نہیں کر سکتا ہاں اگر آپ اپنی روحانی قوت سے ایسا کروالیں تو اور بات ہے۔ بیعت کے بعد کچھ عرصہ تک محمد اسحاق اپنی پرانی عادت پر قائم رہا لیکن اچانک وہ نماز، روزہ کا پابند ہو گیا بلکہ داڑھی بھی رکھ لی۔ جب اس سے والد صاحب نے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ ایک رات میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک دیکھی۔ میں نے خیال کیا کہ میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اس ارادہ سے میں آگے بڑھا تو حاضرین مجلس میں چند افراد اٹھے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیوں

اور کیسے بغیر اجازت یہاں آئے ہو؟ تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں آنے والے کے پاس سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔ میرے کندھے پر ڈنڈے برسائے چنانچہ جب میں بیدار ہوا تو واقعی میرے کندھے ضربوں سے چورتھے۔ اس واقعہ کو میں نے حضرت شیخ الحدیث کی کرامت سمجھا۔

محمد اسحاق مذکور اب لاری اڈہ فیصل آباد میں ایک ہوٹل کا مالک صوفی محمد اسحاق ہے۔

(کرامات محدث اعظم، جلد ۱، ص ۱۵، از مولانا محمد جلال الدین قادری)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## بارگاہ رسالت میں درس حدیث کی مقبولیت

یہ نورانی واقعہ مولانا معین الدین شافعی کا بیان کردہ ہے فرماتے ہیں مولانا حامد بخاری بخارا شہر کے فاضل اور مدرس تھے، ان کو مشکوٰۃ شریف پڑھانے میں ایک مقام پر کچھ دقت محسوس ہوئی۔ ان کو خواب میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ کی مجلس میں تشریف فرما حضرات میں مولانا سردار احمد صاحب بھی شامل تھے۔ مولانا حامد بخاری نے حدیث کی وہ مشکل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولانا سردار احمد صاحب کی طرف اشارہ کیا چنانچہ انہوں نے حدیث پاک کی وہ علمی مشکل حل فرمادی اور انہیں اطمینان نصیب ہوا، جب صبح ہوئی تو مولانا حامد بخاری نے بخارا سے بریلی کا قصد کیا اور آپ کی خدمت میں آکر فیض حاصل کیا۔

(محدث اعظم پاکستان، از محمد جلال الدین قادری ج ۱، ص ۶۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## قلب مطمئن ہو گیا

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی شارح بخاری علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ طالب علمی کے دور میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے مسئلہ میں ایک گونہ تشویش رہتی تھی۔ ذہن عقلی دلائل کی طرف راغب تھا، علمائے کرام کے بیان کردہ دلائل سے تسکین نہیں ہو رہی تھی۔ ایک شب میں نے خواب میں حضور امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ساتھ وسیع میدان میں کھڑے دیکھا۔ پھر تینوں حضرات آسمان میں مغرب کی سمت جاتے ہوئے چمکتے نظر آئے۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے آگے چودھویں رات کے بے غبار چاند سے زیادہ منور نظر آ رہے تھے۔

یہ سیدی محدث اعظم رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی کرامت تھی کہ مسئلہ نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں میری عقلی تشویش کو دور کر دیا، اس کے بعد اس مسئلہ میں قلب مطمئن ہو گیا۔

(کرامات محدث اعظم ص: ۷۷ از مولانا محمد جلال الدین قادری)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## جھنگ بازار والی ہستی کا دامن نہ چھوڑنا

ماسٹر غلام یسین (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۲ء میں محکمہ بجلی میں ملازم ہو کر جب فیصل آباد متعین ہوا تو ایک دوست کے ہمراہ حضرت محدث اعظم کی تقریر سنی۔ آپ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا خطبہ جمعہ سن کر آئندہ کے لئے یہیں جمعہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی محبت دل میں بڑھتی گئی، جمعہ کے علاوہ میں گاہے گاہے بعد عصر مجلس عام میں حاضر ہونے لگا لیکن ابھی تک مکمل تعارف نہ کروا سکا۔ اتفاق سے ان دنوں ہمارے دفتر میں شامل مسجد میں پانی کی سپلائی کے لئے بجلی کی موٹر کا کنکشن لاہور سے منظور ہو کر آیا۔ اس منظوری کو لے کر میں حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت مسکرائے، تعارف ہوا اب روزانہ حاضری کی نوبت آگئی مگر ابھی تک بیعت کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ ایک بار دل میں شیطانی وسوسے پیدا ہونے لگے آخر کار ایک رات درود تاج شریف کا ورد کر کے سو گیا اور قسمت بیدار ہو گئی۔ فخر موجودات سرور کائنات حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم آپ کے ہمراہ ہیں آپ نے مجھے وضو کرنے کی ہدایت فرمائی، پھر تلاوت قرآن پاک کے لئے ارشاد فرمایا بعد ازاں حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”جھنگ بازار والی ہستی کا دامن نہ چھوڑنا“۔ صبح ہوئی

تو میں حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ کے حضور حاضر ہوا تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: رات کیسے گزاری؟ میں نے عرض کیا باطن میں تو آپ سے بیعت کر چکا ہوں اب صرف ظاہری آداب پورے کرنے باقی ہیں، کرم فرمائیے اور مجھے اپنے غلاموں میں شامل فرمالیجئے، اس کے بعد آپ نے مجھے شرف بیعت عطا فرمایا۔

(محدث اعظم، ص: ۸۶، از مولانا محمد جلال الدین قادری)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## دیرینہ آرزو پوری ہوگئی

ڈاکٹر محمد اسلم حال مقیم راولپنڈی بیان کرتے ہیں کہ لائل پور (فیصل آباد) کے قیام کے دوران میری عادت یہ تھی کہ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ جب بھی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر تشریف لے جانے کا قصد فرماتے تو آپ کا جوتا میں حاضر کرتا۔ ایک روز بارش کی وجہ سے آپ کی نعلین بھیک گئے، میں نے جیب سے رومال نکالا اور نعلین کو خشک کیا۔ یہ رومال میرے لئے تبرک بن گیا جن دنوں پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر تھادل میں رسول اکرم کی زیارت کی انتہائی تڑپ تھی، طبیعت اس تشنگی میں اکثر مضطرب رہتی تھی۔ ایک مرتبہ رات کو نماز عشاء کے بعد سر پہ عمامہ باندھا اور اس میں وہی مذکورہ رومال جس سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے نعلین کو خشک کیا تھا، باندھ دیا۔ مصلیٰ پر مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا اور درود شریف کا ورد شروع کر دیا، دل میں یہ تہہ کر لیا کہ جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ ہوگی نہ بیٹھوں گا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے کافی وقت گزر گیا اچانک اونگھ آگئی اور پتہ بھی نہ چلا کہ کب اور کیسے مصلیٰ پر گر گیا ہوں۔ اسی دوران سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرم فرمایا اور زیارت سے مشرف فرمایا۔ آپ بڑے جاہ و چشم سے تشریف فرما ہیں اور کسی کی آمد کے منتظر ہیں، چند ہی لمحوں کے بعد ایک باجمال و باکمال ہستی حاضر بارگاہ ہوئی۔ ایسا معلوم ہوا کہ آنے والے درباداتا حضور کی طرف سے

ہو کر آئے ہیں، یہ آنے والے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ تھے جو حضور اکرم کے سامنے بڑے مودب حاضر ہوئے جب بیدار ہوا تو رومال والی پگڑی سر سے الگ ہو چکی تھی اور اس جگہ پڑی تھی جہاں پر جمال جہاں آراء کا مشاہدہ کراتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔

(کرامات محدث اعظم ص: 26 از مولانا جلال الدین قادری)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## جامعہ رضویہ..... زندہ کرامت

جامعہ نظامیہ رضویہ اپنی تعلیمی، تبلیغی اور اشاعتی خدمات کی وجہ سے پاکستان ہی نہیں پوری دنیا میں مشہور و معروف ہے۔ اس کا قیام و ترقی حضرت محدث اعظم کے فیض و کرم کا نتیجہ ہے۔ تفصیل شارح بخاری حضرت علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے: لکھتے ہیں کہ میں دارالعلوم حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ میں مدرس تھا اور وہیں کرائے کے ایک مکان میں میری اقامت تھی ان دنوں حضرت محدث اعظم دربار داتا گنج بخش علیہ الرحمہ میں فاتحہ خوانی کے بعد اسٹیشن کی طرف جاتے ہوئے جب لوہاری دروازے کے قریب سے گزرے تو فرمایا: یہاں ایک رضوی مدرسہ بڑا موزوں ہے۔ میں نے سنا تو سہی مگر چنداں التفات نہ کی کیونکہ اس علاقہ میں نہ تو امام و خطیب تھا، نہ رہائش کا کوئی انتظام۔ اس علاقہ کے کسی شخص سے تعارف بھی نہ تھا ان اسباب کی بناء پر آپ کے فرمان پر پوری سنجیدگی سے غور نہ کر سکا۔

اتفاق سے چند روز بعد اندرون لوہاری دروازہ محلہ خراسیاں کی جامع مسجد کی امامت و خطابت میرے سپرد ہوئی اس مسجد کے جنوب میں ایک متروکہ جگہ بے کار پڑی تھی۔ حضرت موصوف کے ارشاد اشارہ پر عنکبوت نسیاں جالابن چلی تھی ایک شب خواب میں حضور امام انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس متروکہ جگہ تشریف فرما دیکھا۔ اور

اپنے آپ کو حضور کے عقب میں متواضع دیکھا۔ اسی ویران جگہ ایک حصہ میں کسی دوسرے موقع پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عربی میں اپنے آپ کو گفتگو کرتے دیکھا۔ اسی اثنا میں بھی قطعاً مدرسہ کا خیال نہ تھا، پھر تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ خیال آیا کہ یہاں ایک دینی مدرسہ ہونا چاہئے یہ ارادہ مصمم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب بھی مہیا فرمائے اور معمولی مزاحمت کے بعد کامیابی نصیب ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ویران جگہ علمی مرکز میں تبدیل ہو کر جامعہ نظامیہ رضویہ کے نام سے موسوم ہوئی۔

(حیات محدث اعظم، ص 270، 271، رضافاؤنڈیشن اندرون لوہاری گیٹ لاہور)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## زیاراتِ انبیاء علیہم السلام

حضرت فقیر نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ”عرفان“ حصہ اول میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی کچی مسجد ہے جس میں سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت فرما رہے ہیں اور چند انبیاء علیہم السلام اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے مقتدی بن کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ اس نماز میں ایسی لذت ہے کہ ہم سب انتہائی وجد و سرور میں ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا چکے تو ہمارے موجودہ طریقے کے خلاف دائیں بائیں پھر کر نہیں بلکہ اسی طرح بدستور قبلہ رخ کئے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا سے فارغ ہو چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جماعت میں صرف چند انبیاء علیہم السلام ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ میں مسجد کے باہر والے چبوترہ پر قبلہ رخ کھڑا ہوں اور دائیں سے تمام انبیاء علیہم السلام ایک قطار بنا کر میری جانب تشریف لارہے ہیں اور مجھ سے مصافحہ کر کے گزر رہے ہیں۔

اس طرح میں نے ہر نبی علیہ السلام کو حضرت شافع محشر آفتاب فضل و کمال صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے طفیل قدرت کی الگ الگ شان اور آن اپنی اپنی صفت کے علیحدہ علیحدہ  
 رنگ اور حسن و جمال کی جدا جدا چال اور حال میں دیکھا۔

(حیات سروری یعنی سوانح حیات سلطان الفقراء حضرت فقیر نور محمد سروری قادری قدس سرہ از فقیر عبد الحمید

سروری خلف جانشین حضرت فقیر نور محمد رحمۃ اللہ علیہ ص: 79-80)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے ملاقاتِ رسول

غوث الزمان سیدنا عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ماہ رمضان 1105ھ میں مدینہ منورہ میں تھا اور مجاور محمد الکبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حجرہ نبویہ (زادھا اللہ شرفاً و کرامتاً) کے دروازہ کے پاس بیٹھتا تھا۔ وہ مجھے بتاتے تھے کہ وہ حضرت صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیداری میں دیکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باتیں کرتے ہیں اور جن و بشر کے سرور و سلطان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات از علامہ امام یوسف بن اسماعیل بیہانی کا اردو ترجمہ ”فضائل درود“)

از مولانا حکیم محمد اصغر فاروقی صفحہ 43 مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

امیر ملت حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم حاجی عبداللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ بیسویں صدی کی دوسری دہائی تھی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے میں ہمراہ تھا۔ آپ بمبئی سے جدہ پہنچ کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ ہمارا قیام مدینہ منورہ میں ایام حج تک رہا، یہاں سے واپسی کے وقت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مواجہہ تشریف کے سامنے طلوع آفتاب کے بعد ہدیہ صلوة والسلام پیش کر کے اجازت رخصت کی استدعا کرتے رہے کہ آپ کو عالم بیداری میں حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک کا شرف حاصل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مولوی خیر المبین صاحب کو حیدرآباد دکن میں ہمارا سلام پہنچا دو“۔ اس حکم کی تکمیل میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مناسک حج ادا کرنے کے فوراً بعد پہلے جہاز سے بمبئی تشریف لے گئے اور وہاں سے حیدرآباد دکن جانے والی پہلی گاڑی سے سوار ہو کر حیدرآباد دکن پہنچے اور اسٹیشن سے تانگہ کے ذریعہ مولوی صاحب موصوف کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ نے مولوی صاحب کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور آپ کا یہ سفر دکن بھی پہلا تھا جو حضرت اشرف الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کی تکمیل میں کیا تھا۔ آپ نے مولوی صاحب کے مکان پر دستک دی ایک صاحب باہر آئے آپ نے ان

سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب گھر میں تشریف رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں“  
 پھر انہوں نے آپ کو مولوی صاحب کے پاس پہنچا دیا۔ آپ نے مولوی صاحب سے  
 فرمایا کہ حضرت ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مدینہ منورہ سے رخصت  
 کے وقت ارشاد فرمایا کہ ”مولوی خیرالمسبین صاحب کو حیدرآباد دکن میں ہمارا اسلام پہنچا  
 دو“ یہ سنتے ہی مولوی صاحب پر وجد طاری ہو گیا اور ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے  
 جب بہت دیر بعد ہوش آیا تو اٹھ کر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگی۔

(تذکرہ شاہ جماعت صفحہ 242 تا 243)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## شفاعطا فرمادی

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو عشق صادق تھا اس کو اپنے اور بیگانے سب ہی جانتے اور مانتے ہیں لیکن بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی رسائی و باریابی اور زیارت باسعادت کے شرف کا علم کم لوگوں کو ہے۔ یہ سعادت نا صرف آپ کو حاصل تھی انہوں نے جمال مصطفوی اپنی جاگتی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت امیر ملت نے خود اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ مصر کی راہ سے مدینہ منورہ میں حاضر ہوا۔ بمبئی سے مصر تک وضو اور استنجاء کے لئے میٹھا پانی نہ ملا، سمندر کا کڑوا پانی مسلسل استعمال کرنے کی وجہ سے سرین اور رانوں میں زخم ہو گئے اور جلد اتر کر اندر سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ خون کی وجہ سے کپڑے پلید ہو جاتے تھے۔ مدینہ منورہ میں دربار اقدس میں حاضر ہوا۔ مغرب کی نماز کے بعد عرض کیا کہ یہ تو میں جانتا ہوں کہ اس دربار میں حاضری دینے کے قابل نہ تھا۔ یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ مجھ کو حاضری نصیب ہوئی مگر بے وضو میں یہاں ٹھہر نہیں سکتا کہ یہ زخم ہر وقت جاری رہتا ہے۔ مجھے حضرت نبی القبلتین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان زخموں کو آب کوثر سے دھو ڈال (کوثر حرم شریف کے اندر ایک چھوٹا سا کنواں جو بر فاطمہ کے نام سے موجود تھا، فقیر ادھر گیا اور پانی پلانے والے سے ایک کوزہ لے لیا۔ پہلے تو یہ خیال آیا کہ یہ پانی

متبرک ہے اور زخم غلیظ، پھر خیال آیا کہ یہ تو میں حکماً کر رہا ہوں، چنانچہ میں نے ذرا پرے ہٹ کر ایک ران پر ایک چلو اور دوسری پر بھی ایک چلو لپ کر دیا اور نماز عشاء کے بعد گھر جا کر لیٹ گیا فجر کو اٹھا تو زخم کا کہیں نام و نشان نہ تھا، بدن آئینہ کی طرح چمک رہا تھا۔ اس وقت سے آج تک 63 سال ہوئے کوئی پھوڑا پھنسی اعضاء میں نہیں نکلی۔

(تذکرہ شاہ جماعت، تسوید و ترتیب پیر سید حیدر حسین شاہ، ص 239 تا 240۔ مکتبہ شاہ جماعت، میکلیکن

روڈ لاہور) (ملفوظات امیر ملت مطبوعہ حیدرآباد دکن صفحہ 16)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## دربارِ مصطفیٰ کی کھجوریں

حضرت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری نے فرمایا کہ 50 سال پہلے میرا ایک رفیق (پنجابی) رات کو حرم شریف میں شبِ باش ہوا۔ ترکوں کے زمانہ میں رات کو حرم شریف کے اندر رہنے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔ میرے ساتھ تین آدمی تھے، مجھے چار آدمی اپنے ساتھ رکھنے کی اجازت تھی میں نے اس سے کہا کہ چوتھا تو رہ جا۔ اس دن وہ روزہ سے تھا روزہ کھولنے کے بعد اس نے کھانا نہیں کھایا تھا اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد میرے ڈیرے میں آ کر کہنے لگا رات کو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔

پچھلی شب میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بھوک سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ اتنے میں سفید لباس والے ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ جھولی پھیلا، میں نے جھولی پھیلا دی تو انہوں نے میری جھولی میں کھجوریں جو سیر بھر ہوں گی، ڈال دیں۔ کہنے لگا میں نے پیٹ بھر کر کھا لیں میں نے کہا میرے لئے بھی دو چار کھجوریں رکھ لیتا۔ کھا چکنے کے بعد خیال آیا چشم دیدہ واقعہ کا انکار کفر ہے میں نے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی کھجوریں تجھے مبارک ہوں۔

(ایضاً ص 241 تا 242) (ص 16)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## تلاوتِ قرآن سے زیارت

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کوئی شخص اپنے سر کی آنکھوں سے بعالم بیداری کرے تو اسے صحابی قرار دیا جانا چاہئے مگر نہیں وہ اس سعادت کے باوصف صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صف میں شامل نہیں ہو سکتا کیونکہ صحابیت کے لئے یہ شرط ہے کہ دیدار بعالم ملک نصیب ہوا ہو جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب عالم ملکوت میں ہیں اور ہم عالم ملک میں پس اتحادِ عالم نہ ہونے کی بنا پر ایسا شخص صحابی نہیں کہلایا جاسکتا) سید علی و فارحتمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پانچ برس کا تھا اور ایک شخص کے پاس قرآن مجید پڑھتا تھا۔ ایک روز میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس حضرت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کرتے پہنے جلوہ افروز ہیں اور میں نے یہ سر کی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا پڑھ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورۃ الواضحیٰ اور الم نشرح پڑھ کر سنائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائب ہو گئے۔ جب میں 21 برس کا ہوا تو شہرِ قرانہ میں نماز فجر کے لئے تکبیر کہہ چکا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے سامنے تشریف لا کر مجھ سے مصافحہ فرمایا اور فرمایا: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ پس اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو خصوصی توفیق عطا فرمائی۔

(فتاویٰ ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ صفحہ 256)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## محبوبِ رسولِ کریم

محبوبِ الہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے 17 ربیع الثانی 725ھ کو دہلی میں وصال فرمایا۔ حضرت رکن الدین سہروردی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جب نعش مبارک کو قبر میں اتارا تو آپ نے وہاں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلوہ گرد دیکھا، اتنا اثر تھا کہ باہر تشریف لاتے ہی فرط تاثیر سے بے ہوش ہو گئے۔

(ہفتاد اولیاء از شاہ مراد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۱۳)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## ”رسول سر“ قبرستان

حضرت شیخ رکن الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے ان کا مزار بھی اسی قبرستان میں ہے۔ ان کی نسبت مشہور ہے کہ انہوں نے اپنے لیے اپنا روضہ، خود اپنی زندگی میں تعمیر کرایا تھا اور اسی موقع پر ان کو حضرت آقائے نامدار، رسول غمگسار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تھی۔ اس مقام کا نام ”رسول سر“ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ یہ مقام بہاولنگر میں ہے، چشتیاں سے پندرہ سولہ کوس ریگستان ”رسول سر“ کا یہ قبرستان ہے جہاں بڑے بڑے مقبول بزرگوں کے مزار ہیں۔

(ذکر کرام یعنی ریاست بہاول پور کے بزرگوں کے حالات از محمد حفیظ الرحمن حفیظ بہاول پوری صفحہ 32)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## دو صدیق

ایک مرتبہ حضرت مولانا شاہ محمد پسروری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت صدیق زماں خواجہ محمد صدیق (حضرت مولانا ہادی پاک رحمۃ اللہ علیہ) آلو مہار شریف (ضلع سیالکوٹ) کو باطنی تربیت دی تھی اور ان کے ظاہری علوم کے استاد بھی تھے، سیالکوٹ جا رہے تھے اور ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی خواجہ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ ان کے ہمراہ تھے، سواری کے لئے صرف ایک گھوڑی تھی جس پر شہر سے رخصت ہوتے وقت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سوار ہو گئے اور چونکہ کئی صاحبان کچھ فاصلے تک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑنے آئے تھے۔ اس لئے صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پاپیادہ آگے آگے جانے کو کہا اور دل میں یہ طے کر لیا کہ شہر سے باہر نکل کر ان کو بھی گھوڑی پر سوار کر لوں گا۔ آپ کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان شاق گزرا۔ پھر بھی آگے آگے چلنے لگے مگر روتے جاتے تھے کہ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں ایک پاکی چلی آرہی ہے، پاکی جب قریب پہنچی تو اس میں ایک ایسے بزرگ قبلہ رو بیٹھے نظر آئے جن کے چہرہ انور پر بوجہ نور نظر نہ جمتی تھی اور پاکی کے چاروں پائے ایسے چار اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین اٹھائے ہوتے تھے جن کے رخ بے جمال نہایت تابندہ تھے۔ آپ نے پاکی اور اصحاب کو دیکھ کر زونا بند کر دیا کہ اتنے میں اندر والے بزرگ نے اپنا دست مبارک دراز فرما کر آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا ”آؤ صدیق“ ان چار اصحاب میں سے ایک بزرگ نے عرض کیا میں بھی صدیق ہوں اور یہ بھی صدیق ہیں۔ اس پر ان بزرگ نے ارشاد فرمایا ”کہ تم اپنے زمانہ کے صدیق تھے اور یہ اپنے زمانہ کے صدیق ہیں“۔ آپ

پالکی کے ہمراہ کچھ دور چلے پالکی کی رفتار تیز تھی اور آپ کو کچھ ہوش باقی نہ تھا اور آپ رخ انور کی تابش اور اس قدر تیز چلنے کی وجہ سے بالکل از خود رفتہ ہو چکے تھے پالکی دفعتاً رک گئی اور ان بزرگ نے آپ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے آپ کی تسلی و تشفی فرمائی۔ پالکی پھر آگے بڑھ گئی اور آپ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور گرتے ہی ناک و منہ سے خون جاری ہو گیا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو احباب سے رخصت ہونے میں دیر لگ گئی، سڑک کے دونوں طرف خواجہ صدیق رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نگاہ دوڑائی مگر کہیں پتہ نہ چلا۔

دل ہی دل میں افسوس کر رہے تھے کہ اسی وقت کیوں نہ سوار کر لیا۔ سارا راستہ اسی جستجو میں طے ہو گیا جب آلو مہار کے قریب اس مقام پر پہنچے جہاں سے سیالکوٹ کی سڑک کو پگڈنڈی جاتی ہے تو دیکھا کہ حضرت خواجہ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ سڑک کے بیچ میں بے ہوش پڑے ہیں اور ناک و منہ سے خون جاری ہے۔

یہ دیکھ کر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پریشان ہو گئے۔ ان کو گھوڑے پر ڈال کر مکان پر پہنچے اور ہوش میں لانے کی تدبیر کی۔ کچھ دیر بعد جب ہوش میں آئے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اتنی جلدی چلے آنے اور بیہوش ہونے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے رکتے رکتے جو واقعہ پیش آیا تھا سنا دیا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب یہ علم ہوا کہ حضرت فخر کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین آپ کی اعانت کو تشریف لائے تھے اور اپنی زیارت و محبت و بشارت صدیقیت سے نواز گئے ہیں تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر بہت اثر ہوا اور اس واقعہ کے بعد آپ کی اور بھی زیادہ تواضع و دلداری کرنے لگے۔

(تذکرہ صدیق زمان حضرت خواجہ محمد صدیق قدس سرہ، مولف شیخ محمد صغیر حسن پرنسپل ایم اے ہسٹری،

اکناکس ص 126 تا 128)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## حجرہ حضوری

اسم گرامی ابوالقاسم اور لقب نورالحق تھا آپ پورے سندھ میں ”حضرت نقشبند صاحب“ کے نام سے مشہور تھے وصال شعبان ۱۱۳۸ھ کو ہوا مزار قبرستان مکی (یہ ٹھٹھہ کا وہ مشہور قبرستان ہے جس میں سندھ کے جلیل القدر علماء عظیم المرتبت صوفیاء بلند پایہ شعراء بے مثل مفکرین متعدد فرمانرواں سندھ اور مختلف اہل کمال و دانش محو استراحت ہیں) خانقاہ کے جس حجرہ میں آپ کا قیام تھا وہ ”حجرہ حضوری“ کہلاتا ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک رات عشاء کے بعد آپ کے حجرہ سے دو آدمیوں کے آہستہ آہستہ باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

خانقاہ کے درویشوں نے یہ سمجھا کہ شاید شہر کے عمائدین میں سے کوئی آیا ہے جس سے آپ باتیں کر رہے ہیں تھوڑی دیر بعد آپ حجرہ سے برآمد ہوئے اور تازہ وضو کیا اور خانقاہ کے ایک درویش سے فرمایا کہ حجرہ سے ہماری دستار لاؤ۔ وہ دستار لینے اندر گیا تو حیرت زدہ رہ گیا کیونکہ وہاں کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا کچھ دن بعد اس خادم نے اس روز کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ سرخیل پیغمبران عالم حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے اس وقت سے آپ کے حجرہ کا نام ”حجرہ حضوری“ ہوا۔

(تذکرہ صوفیائے سندھ از اعجاز الحق قدوسی صفحہ 60)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## معراج شریف کی برکت

حضرت سائیں توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا خواجہ محبوب عالم شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ شب معراج بڑے احترام و التزام اور عقیدت سے مناتے تھے۔ اہل ذوق کا مجمع ہوتا تھا آپ سبز دستار باندھ کر منبر پر تشریف رکھتے اور معراج شریف کا واقعہ نہایت محبوبانہ انداز میں بیان فرماتے جوں جوں رات گزرتی ذکر معراج شریف شباب پر آجاتا۔ یوں معلوم ہوتا کہ خواجہ صاحب اور مدینہ والی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حجابات اٹھ چکے ہیں اور سرور کونین اشرف الحقائق، طور التجلیات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہیں تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم خاص میاں برکت علی قریشی سکنہ چوندہ دیوی (ضلع امرتسر) ایک ایسی ہی محفل میں موجود تھے، دوران وعظ ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا ”وہ“ یہ کہنے ہی پائے تھے کہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرما دیا۔ صبح دریافت کیا بابارات کیا بات تھی انہوں نے عرض کیا کہ میں نے یہ دیکھا کہ حضرت فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تخت پر رونق افروز ہیں اور اپنے بازو آپ کے گلے میں ڈالے ہوئے فرما رہے ہیں کہ آپ جو بیان کر رہے ہیں بالکل صحیح ہے۔

بے ساختہ میری زبان سے نکلا ”وہ“ پھر آپ نے منع فرما دیا کہ بابا یہ تو عرصہ

دراز سے صدق الصادقین سرکار عرش و تار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنا معاملہ ہے۔ میں نے کبھی ظاہر نہ کیا۔ سالک کو بھی ایسا بے حوصلہ نہیں ہونا چاہئے۔ غرض خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس شب سے خاص مناسبت تھی اکثر فرماتے کہ اس محفل کی شمولیت تمام سال کی حاضری کے مانند ہے۔

(شب حسین بر عرش بریں المعروف بہ اسرار جمیل الی رب العالمین مصنفہ حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ محبوب عالم شاہ سید ولی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 10۳9 ناشر صاحبہ جزادہ صدیق احمد شاہ صاحب بمقام سید اشرف ڈاکخانہ قادر آباد ضلع گجرات)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## شرف الدین

حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ۷ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ بروز جمعۃ المبارک پیدا ہوئے اور شب جمعہ نویں محرم الحرام ۱۱۱۵ھ کو سرہند میں وصال فرمایا۔ اپنے والد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ثانی اور خلیفہ اجل تھے۔ خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت اپنے تیسرے بیٹے اور خلیفہ اجل حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب ”بہ عروۃ والوقی“ (۱۰۰۷ھ تا ۱۰۷۹ھ) سے فرمایا کہ اسی سال میرے وصال کے بعد تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ جو قرب الہی کے کمالات میں میرے برابر ہوگا آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ جس دن آپ پیدا ہوئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی اور فرمایا کہ یہ فرزند باپ اور دادا کی طرح تمام اولیاء اللہ سے افضل ہوگا اور اسے منصب قیومیت نصیب ہوگا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق نام محمد نقشبند کنیت ابوالقاسم اور لقب شرف الدین رکھا۔

(”جمال نقشبند“ از صلاح الدین نقشبندی مجددی بی ۱ ص ۱۸۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## دس محرم الحرام

ابوالحسنات قطب الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے حاجی محمد احسن رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۶ء میں شب شہادت محرم الحرام کی دس تاریخ بعد نماز عشاء درود شریف معمول کے مطابق پڑھ رہے تھے کہ دفعتاً انہوں نے دیکھا کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحن مکان میں رونق افروز ہیں اور یمن و یسار خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجمعین ایستادہ ہیں اور کنار مبارک پر امامین المشہدین حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاتون جنت سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھی ہیں۔ اس مشاہدہ سے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیر تک عالم بے خودی میں رہے۔

(رفع الوسوسة والاحتمال عن رویۃ النبی بعد الارتمال از ابوالحسنات قطب الدین احمد حکایت نمبر ۱۵ صفحہ ۶)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## نصاری کی دشمنی کا صلہ

انگریزی حکومت نے اس جرم میں مولانا محمد علی جوہر کو سزا دی تھی کہ وہ اپنے ملک کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے اور حکومت وقت کی نگاہ میں بے حد خطرناک تھے۔ مولانا جوہر کو بیجا پور جیل میں ایک روز دوپہر کے وقت بحالت نیم بیداری ایک دھندلا سا پر تو جمال تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آیا تھا۔ اللہ اکبر جس جمال کی زیارت خواب میں نظر آنا بڑے بڑے خوش نصیب اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں۔ ان کے دیدار سے بیداری میں مشرف ہونے کی خوش بختی کو کن الفاظ میں ظاہر کیا جائے۔ ہوشیار ہوتے ہی مولانا جوہر نے دو رکعت نماز بطور شکرانہ ادا کرنے کے بعد حسب ذیل اشعار موزوں فرمائے:

ہر آن تسلی ہر لحظہ تشفی ہے  
ہر وقت ہے دلجوئی ہر دم ہیں مداراتیں

کوثر کے تقاضے میں تسنیم کے وعدے ہیں  
ہر روز یہی چرچے ہیں ہر رات یہی باتیں ہیں

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت  
اک فاسق و فاجر ہیں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں  
بھیجیں ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

تنہائی کے سب دن تنہائی کی سب راتیں  
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں

(گنجینہ جوہر از دوست قدوائی۔ محراب ادب کراچی صفحہ ۲۱ تا ۲۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمًا

## تو زندہ ہے واللہ

حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوہروی (ہری پور ہزارہ سے قریب ایک میل دور چھوہر شریف ایک سرسبز و شاداب گاؤں ہے) (۱۲۶۲ھ تا ۱۳۲۳ھ) آپ کے وجود مبارک میں اللہ تعالیٰ کے عشق کی آگ ہر وقت بھڑکتی رہتی تھی۔ عالم یہ تھا کہ سینہ پر سات زخم ہو گئے تھے جن پر روزانہ ہلدی کو گھی میں تل کر زخموں پر لگایا جاتا تھا اور عبادت کا یہ عالم تھا کہ برف باری کے ایام میں، عشاء کی نماز کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے۔ منبع صدق و صفاتاً جدارِ ہل اتی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کی یہ کیفیت تھی کہ چونکہ امی تھے۔ جب کوئی آپ سے مسئلہ دریافت کیا جاتا اگر معلوم ہوتا بتا دیتے ورنہ فرماتے صبر کرو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کر کے جواب دوں گا۔

نہ آنکھیں بند کرتے نہ ہی مراقب ہوتے اور تھوڑی دیر بعد فرماتے کہ حضور بے نواؤں اور غریبوں کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کر لیا ہے۔ ایسا ایسا ہے، بعمر ۸۰ سال روزِ شنبہ بعد نماز مغرب یکم ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ بمقام چھوہر شریف وصال فرمایا۔ مصنف کتاب ہذا نے جب حاضری دی تو روضہ زیر تعمیر تھا۔

(تذکرہ علماء و مشائخ سرحد جلد اول از محمد امیر شاہ قادری صاحب سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ سید حسن شاہ

عظیم پبلشنگ ہاؤس خیبر بازار پشاور ص: ۱۸۳)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## دینی کتاب کی جلد بندی سے اکل حلال کا صلہ

حضرت شاہ ضیاء النبی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا جس قدر اقتدار بڑھا اسی قدر فروتنی زیادہ ہوتی گئی ایک روز ہاتھی پر سوار جا رہے تھے کسی شخص نے جلد باندھنے کو کہا۔ ہاتھی روک کر کتاب لے لی، مرض الموت میں طاقت نشست و برخاست نہ رہی تھی ایک روز یکا یک پلنگ سے اتر کر نیچے باداب بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ حضرت دانائے سبل ختم رسل مولائے کل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے اور اس پلنگ کو قیام سے مشرف فرمایا تھا تو مشک اور چادر تبرکاً رکھوادی۔ وہ تو مشک اور چادر آپ کی اولادوں میں برابر موجود چلی آتی ہے۔ اس واقعہ کے ۱۷ روز بعد ۱۳۱۵ھ میں رامپور (یوپی بھارت) میں وصال فرمایا بڑے پیر صاحب کے جھنڈے پر متصل دالان مسجد جانب جنوب خطیرہ میں دفن ہیں۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے۔

(تذکرہ کاملان رامپور صفحہ ۱۷۸)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## نماز اور درود

حضرت خواجہ محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد معصوم کے تیسرے بیٹے تھے۔ ولادت یکم شعبان ۱۰۳۷ھ بمقام سرہند۔ والدین کے بہت لاڈلے اور پیارے تھے والد ماجد آپ کو ”میاں حضرت“ کہہ کر پکارتے۔ مقامات معصومیہ از خواجہ صغیر احمد ہمشیر زادہ حضرت خواجہ عبید اللہ میں تحریر ہے کہ جب آپ سات برس کے تھے تو حضرت ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا گزر سندھ سے ہوا۔ انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ دل ایک پارچہ گوشت ہے قادر مطلق نے اس کو صفت گویائی عطا فرمائی ہے۔ اسی نے دل کو بھی یہ صفت عطا فرمائی ہے یہ جواب سن کر ملا سیالکوٹی کی تشفی ہو گئی۔ رمضان شریف میں دن میں ایک پارہ یاد کرتے اور رات کو سنا دیتے۔ اس طرح صرف ایک مہینہ میں قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ یوم جمعہ 19 ربیع الاول ۱۵۸۳ھ دہلی سے سرہند آتے ہوئے بمقام سنبھالکہ وصال فرمایا اور تدفین سرہند لاکر والد جاہ کے گنبد میں کی گئی۔ وصال سے قبل دریافت کیا کہ نماز کا وقت ہے۔ خادم نے عرض کیا ہے، آپ نے بعد تیمم پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ”السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کہا اور نماز کی نیت باندھ لی اور سجدے میں جاں بحق تسلیم کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ از مولوی خلیفہ محمد حسن نقشبندی مجددی مظہری صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۵۔ اللہ والے کی

دوکان کشمیری بازار، لاہور)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## یہاں بھی، وہاں بھی

کتاب ”لطائف سیریہ“ سے حضرت سید غلام حیدر علی شاہ جلاپوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک شخص حج کے لئے گیا۔ اونٹ پر سوار تھا جب میدان عرفات میں پہنچا تو وہاں حضرت مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرنے گیا کہ اس نے سنا تھا کہ وہ زمانہ حج میں عرفات کے میدان میں حج کے لئے جاتے ہیں۔ ناگاہ اس کی نظر حضرت مہاروی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی۔ دیکھا کہ ایک بزرگ برقعہ پوش آگے آگے جا رہے ہیں وہ مرید اونٹ لے کر اترا۔ قدم بوسی کی اور دریافت کیا کہ یہ برقعہ پوش کون بزرگ ہیں؟ فرمایا یہ حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس مرید نے عرض کیا کہ میری جانب سے التماس کیجئے کہ مجھے بھی اپنا جمال جہاں آرا دکھائیں۔ وہ کہتا ہے بموجب استدعا حضرت مہاروی رحمۃ اللہ علیہ حضرت نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا نقاب اٹھالیا۔ میں نے دیکھا کہ پیشانی مبارک آفتاب کی طرح درخشاں ہے۔ ابرو مبارک کے بال یا قوت کی طرح چمکدار اور دندان مبارک سفید تھے۔ دوسرے آثار ایسے تھے جو حد بیان سے باہر ہیں۔ پھر مجھ سے حضرت مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جلد اپنے مقام کو واپس چلا جا کہ یہ مقام خوف ہے۔ پس میں نے قدم چومے اور اپنے اونٹ کی طرف آیا۔ تاریخ، مہینہ دن اور وقت نوٹ کر لیا جب ہندوستان واپس آیا اور موضع کچی متصل بہاولپور پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اس دن ایک خاص جگہ سو رہے تھے۔

(”ذکر حبیب“ از ملک محمد دین ایڈیٹر رسالہ ”صوفی“ منڈی بہاؤ الدین، صفحہ ۲۷۶)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## کامل درود

حاجی ڈاکٹر نواب الدین رحمۃ اللہ علیہ ۸۵ برس کی عمر یا کر ۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو لاہور میں وصال فرمایا۔ آپ امرتسر کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ وٹرنری سرجن تھے طالب علمی کے دوران ہی حضرت میاں شیر محمد شر قپوری قدس سرہ سے بیعت ہو گئے تھے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ایک وظیفہ اور درود شریف پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جس کی وجہ سے آپ پر اس زمانہ میں جذب کی سی کیفیت طاری رہتی تھی ایک رات باغبانپورہ لاہور کی ایک مسجد میں بعد نماز عشاء چاندنی رات میں نہایت ذوق و شوق اور انہماک سے درود شریف پڑھنے میں مشغول تھے کہ دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت حبیب کردگار سرخیل مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تشریف لائے ہیں بحالت بیداری آپ نے اپنی مبارک آنکھوں سے ان بزرگوں کی زیارت کی۔ مصنف کتاب ہذا نے اس واقعہ کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے جناب چوہدری مظفر حسین ایم اے سے رجوع کیا تو وہ اس سے زیادہ نہ بتا سکے کہ والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت خوبصورت تھے لیکن چہرہ پر ہلکے چچک کے سے داغ تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھوں کی انگلیاں نیچے سے موٹی اور آگے سے پتلی (مخروطی) تھیں۔ یہ واقعہ غیر

مطبوعہ ہے ماہنامہ ”سلبیل“ لاہور کے سیرت مصطفیٰ نمبر اکبر ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۳۷ پر ڈاکٹر صاحب کی بابت یہ تحریر ہے کہ آپ کا روزانہ تین ہزار بار درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔ جس پر آپ زندگی کی آخری رات تک کار بند رہے۔ اس کی برکت سے آپ روزانہ مجموعہ حسنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے تھے یہ راز زندگی کے آخری ایام میں فاش ہوا جب آپ عالم اضطراب میں بار بار فرماتے تھے کہ جب میرے بستر کے ساتھ پیشاپ وغیرہ کے برتن رکھ دیے گئے ہیں اور طہارت کا پہلا سامعیا نہیں رہا۔ میں حضور سید البشر ہادی اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم ہو گیا ہوں ورنہ یہ دولت بیدار مجھے ہر شب حاصل تھی آپ درود حضری کا ان الفاظ میں ورد فرمایا کرتے تھے۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

یہ مختصر مگر نہایت جامع اور کامل درود شریف ہے میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے متوسلین کو اسی درود شریف کے ورد کی تلقین فرماتے تھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## تو زندہ ہے واللہ

حضرت شاہ ابوسعید معصومی مجددی رحمۃ اللہ علیہ رامپور میں ۶ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ کو پیدا ہوئے آپ کا نسب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے چھٹی پشت پر جا ملتا ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دوسرے بیٹے تھے۔ شاہ احمد سعید آپ کے فرزند اکبر تھے۔ جو ۱۲۱۷ھ میں رامپور میں پیدا ہوئے اور ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ کو مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرہند شریف کی خانقاہ میں ایام صیام میں تراویح کے وقت مشاہدہ ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعین گویا اس احقر کا قرآن مجید سننے کے لئے تشریف لائے ہیں اور بعد استماع تحمیں قرآت فرمائی۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص: ۲۳۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## آٹھ مرتبہ

ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ثانی حضرت خواجہ محمد سعید المشہور بہ خازن رحمۃ اللہ علیہ حرم نبوی (علی صاحباً صلوة وسلاماً) میں تحیۃ المسجد پڑھ رہے تھے کہ روضہ انور (علی صاحباً الصلوٰۃ والسلام) سے آواز آئی ”العجل العجل انا الیک مشتاق“ جلدی کیجئے میں آپ کا مشتاق ہوں“ آپ نے فرمایا کہ میں نے آٹھ مرتبہ ان ظاہری آنکھوں سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحالت بیداری دیکھا ہے۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص: ۲۰۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## خاتونِ جنت

کتاب ”لطائف سیریہ“ سے حضرت سید غلام حیدر علی شاہ جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک مرید واصل باللہ تعالیٰ حج کے لئے گیا اور وہاں سے مدینہ منورہ گیا۔ رات کے وقت جب لوگوں کو حرم شریف سے نکال کر حرم شریف کے دروازوں میں قفل لگا دیئے جاتے ہیں یہ مرید چھپ گیا آدھی رات کے بعد روضہ اطہر (علی صابہا صلوة وسلاماً) کا دروازہ کھلا دو نقاب پوش حرم شریف میں ٹہلتے ہوئے اس نخیل کے پاس آئے تو مرید جست لگا کر ان کے قدموں پر گر پڑا۔ وہ حضرت نبی الوری سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ فرمایا اے شخص تیرا پیر خوش تھا یعنی حضرت خواجہ محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ۔ پھر ارشاد فرمایا: اے شخص! جب تو واپس جائے تو ہمارا سلام ان سے کہنا جو برقع پوش علیحدہ ہو گیا وہ حضرت بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھیں۔

(ذکر حبیب، صفحہ: ۳۷۶)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## قبلہ عالم سیوطی وقت

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایک دن علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کا ذکر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا کہ انہیں ہر روز عالم بیداری میں حجاز کے درخشندہ آفتاب حضرت سرور دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی اور وہ نماز فجر کے بعد خلوت سے اس وقت تک باہر نہ آتے جب تک کہ انہیں یہ نعمت حاصل نہ ہو جاتی تھی۔ پھر فرمایا کہ اب بھی ایسے اشخاص موجود ہیں لیکن لوگ ایسے واقعات کے منکر ہو چکے ہیں۔

آپ ۱۲ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ کو بستی چوٹھالہ (مہار شریف) میں پیدا ہوئے اور مہار شریف ہی میں ۳ ذوالحجہ ۱۳۰۵ھ کو وصال فرمایا۔ نعلش مبارک موضع وتاج سرور (چشتیاں) لے جائی گئی جہاں آپ کا روضہ ہے آپ کا اصل نام بابل یا ببل تھا جس کو آپ کے مرشد حضرت مولانا فخر الدین فخر جہاں چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نور کر دیا تھا پہلے قرآن پاک حفظ کیا پھر لاہور سے دہلی جا کر تحصیل علم کے بعد حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور خلیفہ اعظم قرار دیئے گئے، بعدہ عرفان باطنی سے مالا مال ہو کر مہار شریف (پاک پتن سے ۳۵ کوس جانب مغرب واقع ہے) تشریف لائے بکثرت لوگ آپ کے فیض سے مشرف ہوئے۔ آپ کے بہت سے خلفاء تھے جن سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ خطہ پنجاب میں خوب پھیلا۔

(خلاصہ الفوائد یعنی ملفوظات حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ قبلہ عالم مرتبہ حکیم محمد عمر، ترجمہ از محمد بشیر اختر اللہ آباد۔ ڈسٹرکٹ رحیم یار خاں، بہاولپور ڈویژن صفحہ ۳۶ تا ۴۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## بادشاہی کی قیمت

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تیسرے بیٹے حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب بہ عروۃ الوثقیٰ کو دو روز کے لئے مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوة وسلاماً) میں اعتکاف کی اجازت ملی تھی۔ رات کے وقت جب سب لوگوں کو وہاں سے علیحدہ کر دیا گیا تو آپ مواجہہ شریف میں جا کر مراقب ہو گئے فرمایا کہ حضرت سیدنا و مولانا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ وسلم حجرہ خاص سے باہر تشریف لائے اور میرے اوپر نزول فرمایا اور اسی طرح تہجد کے وقت محسوس ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضہ سے باہر تشریف لائے اور با کمال عنایت مجھ سے بغل گیر ہوئے اس وقت مجھ کو الحاق خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک سے حاصل ہوا۔

حضرت شیخ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ بمقام سرہند شاہ جہاں کی بٹی روشن آرا نے تعمیر کرایا۔ نولاکھ افراد نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی اور بیعت ہوئے آپ کے دسترخوان پر چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے ایک بار دکن تشریف لے گئے اور نگ زیب عالمگیر کی شہزادگی کا زمانہ تھا بارہ ہزار روپے کی تھیلی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے قبول فرمائی اور سلطنت کی بشارت دی۔ جب اورنگ زیب عالمگیر تخت نشین ہوئے تو ان کی بہن روشن آرا کو کہا کرتی تھی کہ میرے بھائی نے توبارہ ہزار روپے میں سلطنت خریدی ہے۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۴۱)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## تشریف آوری اور موت

شاہ نور محمد حموی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے انتقال کے وقت سید شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ اول بھی سید اور آخر بھی سید ہیں اور اسی وقت سید شہاب الدین سے پوچھا کہ تشریف لیے آئے؟ عرض کیا کہ ہاں تشریف لے آئے پھر چادر چہرے پر لے کر عالم بقا کو کوچ فرمایا۔ تجہیز و تکفین کے بعد مریدین نے سید شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت رحلت کے وقت کس بزرگ کی آمد کے منتظر تھے۔ جواب دیا حضرت رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منتظر تھے۔ آپ کے تشریف لاتے ہی انتظار باقی نہ رہا اور وصال فرما گئے۔

(محبوب التواریخ حصہ سوم ص: ۱۱۰۲) (تذکرہ اولیاء دکن جلد دوم ص: ۱۱۰۲)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## اعلیٰ حضرت کا پیرخانہ

”گلشن ابرار“ اور ”آثار احمدی“ میں درج ہے کہ ایک پشاوری باکمال درویش نے حضرت سید حمزہ شاہ قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک درود نذر کیا۔ آپ نے اسے پسند فرما کر رکھ لیا، اسی شب عالم واقعہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے اٹھو اور درود شریف پڑھو۔ شاہ صاحب اسی وقت بیدار ہوئے، غسل فرمایا عطر ملا اور چراغ روشن کر کے درود شریف کا ورد شروع کیا، ہنوز درود شریف ختم نہ ہوا تھا کہ جمال جہاں آرائے نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نصیب ہوا اور شاہ صاحب نے سر کی آنکھوں سے حضرت نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ شاہ صاحب کھڑے ہو گئے اور بقیہ اوراد درود شریف کے پورے کئے بعد درود شریف تمام ہونے کے شاہ صاحب کے پاس حضرت شاہ امم سیدنا صادق الوعد الدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت رہے کہ شاہ صاحب نے دس اشعار بھی مناسب وقت موزوں کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا دیئے آپ نے ان اشعار کو بہت پسند فرمایا اور شاہ صاحب کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرما کر تشریف لے گئے۔ وہ موثر درود شریف معہ ان اشعار کے اسی اثر کے ساتھ مارہرہ (یوپی بھارت) میں سجادہ نشینان درگاہ عالیہ برکاتیہ کے دعا خانوں میں آج بھی موجود ہے اور شاہ صاحب کی وصیت

کے بموجب سوائے فرزند ان امین اور کسی کو تعلیم نہیں کی جاتی۔

”کاشف الاستار“ جیسی معرکہ الآراء کتاب شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔

۱۱۹۸ھ میں وصال پایا۔ آپ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا پیر تھے آپ کو بدعات سے سخت نفرت تھی۔

(برکات مارہرہ مولفہ حضرت طفیل احمد صدیقی ص: ۵۸۳۵۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## جسم تروتازہ

حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کئی مرتبہ بحالت خواب و بیداری تاجدار کون و مکان سردار پیغمبر اہل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہوا۔ اندرون پاک گیٹ ملتان شہر میں آپ کا روضہ ہے۔ آپ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ۹۵۲ھ میں اوج شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دور میں قزاقوں نے تباہی مچائی ہوئی تھی۔ ہاتھی پر سوار جاتے تھے کہ ایک ڈاکو نے تیر مار کر شہید کر دیا۔ بھمر ۵۸ سال ۲۳ شعبان ۱۰۱۰ھ پندرہ سولہ برس بعد اوج سے ملتان لغش منتقل کی گئی تو جسم بالکل صحیح سرام اور تروتازہ تھا ہزار ہا لوگوں نے جس کی زیارت کی۔

(اولیائے ملتان از فرحت ملتانی کتب خانہ حاجی نیاز احمد۔ اندرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر ص: ۷۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمًا

## روشن دروازے

حضرت شاہ باجن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا نام شیخ بہاؤ الدین چشتی تھا۔ ۷۹۰ھ میں پیدا ہوئے حضرت مولانا احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے جو حضرت بہیل زید بن خطاب برادر امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند تھے۔ اکثر اوقات علم حدیث میں جو عقدہ مشکل حل نہ ہوتا تو سرور کائنات فخر موجودات، جامع لغات، مجمع حسنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عالم واقعہ میں حل کر لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر آدھی رات کو روضہ منورہ (علی صاحباً صلوة وسلاماً) پر حاضری دوں تو دروازے حرم شریف کے روشن ہو جاتے تھے۔

(تواریخ الاولیاء جلد دوم از امام الدین ص: ۴۹۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## احتکار منع ہے مگر.....

حضرت میر سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے چند احادیث عالم واقعہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہیں۔ قصہ یوں ہوا کہ مولانا شمس الدین مجاور مکہ معظمہ اپنے شیخ کے لئے غلہ خریدتے تھے اور فرماتے تھے کہ لوگ ان کو محسّر کہتے ہیں اور احتکار فقہا کے نزدیک ممنوع ہے۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم واقعہ میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہے جو مخلوق کہتی ہے محسّر وہ ملعون ہے اگر نقصان پہنچا دے جبکہ یہ اپنے پیر کی خدمت کے لئے غلہ جمع کرتا ہے ہر مرد کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

آپ کے ملفوظات ۱۳۰۹ھ میں شائع ہوئے، آپ کی ولادت شب جمعہ المبارک شعبان ۷۰۷ھ میں ہوئی اور بروز چہار شنبہ یوم عید الاضحیٰ ۸۵/۱۳۸۴ء میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک اوچ (سابق ریاست بہاولپور، پاکستان) میں ہے۔

(حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات جلد اول ص: ۳۷۰)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلْمٍ

## مقامِ وصال

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتِ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جن دنوں میں گوگا بروں میں خانقاہ شیخ امین الدین رحمتہ اللہ علیہ میں تھا تو ان کے بھائی امام الدین رحمتہ اللہ علیہ کے پاس چند طالبین ہندوستان کے اور دوسرے ملکوں کے خلوت میں مشغول تھے۔ ایک عزیز نوجوان عراقی خلوتی حجرہ خلوت سے خدمت میں شیخ امام الدین رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اب تو نزدیک پہنچ گیا کہ مقام وصال ہو جائے۔ جب وہ چلا گیا تو میں اس کے حجرہ میں گیا اور پوچھا عزیز ی تو نے حضرت نگار حرم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے یا بیداری میں، اس نے کہا میں نے بیداری میں دیکھا ہے اور بغور دیکھا ہے۔

(ایضاً ص ۳۷۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلَامٍ

## محبوبِ الہی

جب محبوب الہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد گرامی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک بمقام پاک پتن تعمیر کرانا شروع کیا تو جہاں بہشتی دروازہ بنا دیا گیا ہے اس جگہ آپ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت بحالت بیداری ہوئی تھی اس واقعہ کے بعد سے صرف مشرقی دروازہ زائرین کے لئے کھلا رکھا گیا اور جنوبی دروازہ بند کر دیا گیا۔ جو اب صرف عرس کے موقع پر ۵ محرم الحرام کو کھولا جاتا ہے جس میں سے چند گھنٹہ کے اندر ہزار ہا کی تعداد میں زائرین گزر جاتے ہیں۔

(تذکرہ صدیق زماں از پرنسپل صغیر حسن، ص: ۳۵) (پاک و ہند کے عرسوں اور عوامی میلوں کے مختصر اور

جامع حالات یعنی عرس اور میلے) از امان اللہ خان ارمان سرحدی، ص: ۱۳۹) انوار اصفیاء ص: ۲۰۶ مرتبہ ادارہ

تصنیف و تالیف شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور۔)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## شانِ مجدد الف ثانی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حجۃ اللہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ورود فرمایا اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی مع اخلاف کرام حاضر ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پوتے حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی چومی۔ (حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۲۱۶)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## سید محمد مدنی کون؟

حضرت شاہ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ فرزند اکبر حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ ایک روز آپ کے والد ماجد نے آپ سے فرمایا کہ سید محمد مدنی کے پاس جاؤ۔ جب آپ حرم نبوی (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں داخل ہو کر قریب روضہ مطہرہ نبویہ (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پہنچے تو خود حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے اور دریافت فرمایا کہ کہاں جاتے ہو۔ آپ نے عرض کیا کہ سید محمد مدنی کے پاس جاتا ہوں۔ اس پر آفتاب ہدایت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سید محمد مدنی تو میں ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پس آپ وہیں سے واپس آگئے۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص ۳۴۲)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## سب آ جاؤ

ایک روز مخدوم سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد غوث حسینی جلی ارچی رحمۃ اللہ علیہ صبح کی نماز کے لئے اٹھے، جب وضو سے فارغ ہو چکے تو گھر کے آدمیوں کو آواز دی کہ سب بیدار ہو جاؤ اور سعادت کو نین حاصل کر لو۔ جب تک سب بیدار ہوئے وہ کیفیت ختم ہو گئی۔ جب اہل خانہ آپ کی خدمت میں آئے، آپ نے فرمایا: اس وقت مجھ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیداری میں اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمایا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ تم بھی اس نعمت عظمیٰ اور عطیہ دارین سے مشرف ہو جاؤ مگر تم نہ آسکے اور وہ کیفیت ختم ہو گئی۔

(ریاض الفقہ معروف بہ ”دفتر حقیقت“ دوسرا گلزار ص: ۱۸۳)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## علامہ قسطلانی کی شان

علامہ احمد بن قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت آقائے نامدار سرکارِ دولت مدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بحالت بیداری زیارت کی، حضرت رحمت عالم نور مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا کہ اے احمد حق جل شانہ تیرے ہاتھ کو تھامے۔

(اشعۃ اللمعات جلد ۳، ص: ۶۴۰)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## مصافحہ ہر نماز کے بعد

شیخ ابوالمسعود قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز کے بعد حضرت صاحب الکلام  
والحکم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کرتا تھا۔

(اشعۃ المعانی جلد ۳ ص: ۶۳۹) دعوت ارواح از محمد ارشد قادری اسلامک فاؤنڈیشن لاہور، ص: ۲۱۶)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## ہم چلے آئے

شیخ ابن ثابت رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ تھے جو مکہ مکرمہ رہتے تھے۔ ۶۰ سال تک مدینہ شریف حضرت سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک کے لئے تشریف لاتے رہے۔ زیارت مبارک کے بعد ہر سال واپس چلے جاتے تھے، ایک سال کسی مجبوری کے وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ نیم بیداری کے عالم میں اپنے حجرہ میں بیٹھے تھے کہ حضرت شفقت مجسم سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ابن ثابت تم ہماری ملاقات کونہ آئے اس لئے ہم تم سے ملنے آئے ہیں۔“

(تجلیات مدینہ، ص: ۱۱۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## مشکوک برتن

شیخ فرید الدین بن ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ ہر شب جمعۃ المبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی نیاز پکا کر درویشوں کو کھلاتے تھے۔ ایک دن خادم نے نادانستگی میں گھر سے برتن لا کر طعام کے لئے استعمال کیے۔ جب رات گزر گئی تو شیخ فرید الدین بادل فریں و چشم گریاں حجرہ سے باہر آئے۔ ایک خادم نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ آج رات میں نے حضور سرور عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلاف معمول حجرہ سے باہر کھڑے دیکھا۔ میں نے بڑھ کر باادب تمام سلام عرض کیا کہ میری بد قسمتی ہے کہ آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حجرہ تاریک کو منور نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اندر آنے میں رکاوٹ ہے۔ شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً وہ برتن باہر نکلوا دیا اور دوسری شب جمعہ پہلے سے دگنا کھانا پکا کر خواجہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح ایثار کیا۔

(تاریخ جلیلہ از غلام دستگیر نامی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۸۲)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## سنتِ اہل بیت

خاتم اولیاء شیخ الكل محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ھ بروز پیر اندلس (اسپین) کے مشہور شہر ”مرسیہ“ میں پیدا ہوئے۔ آپ حاتم طائی کی نسل سے ہیں جو عرب ہی میں نہیں پوری دنیا میں اپنی سخاوت کے لئے مشہور ہے۔ ۵۹۸ھ م ۱۲۰۲ء کو اندلس سے ترک وطن کیا شب جمعہ بصرہ ۷۸ سال ۲۸ ربیع الآخر ۶۳۸ھ م ۱۲۴۰ء کو دمشق میں وصال فرمایا۔ اپنی مشہور تصنیف ”فتوحات مکیہ“ میں لکھتے ہیں کہ ایک بار ایام جوانی میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک معمر بزرگ فرشتہ صورت خواب میں دکھائی دیئے اور فرمایا کہ کتنے روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت کو بجا لاؤں۔

میں نے اس ہدایت کے مطابق چھ ماہ تک برابر مخفی طور پر روزوں کا اہتمام کیا۔ اس اثناء میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر کھلے۔ بعض گزشتہ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں ایک مرتبہ عالم بیداری میں حضرت بانی اسلام علیہ الوفاء والصلوٰۃ والسلام کو مع حضرت علی و حضرت حسین و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دیکھا غرض بزرگوں سے ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بہت طویل ہے۔

(فتوحات مکیہ عربی ج: ۳، ص: ۶)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## دربار رسالت میں حاضر کر دیا

چکوال ضلع جہلم کی طرف کے پیر سیدن شاہ رحمۃ اللہ علیہ (سکنہ پنڈ سوکہ) حضرت خواجہ سید غلام حیدر علی شاہ جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۰۸ء) کے مرید تھے۔ خلافت ان کے فرزند حضرت ثانی خواجہ محمد مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۰۷ء) سے پائی تھی ایک بار راقم سطور کو انہوں نے بتایا کہ جلال پور شریف میں جناب ابوالبرکات سید محمد فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۶۶ء) کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ اپنے محل شریف میں سجادہ نشین تھے۔ فرمایا شاہ جی مسجد کے اندر جائیں، میں فوراً چلا گیا۔ اندر داخل ہوا تو سبحان اللہ خوبی قسمت کا کیا کہنا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربار لگا ہوا تھا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین موجود تھے، حضرت خواجہ پیر غلام حیدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور خود حضرت سید محمد فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں موجود تھے۔ بحالت بیداری دیدار اور قدم بوسی کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی میں دربار میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ بیٹھ گیا۔ پیر سیدن شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ اس کے بعد قلبی کیفیات روز بروز متغیر ہوتی چلی گئیں اور ایک لخت یقین کا درجہ بڑھ گیا مرشد کامل نے روحانی ترقی کے لئے دربار رسالت (زید شرفاً) میں حاضر کر دیا تھا۔

(اقتباس از مقالہ ”پاک اور منزہ روہیں“ نوشتہ جناب ڈاکٹر ملک عبدالغنی ایم اے۔ پی ایچ ڈی۔ در رسالہ

سلسبیل۔ لاہور بابت ماہ اگست ۱۹۷۰ء)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## ابن عربی

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے خود لکھا ہے کہ میں نے کئی بار بیداری اور خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتویٰ دریافت کیا۔ آپ کی ۵۰۰ سے زائد تصانیف ہیں جن میں بیشتر تصوف پر ہیں۔ آپ کی دو تصانیف فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ پر بہت لعن طعن اور لے دے ہوئی ہے جس کی وجہ اصطلاحات سے ناواقفیت، معانی اور حقائق کا دقیق ہونا، کورانہ تقلید اور تعصب ہے۔

(فتوحات مکیہ جلد چہارم ص: ۵۵۲) (مقالات مرضیہ المعروف بہ ملفوظات مہریہ سے ص: ۲۱)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## شہیدِ محبت

علامہ شیخ محمد بن طاہر محدث پٹنی رحمۃ اللہ علیہ کو ۶ شوال ۹۸۶ھ کو شہید کیا گیا شیخ یحییٰ مجذوب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واقعہ والے دن مکہ معظمہ کے بازار میں پٹن کے برہان خان بوہرہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ تم مولانا طاہر ہندی رحمۃ اللہ علیہ کو جانتے ہو؟ جواب دیا: ہاں۔ مجذوب نے ان کا ہاتھ چھوڑ کر چلنا شروع کر دیا۔ خان نے اس سے سوال کرنے کی وجہ دریافت کی مجذوب نے کہا اس گھڑی میں نے دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایک شخص بیٹھا ہے میں نے عرض کیا اے گنہگاروں کی جائے پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون شخص ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مولانا طاہر پٹنی جنہوں نے ہماری محبت میں جان دی۔ خان بوہرہ نے یہ خبر سن کر لوگوں میں مشہور کر دی۔ بعض لوگوں نے تاریخ لکھ لی بعدہ مجذوب کی بات کی تصدیق کی گئی جو بالکل درست نکلی۔

(تذکرہ علامہ شیخ محمد بن طاہر محدث پٹنی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ رسالہ مناقب مولفہ شیخ عبدالوہاب متونی)

۱۰۸۶ھ اردو ترجمہ از پروفیسر مولانا سید ابوظفر احمد آبادی ص ۱۰۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## دیوبندی فکر کریں

حضرت خواجہ غفور احمد صاحب دیار حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آخری قسط میں فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے دوران قیام چھ روز مجھے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت حاصل رہی۔ مولانا نے ان ملاقاتوں کے دوران ایک دن فرمایا۔ ”ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس زندگی کا ہمیں شعور اور ادراک نہیں۔“ پھر فرمایا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مہمانوں کے آرام کا خود خیال رکھتے ہیں اور اپنے خاص امتیوں کے قیام و آسائش کی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فکر ہوتی ہے۔ یہاں مدینہ طیبہ میں آپ ہی کا حکم چلتا ہے اور آپ خود ہی فیصلہ فرماتے ہیں کہ آپ کا کون سا مہمان کہاں قیام کرے گا۔ میں نے اپنی ان آنکھوں سے بڑی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ انتظام کرتے اور اس کا حکم دیتے دیکھا ہے۔ کیا قسم کھا کر یہ الفاظ دہراؤں؟ یہ سن کر خواجہ صاحب کانپ اٹھے اور عرض کیا: ”نہیں! حضرت میں یقین کرتا ہوں۔“

اس کے باوجود اللہ کی قسم کھا کر مولانا نے وہی الفاظ دہرائے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں پہلے ہی جان گیا تھا کہ مولانا بڑے عالی مرتبت بزرگ ہیں لیکن اس بات کے بعد تو شک کرنا ظلم اور گناہ ہوتا۔ یہ گفتگو اپریل ۱۹۶۵ء کی ہے اسی سال ۱۲۹ اکتوبر بمطابق ۳ رجب ۱۳۸۵ بروز جمعہ حضرت نے مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق جنت البقیع میں جگہ پائی۔

(ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور جولائی ۱۹۸۱ء۔ ص: ۱۰۸ تا ۱۰۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## میاں میر قادری کے خلیفہ

حضرت میاں میر لاہوری قدس سرہ العزیز کے بہت سے خلفا تھے جن میں خلیفہ اعظم ملا شاہ (پیر ملا شاہ بدخشانی قادری رحمۃ اللہ علیہ) تھے رات بھر مشغول عبادت رہتے تھے۔ ”لسان اللہ“ کے معزز لقب سے مشہور تھے کبھی گھر میں کچھ نہ پکا، کبھی غسل کی حاجت نہ ہوئی، عشاء کے وضو سے فجر ادا کرنا معمول تھا۔ آپ نہ سوتے تھے نہ عورت رکھتے تھے۔ اصل نام شاہ محمد تھا، بدخشاں میں پیدا ہوئے تھے، ابتدا شباب میں کشمیر میں آگئے تھے۔ لاہور کی گرمی ناقابل برداشت تھی پس مرشد کی اجازت سے موسم گرما میں کشمیر چلے جاتے تھے جہاں دامن کوہ میں آپ کے لئے شاندار خانقاہ تعمیر کرا دی گئی تھی۔ غیر معمولی ریاضتوں کی وجہ سے آپ کی شخصیت میں غیر معمولی کشش اور بات میں بڑی تاثیر پیدا ہو گئی تھی۔ ۱۶۶۰ء میں مستقل طور پر لاہور آئے اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور ۱۱ اکتوبر ۱۶۶۹ء/ ۲۰/ ۱۰ھ میں وصال فرمایا اور مرشد کے برابر دفن کئے گئے۔ حالت یہ تھی کہ جسے چاہتے معلم اعظم نوع بشر، خلاصہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی زیارت چشم ظاہر سے کرا دیتے تھے۔

(ہفتاد اولیاء (سیر الاخیار بھی جس کا نام ہے) از علامہ شاہ مراد سہروردی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ: ۴۱۱)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## شانِ غوثِ اعظم

حضرت غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن منبر پر خلق کو تذکیر و واعظ فرما رہے تھے، عین دوران وعظ آپ منبر پر سے اترے اور آخری سیڑھی پر شرکائے مجلس کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے منہ منبر کی جانب کر کے باادب سر جھکا دیا اور وعظ سے رک گئے۔ اہل مجلس حیران تھے۔ آپ کے ایک راز دار نے وجہ دریافت کی کہ اثناء وعظ میں آپ منبر سے اتر پڑے۔ آخری سیڑھی پر بیٹھ گئے اور خاموش رہے، بارہا آپ نے وعظ فرمایا مگر ایسا واقعہ پہلے کبھی پیش نہ آیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور سید کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ منبر پر تشریف لائے اور جلوہ افروز ہو گئے۔ میری کیا مجال تھی کہ حضرت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر بیٹھتایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب پشت کرتا۔ میں اتر آیا، میری کیا مجال تھی کہ میں حضرت سید موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بات کرتا یا وعظ کہتا اس لئے خاموش ہو گیا غرض یوں آپ حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

(الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المحموم یعنی حضرت مولانا مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات مبارکہ کا اردو ترجمہ جسے حکیم غلام محبوب سجانی قریشی ملتانی نے سید الیکٹرک پریس و مطبع صدیقیہ ملتان سے ۱۳۷۷ھ میں شائع کیا، ص: ۶۸۹-۶۹۵ جلد دوم)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## مجلسِ غوثِ اعظم

شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کئی بار حضرت نبی مکرم نور مجسم فخر نبی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی اور یہ زیارت بحالت بیداری تھی۔

بجۃ الاسرار ص: ۹۵ (قلائد الجوارح ص: ۷۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## شانِ امام سیوطی دیوبندی کی زبان

علامہ انور شاہ کاشمیری دیوبندی لکھتے ہیں کہ حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کبھی وجود مثال کے ساتھ خواب میں جلوہ افروز ہوتی ہے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیداری میں جلوہ افروز ہوتے ہیں میرے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیداری میں دیدار ممکن ہے جیسے کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحالت بیداری میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند احادیث کے بارے میں دریافت کیا اور ان کی تصحیح فرمائی اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے مع آٹھ ساتھیوں کے حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بخاری شریف پڑھی اور دعا بھی تحریر فرمائی جو صحیح بخاری کے ختم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی تھی۔

(فیض الباری، جلد ۱، ص: ۲۰۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## جو دم غافل سو دم کافر

اصحاب فتح کے لئے بیداری میں مشاہدہ ذات نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اختیاری بات نہیں رہتی بلکہ اگر وہ اس سے غافل ہونا چاہیں تو نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ امام احمد عباس مری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال گزر گئے کہ میں اس عرصہ میں کبھی بھی حضرت سید القائدین صلی اللہ علیہ وسلم سے حجاب میں نہیں رہا اور اگر ایک لمحہ کے لئے بھی حجاب میں آ جاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھوں تو میں اپنے آپ کو مسلمان شمار نہ کروں۔

(لوائح الانوار فی طبقات الاخیار جو بالعموم طبقات کبریٰ کے نام سے مشہور ہے از امام عبدالوہاب شعرانی

رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مصر جلد دوم ص: ۱۳) (الحادی للفتاویٰ جلد ۲ ص: ۴۳۳) خزینۃ معارف حصہ دوم ص: ۴۱۵، (انوار

العارفین ص: ۸۲۹ تا ۸۳۰)

شیخ عبداللہ بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۳ھ کے زمانہ میں تھے۔ آپ کو سیدنا خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بحالت بیداری ہوئی تھی۔

(لوائح الانوار ص: ۱۷۶، جلد ۱)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## امام رازی کے پیر بھائی

شیخ صدرالدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن سماع میں شیخ سعد الدین حموی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حاضر تھے، شیخ سعد الدین حموی رحمۃ اللہ علیہ نے سماع کے دوران اس صفحہ (چبوترہ) کی طرف منہ کیا جو اس مکان میں تھا اور پورے ادب سے کھڑے ہو گئے اس کے بعد اپنی آنکھیں چھپالیں اور آواز دی کہ صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہیں؟ جب شیخ صدرالدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ سامنے آئے تو ان کے ساتھ آنکھیں کھولیں اور فرمایا کہ حضرت بنی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس صفحہ پر تشریف فرما تھے میں نے سوچا کہ وہ آنکھیں جو ابھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال مبارک سے مشرف ہوئی ہیں ان کو تیرے منہ پر کھولوں شیخ سعد الدین حموی رحمۃ اللہ علیہ سے کمال درجہ محبت تھی بڑے عالم فاضل اور متقی تھے۔ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کے خلفا سے تھے۔

وفات بروز عید الاضحیٰ ۶۵۰ھ بھرم ۶۴ سال ہوئی قبر مبارک بحر آباد میں ہے ایک مرتبہ حالت وجد میں ۱۳ روز بیہوش، بے آب و دانہ پڑے رہے۔ جب ہوش میں آئے ذرہ برابر بھی جسم کی خبر نہ تھی۔

(شرح فصوص الحکم از موید الدین جنیدی رحمۃ اللہ علیہ) تواریخ الاولیاء ج ۲ ص ۴۱۰ از امام الدین

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## وسیلہ

فقہیہ علی بن عبداللہ الصباغی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ حضرت سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے عشق درجہ محبت تھی اور تمنا تھی کہ شیخ کی محبت میں موت اور اورا نہی کی جماعت میں حشر ہو جب دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب مرنے کا وقت قریب آ گیا ہے تو بیوی سے یہ کہہ کر کہ میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فاس جاتا ہوں تاکہ وہیں وفات پاؤں۔ صباغات چھوڑ کر اور اہل وطن سے رخصت ہو کر آستانہ شیخ پر آپڑے اور بیمار ہو گئے۔ شیخ نے وصیت کرنے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری کا حکم دیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر رکھ کر تیمارداری کی جب وقت آ کر آیا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکان میں تشریف فرما تھے اور علی بن عبداللہ بالا خانہ پر تھے، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابھی علی کو حضرت فخر کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی ہے یہ سن کر سب بالا خانہ میں علی بن عبداللہ کے پاس آئے تاکہ معلوم کریں۔ دیکھا تو ان کی زبان بند ہو چکی تھی پھر بھی لوگوں نے حضرت شیخ کا قول دہرایا وہ سمجھ گئے اور سر ہلا کر کہا: ہاں سچ ہے اور مسکرا دیئے اور اس کے بعد برابر مسکراتے رہے یہاں تک کہ روح پرواز کر گئی۔ بعدہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس پر رحم کیا اگر یہ صباغات میں ۹۰ سال اور زندہ رہتا تو بھی جس حال میں مرا ہے وہ حاصل نہ کر سکتا۔

(خزینہ معارف حصہ اول، ص: ۳۶ تا ۳۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## مشاہدہ فتح و فکر

کسی شخص نے حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا کہ کوئی بزرگ مریدوں کے ساتھ بیٹھے ذکر میں مشغول تھے۔ کہ ان میں سے ایک شخص کا رنگ بدل گیا اور حالت دگرگوں ہو گئی اور اس نے اپنی نشست کو بھی بدل لیا کسی نے سبب پوچھا تو کہا ”خبردار ہو جاؤ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں موجود ہیں“ اس کی مراد یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت وہاں موجود تھے اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ کیا تھا۔ حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ مشاہدہ جو اس شخص کو حاصل ہوا مشاہدہ فتح تھا یا مشاہدہ فکر؟ حضرت دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مشاہدہ فتح نہ تھا بلکہ مشاہدہ فکر تھا۔ گو مشاہدہ فکر کا درجہ مشاہدہ فتح سے کم ہے لیکن اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جس کا ایمان خالص، محبت پاک اور نیت سچی ہو۔ مختصر یہ کہ مشاہدہ فکر بھی انہیں لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جن کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال کو پہنچا ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ اس مشاہدہ کو مشاہدہ فتح سمجھ سکتے ہیں حالانکہ وہ مشاہدہ فکر ہوتا ہے۔

(خزینہ معارف جلد دوم ص: ۴۲۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## غیبت کا کفارہ

سیدی شیخ ابوالموہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کی چھت پر دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے قلب پر رکھا اور فرمایا ”اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ کا قول ”وَلَا يَغْتَب بَعْضُكُمْ بَعْضًا“ (نہ غیبت کریں بعض تمہارے بعض کی) نہیں سنا میرے پاس اس وقت ایک جماعت بیٹھی تھی اس نے بعض لوگوں کی غیبت کی تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر غیبت سے چارہ نہ ہو تو سورہ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) اور معوذتین پڑھ کر ان کا ثواب اس شخص کی نذر کر دو جس کی غیبت ہوتی ہے۔ اس طرح غیبت و ثواب متوارث و متوافق ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(نعت عظمیٰ جلد سوم کا اردو ترجمہ از عبدالغنی وارثی ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## شرف

علامہ حافظ عبدالرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ میرے پاس ایک فریادی نے درخواست کی کہ میں سلطان نائتبا کی کے پاس جا کر اس کی سفارش کروں، میں نے اس کو جواب دیا کہ میرے بھائی میں ۷۵ مرتبہ حضرت سلطان الانبیاء کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو چکا ہوں سوتے اور جاگتے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض احادیث کی صحت کے بارے میں دریافت کر چکا ہوں مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں سفارشی بن کر آپ کے ساتھ سلطان کے پاس گیا تو پھر مجھے زیارت نصیب نہ ہو میں اس شرف کو شرف سلطان پر ترجیح دیتا ہوں۔

(سعادت دارین ص: ۴۳۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## ذوالنورین

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمنوں نے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر لیا تو میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی بہت اچھا کیا آگئے۔ میں نے اس کھڑکی میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان! تمہیں ان لوگوں نے محصور کر رکھا ہے میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا۔ اس پانی کی ٹھنڈک اب تک میرے دونوں شانوں اور چھاتیوں کے درمیان محسوس ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور اگر تمہارا دل چاہے تو یہاں ہمارے پاس آ کر افطار کرو۔ میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں اسی دن شہید کر دیے گئے۔ جمعہ کا دن تھا اور عصر کا وقت تھا۔ ۳۵ھ کا واقع ہے، باغی دیوار پھاند کر محل سرا میں داخل ہو گئے، قرآن آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا اس خون ناحق نے جس آیت شریف کو رنگین بنایا وہ یہ تھی فسیکفیکہم اللہ وهو السميع العليم ۵ (خدا کی ذات تم کو کافی ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے)

(الحادی للفتاویٰ جلد نمبر ۲ ص ۲۶۲ از امام عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## مصر آباد رہے گا

سیدی ابراہیم مقبولی رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اپنی والدہ سے بیان کرتے تھے تو والدہ فرماتیں کہ بیٹا مرد وہ لوگ ہیں جو بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے ہیں، جب بیداری میں باریاب ہونے لگے اور اپنے معاملات میں حضرت بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورے لینے لگے تو والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ اب تمہاری رجولیت کا مقام شروع ہوا ہے جن امور میں آپ نے حضرت طیب المصیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ فرمایا تھا۔ ان میں سے ایک برکد حاج میں زاویہ کی تعمیر تھی چنانچہ سیدنا علم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ابراہیم اس مقام پر اس کی تعمیر کرو اور اگر خدا نے چاہا تو جو حاجی وغیرہ دنیا سے الگ ہو کر رہنا چاہیں گے ان کی یہ جائے پناہ ہوگی اور مصر کے مشرق سے جو بلا آنے والی ہے اس کو یہ دور کرنے والی ہوگی اور جب تک یہ زاویہ آباد رہے گا مصر بھی آباد رہے گا۔

(نعمت عظمیٰ جلد سوم ترجمہ سید عبدالغنی وارثی، ص: ۳۳۲) (اردو ترجمہ طبقات الکبریٰ للشعرا فی مطبوعہ

نفیس اکیڈمی کراچی، ص: ۵۵۱)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمَةً

## میزانِ حق و باطل

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ آپ کو حضرت سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ و اتم التحیات کی محبت کا نہایت غلبہ ہوا اور کمال بے قراری ہوئی۔ آپ نے درگاہ حق تعالیٰ سبحانہ میں زاری کی کہ اسی وقت حامل میزان حق و باطل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے اور آواز بھی آئی کہ یہ ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، ص: ۲۳۲)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## نماز اور تصور رسول

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے روح مبارک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ظاہر اوعیاناً دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب تو سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازوں میں تشریف لاتے ہیں اور امامت فرماتے ہیں تو یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں اس کے بعد پھر میں روضہ عالیہ مقدسہ (علی صاحبہا صلوة وسلاماً) کی طرف چند بار متوجہ ہوا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہور فرمایا۔ گاہے تو بصورت عظمت و ہیبت جلوہ افروز ہوئے اور گاہے جذب و محبت اور انسیت و انشراح کی شکل میں اور کبھی سریان کی شکل میں حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ تمام فضا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تیز ہوا کی طرح موجیں مار رہی ہے حتیٰ کہ دیکھنے والے کو موجیں ملاحظہ اقدس کی طرف نظر کرنے سے روک رہی ہیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل صورت کریم میں بار بار دیکھا باوجودیکہ میری تمنا تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روحانیت میں دیکھوں نہ کہ جسمانیت میں۔ تو یہ بات ہے جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ روح کی صورت جسم میں کرنا اور یہی وہ بات ہے جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول مبارک میں ارشاد فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کو موت نہیں آتی۔

اور وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی حیات دنیا کی سی ہے وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں اور جس وقت بھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرمایا اور یہ سب باتیں اس لئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں اور یہی مسلک اہل سنت و جماعت کا ہے۔

(فیوض الحرمین مترجم مولانا عبدالرحمن صدیقی ص ۸۱ تا ۸۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## مجددِ اعظم

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے جب دوسری مرتبہ زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مدینہ طیبہ حاضری دی تو شوق دیدار میں مواجہہ شریف میں درود شریف پڑھتے رہے یقین تھا کہ سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور عزت افزائی فرمائیں گے۔ اور بالمواجہہ شریف شرف زیارت حاصل ہوگا لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو آپ نے ایک نعت کہی جس کا مطلع ہے ۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں  
یہ نعت شریف مواجہہ اقدس (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں عرض کر کے انتظار میں مودب بیٹھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور اپنے آقا و مولیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کو بیداری کی حالت میں اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور زیارت مقدس کی اس خصوصی دولت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سے شرفیاب ہوئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ص: ۴۴) (سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از علامہ بدرالدین

احمد رضوی قادری ص: ۲۹۰۔ نوری بک ڈپو بالمقابل داتا دربار لاہور)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## رسول نما

حضرت رسول نما رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مخلص جمال خان تھا۔ مدرسہ کا استاد اکثر اوقات چادر تہہ بند میں بسر کرتا۔ اس کے رویاء مکشفات کے واقعات کثرت سے ہیں اس کا بھائی میاں ابراہیم خان بھی بہت مجاہدات و ریاضت کرتا اور طلباء و غربا کی خدمت بھی بہت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ موسم سرما آنے پر طلباء کے لئے شیر و انیاں آئیں۔ ایک شیر وانی بہت غلیظ اور ناکارہ تھی کسی نے اس کو قبول نہ کیا ابراہیم خان نے خوشی سے اس کو لے کر پہن لیا۔ مرشد حضرت رسول نما رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھ کر نہایت مسرت سے فرمایا ”واہ واہ کیا اچھی معلوم ہوتی ہے یہ کلمات سن کر ابراہیم خان کی حالت مغیر ہو گئی۔“

خواب میں دیکھا کہ کوئی اس سے کہتا ہے کہ تم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیداری میں مشاہدہ کرو گے۔ اگر کسی سے ذکر نہ کیا تو اکثر اوقات یہ دولت بے بہا تم کو میسر رہے گی جب بیدار ہوئے تو سچ سچ حضرت شہ کونین صادق الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال با کمال کا دیدار میسر ہوا۔ سات روز تک برابر یہ سعادت حاصل رہی، آخر ضبط نہ ہو سکا اور شیخ محمد فیاض سے اس کا ذکر کر دیا۔ بس اسی وقت سے یہ دولت ختم ہو گئی، بہت افسوس کیا۔

(مناقب الحسن رسول نما ویسی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ص: ۳۷۲)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## مرید رسول نما

میاں علی خاں حضرت رسول نما رحمۃ اللہ علیہ کا قدیمی مخلص اور عقیدت مند تھا، صاحب مشاہدہ مجاہدہ تھارات کو تھوڑی دیر سوتا اور تمام رات کشف و مشاہدہ میں گزرتی رات وہ ایک لمحہ ضائع نہ کرتا۔ ایک دن میاں جمال خان نے جو اس کا شاگرد رشید تھا کیفیت حال دریافت کی بہت اصرار کے بعد کہا کہ کیا بیان کروں۔

اگر ایک دن کی کیفیت ظاہر کر دوں تو ایک عالم انگشت بدنداں رہ جائے کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ مجھے توحید الہی کے مناد حضرت پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار مشرف میسر نہ ہو۔ ۱۰۹۰ھ میں بیٹ کی بیماری سے مرشد کی خدمت کے دوران جان دی۔ مرشد حضرت رسول نما رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میاں علی خان نے اپنی زندگی خوب بسر کی۔

دنیا کی عزتوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہا اور انتقال کے بعد بھی اکثر میرے پاس حاضر ہوتا ہے اور دروازہ تک میرے ساتھ چلا آتا ہے۔

(مناقب الحسن رسول نما ویسی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ص: ۳۶۸)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## نورالدین شعرانی

شیخ نورالدین شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ وظیفہ دس ہزار تھا اور شیخ احمد روادی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس کثرت درود کا یہ اثر تھا کہ بیداری میں حضرت خاتم الشرائع خاتم الادیان اور خاتم الکتب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بیٹھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مثل صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے مجلس کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دین کی بابت پوچھتے اور وہ احادیث جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اس کی صحت معلوم کرتے۔

(فضائل درود، ص: ۳۱۳۴۰)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## طریقہ شاذلیہ

سیدی احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ صاحب طریقہ ادریسیہ جو طریقہ شاذلیہ کی شاخ ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیداری کی حالت میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت حضرت خضر علیہ السلام موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا کہ وہ مجھے طریقہ شاذلیہ کے اوراد سکھائیں پس انہوں نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں یہ اوراد سکھائے۔

(فضائل درود، ص: ۱۹۹ تا ۲۰۰)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## ابن حجر مکی استاذ ملا علی قاری

ایک بزرگ ایک فقیہ کی مجلس درس میں حاضر ہوئے فقیہ نے ایک حدیث پڑھی ان بزرگ نے فرمایا کہ یہ حدیث باطل ہے۔ فقیہ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی تو ان بزرگ نے فرمایا کہ حضرت ہادی السبل، فخر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے سر کے پاس تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں نے یہ بات نہیں کہی بعد میں اس بزرگ نے اس فقیہ کو بھی سید احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرا دی۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص: ۲۵۴ از فتاویٰ ابن حجر مکی)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## رسول نما

اوائل ایام میں ایک دن مرزا بیگ گھکھڑ حضرت رسول نما رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت ایک مطرب خوش الحان گارہا تھا اور آپ پر شدت وجد و شوق سے گریہ طاری تھا۔ مرزا نے آپ کے اس فعل کو نقص کی علامت خیال کیا اور کہا:

گر یہ زخامی کند بر سر اتش کباب

”کہا آپ کا آگ پر چرچر کر کے رونا اس کی زخامی کی علامت ہے۔“

آپ کو کشف سے یہ بات معلوم ہو گئی آپ نے چپکے سے اس کے کان میں کچھ کہہ دیا جس سے اس کے آنسو جاری ہو گئے اور روتے روتے وہ زمین پر لوٹنے لگا۔

جب شام کا وقت ہوا اور وہ نماز کی نیت باندھنے لگا تو اس نے دیکھا کہ حضرت ہادی اکبر علمبردار حق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور نماز کی امامت فرماتے ہیں۔ حضرت رسول نما کا یہ بہت بڑا تصرف تھا اور یہ واقعہ ایسا ہی ہے جیسے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ میں شیخ علی بن ہبیبی (متوفی ۵۶۰ء بمصر ۱۲۰ سال، عراق کے مشائخ کبار سے تھے) کو ذات بابرکات سید موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تھا۔

(مناقب الحسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ، ص: ۱۳۸ تا ۱۳۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمَ

## غوثِ اعظم

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے، اس پر تاثیر وعظ کا یہ اثر تھا کہ مجلس کے دس ہزار شرکاء میں سے اسی دن سات آدمی وفات پا گئے۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرسی کے نیچے آپ کے قدموں میں حضرت شیخ علی بن ہتی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے کہ ان کو نیند آ گئی۔

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو خاموش ہو جانے کا اشارہ فرمایا۔ مجلس کی یہ حالت ہو گئی کہ لوگوں کی سانس کے سوا کچھ سنائی نہ دیتا تھا اس کے بعد حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کرسی سے نیچے اترے اور حضرت ہتی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ہتی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہو گئے تو حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم نے ابھی حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وجہ سے ادب اختیار کیا تھا۔

اچھا بتاؤ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا وصیت فرمائی اس پر حضرت ہتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور سید القائدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہوں۔ حضرت ہتی رحمۃ

اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا جبکہ آپ نے حضور خاتم الانوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیداری میں زیارت فرمائی۔

(زبدۃ الآثار تلخیص بحیۃ الاسرار حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد

فاروقی ایم اے مکتبہ نبویہ لاہور۔ صفحہ ۶۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## نیک عالم

حضرت مولانا خواجہ پیر محمد اسلم قادری قدس سرہ العزیز آپ فقیہ اعظم حضرت مولانا الحاج محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند ارجمند اور خلف ارشد ہیں۔ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانہ کے عظیم فقیہ، علوم عربیہ اسلامیہ کے بے مثال ماہر استاذ، شب بیدار، باکرامت ولی کامل اور بارگاہ نبوی کے حضوری و مقرب تھے۔

آپ کی علمی جلالت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ محدث بھکھی شریف حضرت علامہ سید محمد جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور کئی علماء کبار نے آپ سے علوم دینیہ کے تحصیل یا تکمیل کی۔

آپ کے شاگرد رشید شیخ المدرسین حضرت مولانا محمد نواز صاحب بانی جامعہ مدینۃ العلوم گوجرانوالہ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ محترم حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیماری اور علالت کے ایام میں بھی کم از کم ۱۸ پارے روزانہ تلاوت فرماتے تھے اور آپ نے باقاعدہ قرآن حفظ نہیں کیا تھا لیکن تلاوت کر کے حافظ قرآن بن گئے تھے۔ خلیفہ حضرت شیر ربانی جناب سید محمد یعقوب شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آف ماجرہ شریف نزد کنجاہ کو کسی وجہ سے زیارت نبوی بند ہو گئی تو آپ دریائے راوی کے کنارے ایک مجذوب کی رہنمائی پر مراڑیاں شریف پابرجہ حاضر

ہوئے۔ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا سے اسی رات زیارت نبوی سے مشرف ہوئے۔ آپ اس کے بعد ہمیشہ ننگے پاؤں مراڑیاں شریف آتے اور فرماتے: حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری اس قدر بارگاہ نبوی کے حضوری و مقرب ہیں کہ اگر شرع شریف اس زمانہ میں کسی کو صحابی رسول کہنے کی اجازت دیتی تو میں برملا حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری کو صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتا۔

حضرت کی بے شمار کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے نہایت قحط سالی کے ایام میں نالہ بھمبر میں بارش کی دعا فرمائی اسی وقت کالی گھٹا ظاہر ہوئی اور موسلا دھار بارش ہونے لگی اور لوگ بھینگتے ہوئے واپس آئے جبکہ دعا سے پہلے آسمان پر ذرہ بھر بھی بادل نہیں تھے۔ آپ کی اس کرامت کے کثیر تعداد میں گواہ آج بھی موضع مراڑیاں شریف اور ساہنوال کلاں وغیرہ میں زندہ ہیں۔

(میرے والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تحریر پیر محمد افضل قادری شعبہ نشر و اشاعت (خانقاہ قادریہ عالمیہ)

نیک آباد (مراڑیاں شریف) بابی پاس روڈ گجرات پاکستان (ص: ۳۳)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## افضل قادری

لکھتے ہیں ۱۲۲۳ھ میں مجھے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ حج بیت اللہ و زیارت نبوی کا شرف حاصل ہوا میں نے قبلہ والد صاحب سے درخواست کی کہ میری صرف ایک ہی درخواست ہے آپ دعا فرمائیں کہ مجھے حضور سرکار مدینہ فداہ روحی و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرپرستی اور نظر کرم نصیب ہو جائے، میں اس سفر میں ہر جگہ بار بار یہی دعا کرتا رہا۔ ۸ ذوالحجہ کو منیٰ میں حالت نیند میں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بڑی شاندار حاضری نصیب ہوئی اور بشارت ملی: ”تمہیں دوہری سرپرستی حاصل ہے۔“

ایضاً (ص: ۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## افضل قادری

۱۲/ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت صاحب قبلہ کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا، والد صاحب قبلہ شدید علیل تھے۔ بے ہوشی کی کیفیت اور بے پناہ کمزوری تھی آپ کو ہوٹل میں ٹھہرایا اور مسجد نبوی میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دی اس کے بعد ہوٹل آ گیا، اونگھ آئی تو مجھے بارگاہ نبوی میں حاضری نصیب ہوئی اور بشارت عطا کی گئی کہ ”مراڑیاں شریف کا مدینہ شریف کے ساتھ اتصال (رابطہ و تعلق) ہے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارتیں:  
حضرت پیر سید عربی شاہ صاحب قادری جو کہ عرصہ 25 سال سے مسجد نبوی میں معتکف ہیں، صائم الدھر، قائم اللیل اور صاحب کشف و کرامات بزرگ ہیں۔ میں نے مدینہ منورہ روانگی سے پہلے جدی الامجد حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر پانچ ماہ کا چلہ کیا اپنے تحریری تاثرات میں فرماتے ہیں میں نے اس چلہ کے دوران عجیب و غریب واقعات دیکھے، حضرت صاحب ضرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر و کرم اور حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری کی تربیت سے قسم قسم کے فیوض و برکات حاصل کئے اور کئی بار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر اولیاء اللہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایضاً (ص: ۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## مراڑیاں شریف پر سرکارِ دو عالم ﷺ کی نظرِ کرم

مولانا محمد افضل بٹ ملازم ڈویژن نمبر انجرات نے اپنے تاثرات میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم ایک اونچی دیواروں والی بڑی حویلی میں ہیں اور اس میں بے شمار مخلوق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا انتظار کر رہی ہے میں بھی قبلہ پیر و مرشد کے ساتھ ہوں۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکی آرہی ہے جسے کسی نورانی مخلوق نے اٹھایا ہوا ہے۔ پاکی دیوار کے باہر آرہی ہے آپ نے حویلی کے گیٹ کی طرف جانا شروع کر دیا میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں لوگ کوششیں کر رہے ہیں کہ کسی طریقہ سے بھی برکت حاصل کرنے کے لئے ہمارے ہاتھ پاکی کو لگ جائیں۔

میں نے بھی کوشش کی لیکن دیوار اونچی ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ لگ سکا جب ہم گیٹ کے پاس پہنچے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکی بھی وہاں پہنچ گئی اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکی سے باہر تشریف لائے۔ اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر سفید چادر کا حجاب ہے۔ قبلہ پیر و مرشد صاحب نے آگے بڑھ کر دست بوسی کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو گاڑی میں بٹھالیا جبکہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی گاڑی میں پہلے ہی بیٹھے تھے، گاڑی سٹارٹ ہو گئی میں نے سوچا کہ پاکی کو ہاتھ بھی نہ لگا سکا



اور چہرہ مبارک کی واضح زیارت بھی نہیں ہوئی جب گاڑی چلنے لگی تو میں گاڑی کے پچھلے حصے کے ساتھ چمٹ گیا اور گاڑی چل پڑی۔ تقریباً ایک میل گاڑی چلی ہوگی کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ میں گاڑی کے پیچھے چمٹا ہوا ہوں، ہنس پڑے اور فرمانے لگے اللہ کے بندے! تو کہاں چمٹا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی بس ویسے ہی۔

آخر کار گاڑی چلتے چلتے ”جامعہ قادریہ عالمیہ“ مراڑیاں شریف میں پہنچی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گاڑی سے باہر تشریف لائے اور مزار شریف کے بالکل قریب آئے اور فرمانے لگے: ”یہ کیسی پیاری جگہ ہے۔“

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کمرے میں تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ بھی کمرے میں چلے گئے اور قبلہ پیر و مرشد مجھے فرمانے لگے: بٹ صاحب اور محنت کرو! اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

ایضاً (ص: ۱۰، ۱۱)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## موت کے بعد

طبرانی وغیرہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ خارجہ بن زید انصار کے سردار میں سے تھے ایک دفعہ مدینہ منورہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں ظہر اور عصر کے مابین چلے جا رہے تھے اچانک گر پڑے اور وفات فرما گئے۔

انصار کو اس کی خبر کی گئی وہ آئے اور ان کو اٹھا کر ان کے گھر لے گئے اور ایک اونٹنی اور دو ویسی دہاری جاڑ چادروں میں کفن دیا گیا گھر میں انصار کی کچھ عورتیں تھیں، رونے لگیں اور کچھ مرد بھی تھے یہ دیر تک کفن میں لیٹے رکھے رہے۔ کیونکہ اچانک موت کے واقع ہو جانے سے لوگوں کو موت میں شک ہو گیا تھا اس لئے تجہیز و تکفین میں دفن میں دیر کی گئی جب مغرب اور عشاء کا درمیان ہوا تو لوگوں نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ خاموش ہو جاؤ، خاموش ہو جاؤ۔ غور کیا تو یہ آواز کفن کے نیچے سے تھی ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ام خاتم النبیین ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

یہ پہلی کتاب میں ہے پھر کہا سچ فرمایا: سچ فرمایا پھر کہا یہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ علی العالمین اور پھر ویسے ہی مردہ ہو گئے جیسے کہ تھے۔

میں نے اس کو اپنی کتاب حجۃ اللہ علیہ العالمین سے نقل کیا ہے تو گویا انہوں نے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کو اپنے پاس موجود دیکھا ہے کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کہا ہے اور تین خلفاء کا ذکر کیا ہے، حضرت علی کا ذکر نہیں کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی وفات حضرت علی رضی اللہ عنہما کی خلافت سے پہلے ہوئی ہے پھر میں نے ابن الاثیر کی کتاب اسد الغابہ میں خارجہ بن زید الخزرجی کے بیان کو دیکھا تو انہوں نے بھی اس قصے والے بزرگ کے باب میں اختلاف ذکر کیا ہے وہ خارجہ بن زید ہیں یا زید بن خارجہ؟ اور آخر میں یہ کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ بولنے والے زید بن خارجہ تھے۔ واللہ اعلم

(جامع کرامات اولیاء، جلد اول ص ۱۰۰)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## گابا کا مسلمان ہونا

جن دنوں خالد لطیف گابا سر ڈگلس ینگ کے زیر عتاب تھے اور جیل میں تھے، ضمانت پر رہائی کے لئے انگریز ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور نے ڈیڑھ لاکھ روپے زر ضمانت کے طور پر طلب کئے، روزنامہ ”زمیندار“ اور ”احسان“ نے مسلمانان ہند سے بار بار اپیل کی کہ رقم کا انتظام کر کے بے گناہ نو مسلم کو قید سے رہائی دلائی جائے مگر پورے ہندوستان میں ایک مسلمان بھی اتنی بڑی رقم جمع نہ کرا سکا۔

اسی اثنا میں سیالکوٹ کے ایک ٹھیکیدار الحاج ملک سردار علی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر ہدایت فرمائی کہ لاہور میں ایک نو مسلم خالد لطیف گابا قید میں پڑا ہے اس نے ہمارے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جو ہمیں بہت پسند ہے اس لئے تم ڈیڑھ لاکھ روپے کا انتظام کرو اور لاہور جا کر اسے ضمانت پر رہا کراؤ۔

ملک سردار علی چند برس ہوئے وفات پا چکے ہیں، وہ فخر اور تشکر سے یہ خواب سنایا کرتے تھے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنتے ہی ملک صاحب لاہور پہنچے جائیداد کے کاغذات تیار کئے اور ضمانت کے لئے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں پہنچے مگر متعصب جج نے انہیں ڈرایا، دھمکایا کہ گابا باہر بھاگ جائے گا تمہاری جائیداد غرق ہو جائے گی لیکن ملک صاحب مصر رہے کہ وہ ان کی ضمانت ضرور دیں گے۔ جج کے انکار پر ملک صاحب بھاگ دوڑ کر کے ڈیڑھ لاکھ روپے جمع کئے اور

قد ذر ضمانت پیش کر کے گا با صاحب کو رہا کر الیا۔ ذیل کی تقریر خالد گابا نے قبول  
سلام کے بعد لاہور کی بادشاہی مسجد میں سامعین کے بہت بڑے اجتماع میں کی تھی  
س اجتماع میں علامہ اقبال بھی موجود تھے۔

(ماہنامہ ”وارث“ ص: ۴۱، ۴۲) شمارہ دسمبر 2005ء

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## ہاتھ کا بوسہ

پیر محمد افضل قادری لکھتے ہیں 23 فروری 2005ء کو جامعہ خانقاہ کے حالات (جو کہ قبلہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد پیدا ہوئے) کے بارے میں سخت پریشان تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ سائیکل پر سوار ہو کر مدینہ منورہ پہنچتا ہوں، یہ مدینہ منورہ پرانے زمانے کا ہے۔ سائیکل روضہ اقدس کے باہر کھڑا کرتا ہوں۔ روضہ شریف کے دروازے پر ایک چائے کی ٹینکی سے ایک مگ چائے کا پیتا ہوں، پھر روضہ شریف کے اندر حاضر ہو کر قبر مبارک کے پاس مواجہہ شریف میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنے لگتا ہوں۔ روضہ شریف کے اندر صرف ایک اور آدمی (قاری غلام سرور خطیب امریکہ) قبر شریف کے سرہانے نوافل ادا کر رہے ہیں۔ دیکھتا ہوں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک قبر شریف سے باہر ظاہر ہوتے ہیں میں مصافحہ کرتا ہوں اور پھر مبارک ہاتھوں پر بوسے دیتا ہوں، پھر دیکھتا ہوں کہ قبر مبارک اوپر سے ہٹ جاتی ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے ہیں، ہاتھوں کو بوسے دیتے ہوئے داڑھی مبارک تک پہنچ جاتا ہوں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سر اور کندھوں پر ہاتھ مبارک پھیرتے ہیں قاری غلام سرور کو آہستگی سے آواز دیتا ہوں آ جاؤ لیٹ نہ کرو نماز چھوڑ کر آ جاؤ لیکن انہیں میری آواز کی سمجھ نہیں آتی، اس مبارک خواب سے دل انتہائی مضبوط ہو جاتا ہے اور گھبراہٹ مکمل ختم ہو جاتی ہے اور پھر سارا دن اس خواب کے اثرات میرے چہرے اور دل میں موجود رہے۔

(ماہنامہ آواز اہل سنت گجرات پاکستان ص: 27 جون جولائی 2005ء)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## ختم نبوت کا نفرنس

ایک نہایت صالح نوجوان خواجہ شکیل احمد اویسی آف فیض آباد گجرات خطیب خواجہ اویس قرنی مسجد نزد دربار شاہ دولہ دربار گجرات لکھتے ہیں: کھاریاں عید گاہ میں حضرت پیر محمد افضل قادری کی زیر نگرانی کل پاکستان ختم نبوت کا نفرنس ہوئی جس کا مجھے علم نہ تھا میں نے اسی روز خواب میں دیکھا کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے ایک شخصیت سے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف لے جا رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ”کھاریاں میں پیر محمد افضل قادری ختم نبوت کا نفرنس کر رہے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا نفرنس میں تشریف لے جا رہے ہیں“۔

(ایضاً ص ۲۸)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## نظام مصطفیٰ

پیر افضل قادری فرماتے ہیں کہ 1997 میں مجھے بے حد جوش پیدا ہوتا تھا کہ پاکستان میں نفاذ نظام مصطفیٰ کی تحریک شروع کی جائے چنانچہ میں نے استخارہ کیا تو انہی دنوں میں میں نے اپنے آپ کو ایک گہرے سمندر میں تیرتے اور زور آزمائی کرتے ہوئے دیکھا لیکن مجھے سمندر کا کنارہ دریافت نہیں ہو رہا تھا۔ تو اسی دوران مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چاروں خلفاء راشدین کی زیارت ہوئی یہ حضرات بحری کشتیوں میں تھے اور جہادی لباس و انداز میں تھے۔

ماہنامہ آواز اہل سنت گجرات پاکستان (ص: 26)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## قادیانی غیر مسلم ہیں

حضرت پیر محمد افضل قادری فرماتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت 1974ء میں سخت پریشان تھا کہ ملک بھر میں بے شمار لوگ تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہیں لیکن قادیانیوں کے بارے میں اسمبلی میں کوئی فیصلہ نہیں ہو رہا۔ دسمبر 1974ء کو صبح نو دس بجے مسجد نوناریاں لاہور میں سویا ہوا تھا۔ سورج ظاہر ہوا جس کے اندر سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: فکر نہ کرو ان کا بندوبست کر لیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں میں نے اپنے دوست راؤ غلام حسین آف نوناریاں عرف جج صاحب جو کہ اس وقت ڈپٹی سیکرٹری انڈسٹری حکومت پنجاب لاہور ہیں، کو یہ خواب بتایا اور خوشخبری سنائی اور اسی روز دوپہر کے وقت قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

(ایضاً ص ۲۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## دین کا درو

مولانا قاری عبدالرشید قادری خطیب جامع مسجد مغلاں عا دو وال نے اپنے تحریری تاثرات میں لکھا ہے کہ جب بڑے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (مولانا محمد اسلم قادری) حرین شریفین عمرہ زیارت نبوی کے لئے گئے ہوئے تھے تو میں اور مولانا محمد صادق ابن صوفی غلام سرور امام مسجد دربار شاہ حسین گجرات اور مولوی محمد اقبال قادری آف سوہاوہ وڑائچاں تحصیل پھالیہ اور مولانا محمد بشیر قادری آف ٹوبہ آدم حضرت پیر محمد افضل قادری سے اسباق پڑھ رہے تھے کہ بڑے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھی صوفی غلام علی صاحب امام مسجد بنگلہ منڈی گجرات زار و قطار روتے ہوئے پیر صاحب کے قدموں میں گر گئے۔ پھر بتایا کہ آج شب مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے، کچھری لگی ہوئی ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ مبارک پیر محمد افضل قادری کی داڑھی پر پھیرتے ہیں اور فرماتے ہیں پیر محمد افضل قادری میرے دین کا درو رکھنے والا مرد ہے۔ میں پیر محمد افضل قادری سے محبت کرتا ہوں اس لئے تم بھی محمد افضل قادری سے محبت کرو، اس کے بعد حافظ صاحب نے کہا میں نے آپ کا قیام بارگاہ رسالت میں دیکھا ہے اس لئے آج میں زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

(ماہنامہ آواز اہل سنت گجرات پاکستان ص: ۲۵، ۲۶)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## محقق المحدثین

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے عشق تھا۔ دیار حبیب میں جب داخل ہوتے تو برہنہ پاہو جاتے تھے۔  
درمدینہ برہنہ پاگردیدے

ایک مرتبہ ایک طویل قصیدہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ زادا متقین میں لکھا ہے کہ جب اس شعر پر پہنچے:-

خراہم در غم ہجر جمالت یا رسول اللہ جمال خود نما، رحمتی بجاں زار شیدا کن  
تو دل بے قابو ہو گیا اور بقول خود ”گریہ زار زادا در گرفت“  
خلوص و عقیدت کا یہ والہانہ تقاضہ قبول ہوا اور وہ زیارت رسول پاک سے مشرف  
ہوئے۔

(”اشعة اللغات مترجم شرح مشکوٰۃ“ تصنیف شیخ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ترجمہ و

حواشی مولانا محمد سعید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ”مطبوعہ فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ اردو بازار لاہور“ ص: ۴۳)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## برکتہ المصطفیٰ فی دیار ہند

شیخ محقق نے ۲۱ ذی الحجہ ۹۹۸ھ کو مکہ معظمہ میں جو خواب مبارک دیکھا اس کو اس طرح بیان کرتے ہیں:-

”دیدم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر سر برے نشستہ درس علم و حدیث شریف میفرمایند و انوار جمال از وجہ شریف متلالی است و با حسن صورت متحلی است کہ فوق آں تصور نتواں کرد“

ترجمہ: میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تخت پر بیٹھے ہوئے حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں اور جمال و جلال کے وہ انوار ان کے چہرے مبارک سے چمک رہے ہیں جن سے زیادہ تصور ہی نہیں کئے جاسکتے۔

اسی شب یہ بھی خواب میں دیکھا کہ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اعدائے دین سے لڑنے کے لئے لشکر تیار کر رہے ہیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی حقیقت میں اسی خواب کی تعبیر بن گئی وہ آخری سانس تک حدیث کی نشر و اشاعت میں سرگرم اور بدعات کے خلاف نبرد آزمائی میں مصروف رہے۔ ایضاً (ص: ۸۴)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو مندرجہ ذیل سلاسل کی خلافت ملی تھی:

(۱) قادریہ (۲) چشتیہ (۳) شازلیہ (۴) مدنیہ (۵) نقشبندیہ

لیکن ان کا قلبی اور حقیقی تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا ان کی عقیدت و ارادت کا مرکز حضرت شیخ غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ وہ بعض وقتی ضروریات اور ماحول کے اثرات کی بناء پر دوسرے خانوادوں کے بزرگوں سے استفادہ کرنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن ان کا دل و دماغ کا ریشہ ریشہ شیخ جیلانی کے عشق میں گرفتار تھا۔ زبدۃ الآثار منتخب بختہ الاسرار میں لکھتے ہیں کہ خواب میں حضور سرور کائنات نے بزبان فارسی بشارت دی تھی کہ ”بزرگ خواہی شد“ زبدۃ الآثار (قلمی نسخہ)

اپنی تصانیف میں جس طرح انہوں نے شیخ جیلانی کا ذکر کیا ہے وہ ان کے جذبات عقیدت کا آئینہ دار ہے شیخ کا نام آتے ہی ان پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور ان کا علم فرط مسرت اور جوش عقیدت میں وجد کرنے لگتا ہے۔ اخبار الاخیار میں انہوں نے صرف ہندوستان کے علماء مشائخ کا ذکر کیا ہے لیکن عقیدت کی بنا پر حضرت شیخ جیلانی کے تذکرہ سے کتاب کا آغاز کیا ہے ایک مکتوب میں اپنے فرزند شیخ نور الحق کو لکھتے ہیں۔

مرجع و ماوائے ما فقیراں ہمہ جناب سید کائنات و خلاصہ موجودات است علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات بوسیلہ حضرت پیر دستگیر غریب نواز شکستہ پیر در غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ شیخ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے ساتھ بھی حرف قادریہ سلسلہ سے ہی اپنی نسبت ظاہر کرتے ہیں۔

”عبدالحق بن سیف الدین الدہلوی و طناً، بخاری اصلاً، ترکی، نسبتاً الحنفی، مذہباً

الصوفی مشرباً القادری طریقہ“ ایضاً (ص: 92، 93)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَانِ وَسَلِّمْ

## ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب مبارک

آپ اپنے زمانہ میں اہل اسلام کے پیشوا مقتدا و مفتی، ارباب تفسیر کے امام، احادیث سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننے والوں کے رہنما تھے۔ تفسیر معالم التنزیل اور کتاب شرح السنہ کے مولف و مصنف ہیں۔ مذہب شافعی میں ایک فتاویٰ مشہور بفتاویٰ بغوی بھی آپ کی تالیف ہے۔ آپ نے ایک دوسری تالیف میں اپنے شیخ و استاد قاضی حسین علیہ الرحمہ کے فتاویٰ بھی جمع فرمائے ہیں آپ اپنے دور کے عظیم بزرگ مقتدا و پیشوا فقیہ محدث اور معبر تھے۔ علم قرأت میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ بے تکلف و سادہ اور فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ابتدا میں صرف خشک روٹی پر اکتفا کرتے تھے مگر جب احباب و تلامذہ نے مجبور کیا اور عرض کیا کہ محض خشک روٹی بدن کو کمزور کر دے گی تو آپ نے تیل اور ایک روایت کے مطابق منقا بھی ساتھ تناول فرمانا شروع کر دیا۔ آپ علم و عمل کے جامع اور طریقہ سلف صالحین کے مطابق چلنے کے توفیق یافتہ تھے۔

آپ کا لقب محی السنۃ کی وجہ بیان کرتے ہوئے علماء نے فرمایا ہے کہ جب آپ نے کتاب شرح السنۃ تالیف کی تو خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَحْيَاكَ اللَّهُ كَمَا اَحْيَيْتَهُ سُنَّتِي تُوْنِي مِيْرِي سُنْتٌ كُوْنُ زَنْدَهُ كِيَا اللّٰهُ تَجْبِيْ زَنْدٰكِي عَطَا فَرَمَائِيْ۔

ايضاً (ص: ۱۷۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## امام اعظم کی شان

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ جن دنوں امام نوفل بن حبان کا انتقال ہوا میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے لوگ میدان حشر میں حساب گاہ میں کھڑے ہیں میں نے سراٹھا کر دیکھا تو میری نظر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر کے کنارے پر جلوہ فرما ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں بہت سے بزرگ کھڑے ہیں جنہیں میں پہچانتا تھا۔ ایک سفید ریش بزرگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک پر اپنے خوبصورت رخسار ملائے تو نظر آئے ہیں ان کے پاس ہی حضرت نوفل بھی کھڑے دکھائی دیتے ہیں حضرت نوفل رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا تو میرے پاس خود چلے آئے، میں نے عرض کی۔

”مجھے پانی کے چند گھونٹ مل جائیں گے“

فرمایا: ”آج تو صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے پانی ملتا ہے۔“  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا مجھے پانی مل گیا..... حضرت نوفل بن حبان رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ ”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک پر رخسار رکھنے والے کون بزرگ ہیں؟“ فرمایا:

”یہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں، دیکھ بائیں جانب سیدنا ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں، میں مختلف بزرگوں کے متعلق پوچھتا گیا میں سترہ بزرگوں کے متعلق پوچھ سکا تو میری آنکھ کھل گئی.....

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میری آنکھ کھلی تو میری انگلی سترہ پر تھی۔

(ماہنامہ نور الحیب بصیر پور شریف مارچ 2006ء صفر المظفر 1427ھ ص 57, 58)



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمًا

## بایزید فردِ کامل

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقع لکھا ہے جس میں شریعت کی اتباع کی اہمیت سامنے آتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ولی اللہ کی شہرت سنی تو بسطام سے چل کر اس کی زیارت کے لئے گیا میں اس ولی اللہ کی مسجد میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں آرہے تھے اور کلی کر کے مسجد کے اندر کھڑے کھڑے قبلہ رخ ہو کر منہ سے پانی پھینک دیا۔ میں نے سوچا کہ ولی اللہ تو شریعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کا احترام کرتے ہیں، یہ کیسا ولی اللہ ہے؟۔ چنانچہ میں ملے بغیر واپس آ گیا مگر مجھے اس کی اس حرکت پر دکھ ہوا اور اس ولی اللہ پر ترس آیا کہ وہ شریعت کے احکام سے اتنا بے خبر ہے میں نے اس کی ہدایت کے لئے اللہ عزوجل سے دعا کی۔ مجھے اسی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: بایزید! آج تو نے وہ کام کیا ہے جس کی برکت سے تم ہدایت کے ایک خاص درجہ پر فائز ہو گئے ہو، اس خواب کے بعد مجھ پر اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت کے دروازے کھل گئے.....

(ماہنامہ نور الحیب بصیر پور شریف مارچ 2006ء صفر المظفر 1427ھ ص: 61)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِبَارِكٍ وَسَلِيمٍ

## درود شریف غزنوی

ایک شخص سلطان محمود غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ مجھے عرصہ دراز سے اشتیاق تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقروض ہوں اور قرض ادا نہیں کر سکتا، ہر وقت خوف دامن گیر رہتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو یہ بوجھ میری گردن پر باقی رہ جائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلطان محمود غزنوی کے پاس جاؤ اس سے کہو کہ وہ تمہارا قرض ادا کرے۔ اس نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نشانی بتادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہہ دینا کہ تم روزانہ سونے سے پہلے تیس ہزار بار درود شریف پڑھتے ہو اور تیس ہزار بار بیدار ہو کر، یہ سن کر غزنوی پر گریہ طاری ہو گیا۔ اس کا قرضہ ادا کر کے مزید ایک ہزار روپے پیش کئے۔ ارکان دولت نے جب سنا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے بغیر کسی تحقیق کے اس بات کی تصدیق کر دی جو کہ ناممکن ہے۔ بادشاہ نے کہا میں نے علماء سے سنا تھا جو شخص حسب ذیل درود شریف ایک مرتبہ پڑھ لے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔ میں اس وقت سے سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے بعد تین تین بار یہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ  
 الْغُفْرَانِ وَكَرَّ الْجَدِيدُ أَنْ وَاسْتَقَلَّ  
 الْفَرْقَدَانِ وَبَلَغَ رُوحَهُ وَارْوَاهُ  
 أَهْلِيَّتَهُ مِنْهُ التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ  
 وَبَارَكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيرًا

(صلوات اعلیٰ مرتبہ: علامہ مولانا محمد تقی صاحب دہلوی، ص: ۱۷)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## اعلیٰ حضرت

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب میں دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں اور بہت خوبصورت بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے۔ میں اسے روشن کرنا چاہتا ہوں۔ دو شخص دائیں بائیں کھڑے ہیں وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ واللہ العظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہوئے کہ معلوم نہیں کہ آسمان گھا گیا یا زمین میں سما گئے۔ حضور پر نور بجائے بیکساں مولائے دل و جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اس ملک بارگاہ کے پاس تشریف لائے اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا: پھونک مار اللہ روشن کر دے گا۔ مصنف نے پھونکا وہ عظیم نور پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(حیات اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین قادری رضوی ص: ۳۲۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ بَارِكْ وَسَلِّمْ

## قبولیت کتاب

الحمد للہ رسالہ مبارکہ (تجلی الیقین بنتیاسید المرسلین) کے زمانہ تصنیف میں مصنف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں۔ چند وہابی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت مطلقہ میں بحث کرنے لگے۔ مصنف نے دلائل صریحہ سے انہیں ساکت کر دیا کہ خائب و خاسر چلے گئے۔ پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے اس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کا مندرہ اور ان کا کنواں ہے) مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اتر ا تھا کہ بائیں طرف سے ایک مادہ خوک اور اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ سڑک پر آتا دیکھا۔ جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے تو اس بچے نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا اس کی ماں اسے سختی کے ساتھ کہا نہیں تو اس پر کیا حملہ کرے گا؟ یہ کہہ کر وہ سورنی اور اس کا بچہ دونوں اس ہندو کنوئیں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ واللہ للہ رب العالمین اس خواب سے مصنف نے بعونہ تعالیٰ قبول رسالہ پر استدلال کیا۔ (وللہ الحمد)

حیات اعلیٰ حضرت مولانا ظفر الدین قادری رضوی (ص: ۲۲۳، ۲۲۵)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ بِأَرْكَ وَسَلِّمْ

## تمیض، تعریف اور ابن عربی یعنی

حضور علیہ السلام نے اپنی تمیض پہنا کر فرمایا میری تعریف کرو

ولما شهدته صلى الله عليه وسلم في ذلك العالم  
سيدا معصوما المقاصد محفوظ المشاهد منصورا مؤيدا  
وجميع الرسل بين يديه مصطفىون و أمته التي هي خير  
أمة عليه ملتفون وملائكة الستخير من حول عرش  
مقامه حافون والملائكة المولدة من الاعمال بين يديه  
صافون والصديق على يمينه الاتفس والفاروق على  
يساره الاقدس والختم بين يديه قد جثى يخبره بحديث  
الانثى وعلى صلى الله عليه وآله وسلم يترجم عن  
الختم بلسانه وذو النورين مشتمل برداء حياته مقبل  
على شأنه فالتفت السيد الاعلى والمورد العذاب  
الاحلى والنور الاكشف الاجلى قرآني وراء الختم لا  
شتراك بينى وبينه فى الحكم فقاله السيد هذا عدليك

وابنك وخليك انصب له منبر الطرفاء بين يدي ثم  
 اثار الى ان قم يا محمد عليه فائن على من ارسلني  
 وعلى فان فيك شعرة منى لا صبر لها عنى هي  
 السلطنة في ذاتيتك فلا ترجع الى الا بكليتك ولا  
 بدلها من الرجوع الى اللقاء فانها ليست من عالم  
 الشقاء فما كان منى بعد بعثى في شئ الاسعد وكان  
 ممن شكر في الملاء الا على وحمد فنصب ابحتم المنبر  
 في ذلك المشهد والاحطرو على جبة المنبر  
 مكتوب بالنور الا زهر هذا هو المقام المحمدي الا طهر  
 من رقى فيه فقد ورثه وارسله الحق حافظا الحرمة  
 الشريفة وبعثه ووعيت في ذلك الوقت مواهب  
 الحكم حتى كآنى اوتيت جوامع الكلم فشكرت الله  
 عز وجل وصعدت اعلاه وحصلت في موضع وقوفه  
 صلى الله عليه وسلم ومستواه وبسط لي على الدرجة  
 التي انا فيها كم قميص ابيض فوقفت عليه حتى لا ابا  
 شعر الموضع الذي باشره صلى الله عليه وسلم  
 بقدميه تنزيها له وتثريفا

(نور تلمية جلد اول ۲۰۳)





مختصر

# شرح داری

افادات

حضرت شیر اہلسنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری مدنی

خلیفہ مجاز حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی

بریلی شریف

مرتبہ: ڈاکٹر محمود احمد مدنی

مختصر

# شرح ترمذی

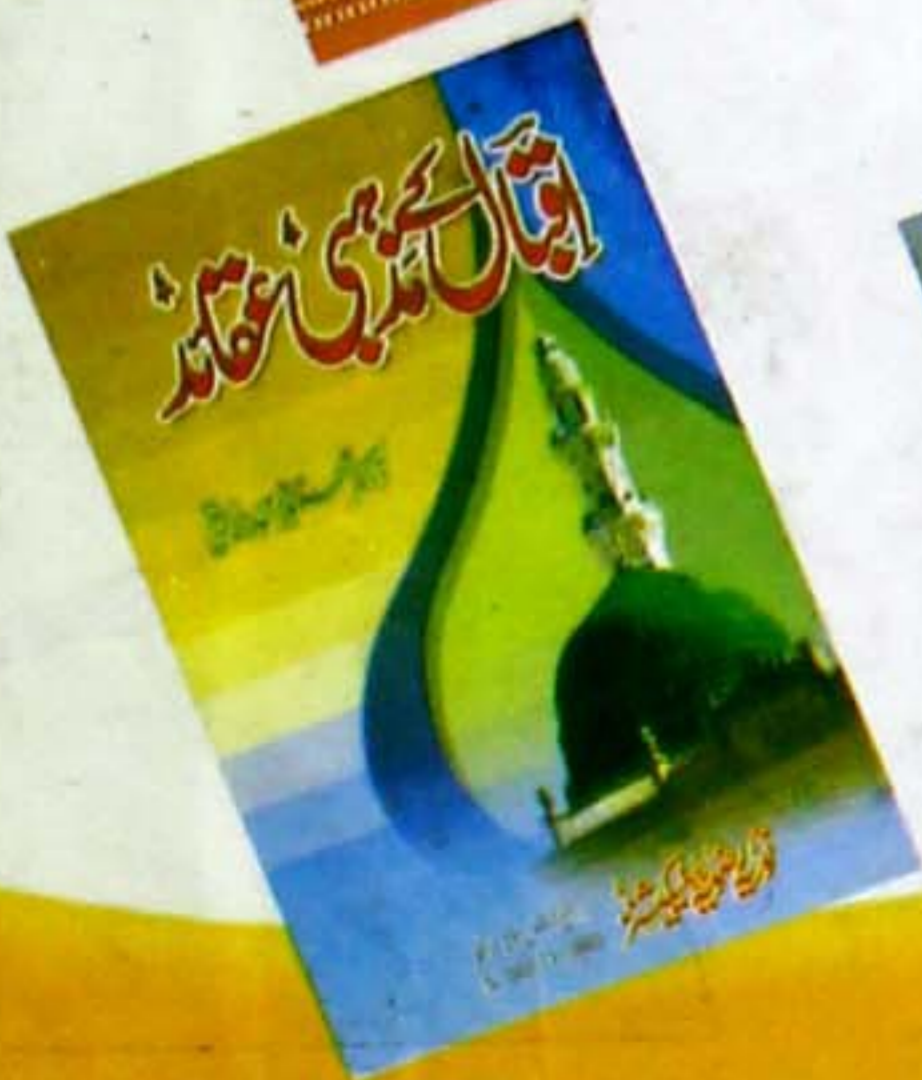
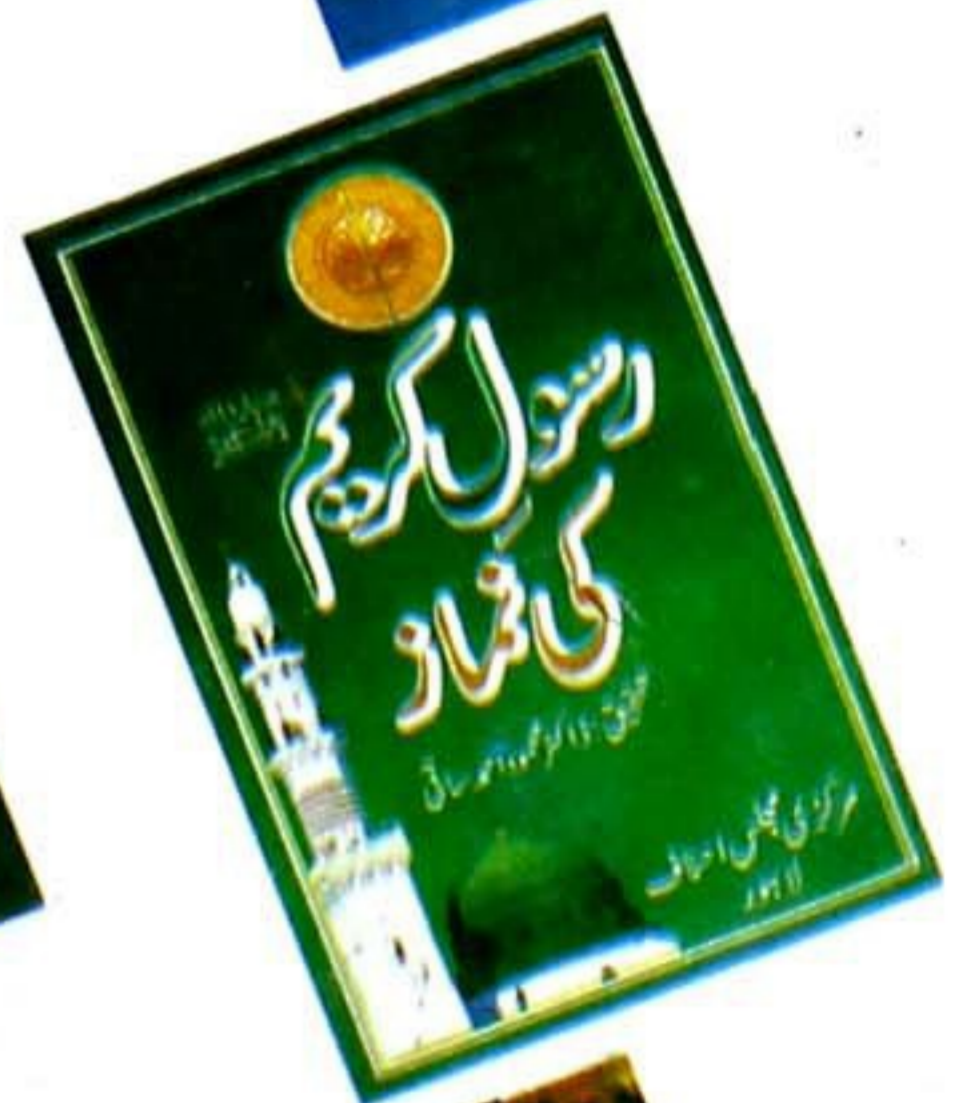
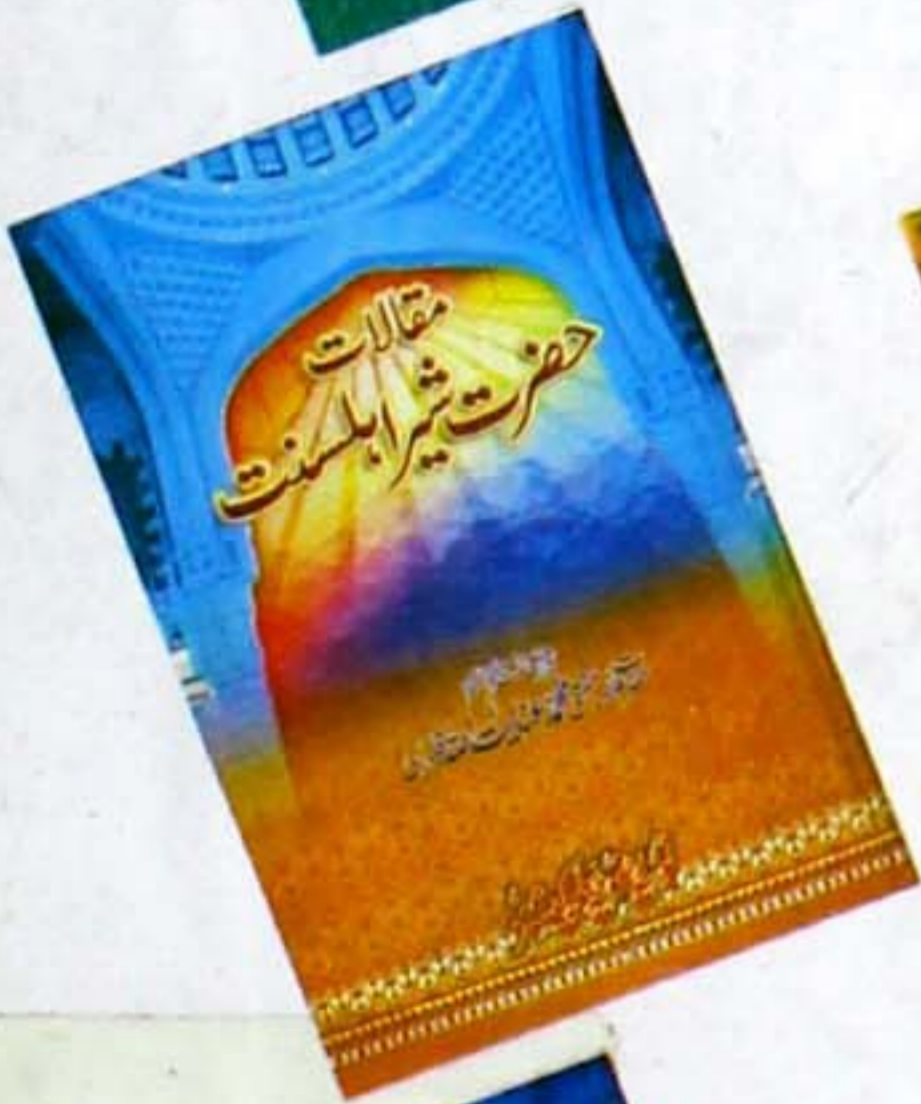
افادات

حضرت شیخ اہلسنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری حامدی  
خلیفہ مجاز حجۃ الاسلام مولانا حامد ریوی بلی شریف

ترجمہ، ڈاکٹر محمود احمد مدنی



# ادارہ کی دیگر اسلامی مطبوعات



ادارہ اہل سنت و جماعت